

ہاشمیؑ

تقریریں

مرتب

محمد لطیف ساجد

حقیقی کتب خانہ دار محمد علی شاہ
فیصل آباد

ہاشمی میاں کی تقریریں

مقرر

سید محمد ہاشمی میاں

موتب

محمد لطیف ساجد

نذیر احمد

ناشر

مجلد حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	سید عاشقی میاں کی تقریریں
مرتب	صاحبزادہ محمد لطیف صاحب
پہلی بار	۱۹۹۳ء
طابع	محمد شفیق محبان
مطبع	آسود پریس فیصل آباد
تعداد	ایک ہزار
صفحات	۲۵۶
ہدیہ	۸۰/- روپے

لئے کے پتے

خزینہ علم و ادب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور فون: 7314169

چشتی کتب خانہ اینڈ کیسٹ سنٹر

آفس ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد فون: 646756 - 041

سب آفس: داتا دربار سونے کے دروازے کے بالقابل گلی میں دربار مارکیٹ لاہور

اِنْسَاب

دربان رسول حضرت جبریل
آمین علیہ السلام کے نام

ناچیز محمد لطیف صاحب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
------	-------	------	-------

۳۷	کیا کعبہ کو سرائی گئی ہے	۳۴	رنگِ قادریت نورِ نبی ہے
۳۷	ہم چڑھاتے ہیں	۳۵	نورِ دہنے کا رنگِ مرشد کا
۳۸	ہم زہر ہیں وہ زہر	۳۵	دینے کا نورِ نجد کا اندھیرا
۳۸	قرآن پاک کی شرافت	۳۶	کچے ہوئے بلب
۳۰	قرآن دھوئے نہیں پڑا	۳۶	بکھی اور بکھی اور
۳۰	کعبہ پر کھانے والی پر خلاف	۳۷	اسلام کو سب کچھ دو
۳۱	ایک مثل	۳۸	بہتر جڑ جاتے
۳۱	قرآن کو نہیں ہم کو خلاف کا ہے	۳۸	چٹھان لئے گئے
۳۲	کیا قرآن چھوٹا شرک ہے	۳۹	مالی اجتماع
۳۳	غیر اللہ کو چھوٹا شرک ہے	۳۰	لڑا اور مصلی
۳۳	گھر کو گچھ کر	۳۰	پھرنے بھائی کا پابار
۳۳	بچنے کو چھوٹا شرک ہے		
۳۳	چھوٹا عبادت نہیں		
۳۵	اللہ والوں کو چھوٹے ہیں		
۳۵	کالا کالا چھوٹا		
۳۵	جنتی چھوٹے ہیں		
۳۶	رسولؐ نے شرک کو چھوٹا		
۳۶	عمر اسود کو بھی چھوٹا		
۳۶	شرک سے چھوٹا تو چھوٹا		
۳۷	چھوٹا شرک کھن ہے		
۳۷	ماضی کا ذرہ نہیں مستقبل کا ذرہ		
۳۹	اللہ کے ولی دیکھی نہیں		
۴۰	سنی نو جوانوں انھو		
۴۱	سینوں میں فری مبارک		
۴۱	ولی کو خوف نہیں		
۴۱	صلوۃ و سلام		

شانِ اولیاء

۳۳	میں ذات سے محبت ہے	۳۳	میں ذات سے محبت ہے
۳۵	میرے خواجہ تمہیں سلام کیا	۳۵	میرے خواجہ تمہیں سلام کیا
۳۶	ولی اللہ کو کوئی خوف نہیں	۳۶	ولی اللہ کو کوئی خوف نہیں
۳۶	الا اور ان	۳۶	الا اور ان
۳۷	فرشتوں کو پڑھانے والا	۳۷	فرشتوں کو پڑھانے والا
۳۸	مہادت والے اور محبت والے	۳۸	مہادت والے اور محبت والے
۳۹	کافر کو کافر نہ کہو	۳۹	کافر کو کافر نہ کہو
۳۰	چور کو چور کہو	۳۰	چور کو چور کہو
۳۱	علتِ خلقت یہی رہے گی	۳۱	علتِ خلقت یہی رہے گی
۳۱	خبردار کیا گیا ہے	۳۱	خبردار کیا گیا ہے
۳۲	اسلام سے جانتکیر کا	۳۲	اسلام سے جانتکیر کا
۳۳	اسلام کا نمونہ ہے	۳۳	اسلام کا نمونہ ہے
۳۳	فاسق کی گواہی قابل قبول نہیں	۳۳	فاسق کی گواہی قابل قبول نہیں
۳۵	کیا یہ سب بدعتی ہیں	۳۵	کیا یہ سب بدعتی ہیں
۳۵	لعنہ ولی کیوں کرتے ہو	۳۵	لعنہ ولی کیوں کرتے ہو
۳۶	کیا اولیاء کو سرائی گئی ہے	۳۶	کیا اولیاء کو سرائی گئی ہے
۳۷	مالانہ جواب	۳۷	مالانہ جواب

فلسفہ نماز

۶	وا قیہوا العنکوبۃ
۶	پہلے ڈالنا جائز ہے کہ نہیں

۱۸۰	سوی کا جذبہ	۱۴۲	نماز قائم کرنے کا مطالبہ
۱۸۱	بلوہ طور دیکھ لیا	۱۴۳	روايت کھائے بھی اور پچائے
۱۸۲	سوی نے کہا	۱۴۴	نماز پڑھنا ضروری اور بچانا ضروری
۱۸۳	حضور صاحب اختیار ہیں	۱۴۵	نمازیں برباد ہو گئیں
۱۸۴	ضرورت نہیں	۱۴۶	کہہ نہ بچا سکا
۱۸۵	تختہ معراج نماز ہیں	۱۴۷	پالیس کدو برس کا عبادت گزار
۱۸۶	یاد رکھو	۱۴۸	جگڑا سو برس سے ہے
۱۸۷	نماز دینے والے کو یاد رکھو	۱۴۹	تعلیم نبی سے اٹار
۱۸۸	سے لینے والے دو قسم کے	۱۵۰	اللہ کی عبادت
۱۸۹	حسن کا احسان	۱۵۱	شیطان توحید کا شکر نہیں
۱۹۰	ڈاکہ ڈال کر لے جائے والا	۱۵۲	یہ جیلہ کئی کیسی؟
۱۹۱	ہم رسول کو یاد کرتے ہیں	۱۵۳	دی ان کا آثار
۱۹۲	رسول نے اللہ سے ملا دیا	۱۵۴	کیا جنت الہی کے لئے نہ تھی
۱۹۳	ہم رسول کو یاد کریں گے	۱۵۵	اس لعلی کو مت دھواؤ
۱۹۴	وہ نماز لے کر بھاگ گئے	۱۵۶	عبادت عبادت نہیں
۱۹۵	جان دیں گے	۱۵۷	عبودہ جانا تھا تعلیم نہیں
۱۹۶	رسول کی یاد	۱۵۸	مثل
۱۹۷	نماز دین کا ستون ہے	۱۵۹	رسول کی ہے اہل نہ کرنا
۱۹۸	نماز سو سن پر فرض ہے	۱۶۰	نماز پڑھو اور بچاؤ
۱۹۹	نماز سینوں پر فرض ہے	۱۶۱	دلیل کیوں ضروری ہے؟
۲۰۰	سینو مسجدیں آباد کر	۱۶۲	رسول کے ذریعے دوں گا
۲۰۱	سینوں نماز پڑھو	۱۶۳	قرآن کس پر نازل ہوا
۲۰۲	نماز کا ستون ایمان کی زمین	۱۶۴	بنیو دینے کو نہیں ملتا
۲۰۳	رسول نے بتایا	۱۶۵	اسلام اور دلیل
۲۰۴	جیسے مجھے دیکھو	۱۶۶	اللہ کی عکس رسول کی مصلحت
۲۰۵	رسول کی طرح نہیں پڑھ سکتے	۱۶۷	سوی نے کہا
۲۰۶	ایک کھو	۱۶۸	نبی بھی رسول کی مثل نہیں
۲۰۷	بے مثل نماز پڑھو	۱۶۹	حضرت سوی سے زور
۲۰۸	رسول بے مثل ہیں	۱۷۰	حضرت سوی کی تعلیم
۲۰۹	رسول کہا ہے کون بتائے	۱۷۱	جب انہیں گے
۲۱۰	جسے مثل میں کم ہو جاؤ	۱۷۲	تھکوں میں جلی

تعظیم رسول

فرشتوں کو ہم

اللہ کی ذات سے انکار نہیں

دیا کا پلا کا فر

ابلیس نے عیدہ نہیں کیا

نہی کی تعظیم میں کریں گے

اللہ کی عبادت کریں گا

نہی کو لازم میں کیا دو گے

حاضر و ناظر اسی کو کہتے ہیں

تم بھی سلام پڑھو

نہ پڑھو

وہابی کی حکومت نہیں مانگے

ہمیں فرمایا پہ ناز ہے ۲۱۲

درد و پڑھ سلام پڑھو

سلام نماز سے نکال دو

انہیں رسولؐ نے نکال دیا

سائق ظلم یب سے ڈرتے

رسولؐ کی سنت

میں آپ کو کبھی دے دوں

ہم کفر سے ہو کر سلام پڑھتے ہیں

کیا رسولؐ بھائی کی طرح ہیں

کیا فرعون تمہارا بڑا بھائی ہے

فرعون کا بڑا بھائی

عبادت سے ایک سوال

سالمین کو اللہ نے بھایا

زکوٰۃ سید کو نہ دو

آل رسولؐ زکوٰۃ نہ لے

زکوٰۃ سید بکے لئے حرام

اپنے مال سے دو

آل رسولؐ کی طرح نہیں بن گئے

زکوٰۃ کیا ہے؟

مال کے میل کو زکوٰۃ کہتے ہیں

زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی

ظلام کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں

سادہ کائنات آپ کی ظلام

زکوٰۃ قرض ہے

نماز سب کے لئے فرض

رسولؐ کی نماز

صحابی کی نقل کرو

حضورؐ کی اتباع ہے نقل نہیں

اللہ کھلاتا ہے

کوئی نہ دیکھ سکا

تم مجھے نہیں پہچان سکتے

رسولؐ لا جواب ہیں

تم میں سے کوئی میری مثل نہیں

کفار سے کما تساری طرح ہوں

ہر عبادت کا جواب

خیر چرما شرک ہے

بچے کو کیوں چڑھا؟

گنگا جلی ہو گئی

یہ تو شرک ہے

عبادت نہیں محبت

ہم اللہ دانوں کو چرتے ہیں

مجھ سے شرک ۲۲۲

چرما شرک عین ہے

اللہ پاک ہے

اولیاء کو چرما

ہم نے چرم لیا

عبادت اللہ کی محبت اولیاء کی

کٹری غاوش نہ رہے گی

ہم مل کر مقابلہ کریں گے

صبر اور حسین علیہ السلام

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
 دین بہت حسینؑ دین پناہ است حسینؑ
 جان دے سکتا ہے ایمان نہیں دے سکتا
 جس کو کردار حسینؑ ابن علی یاد رہے

حضرات! یہ امام حسین علیہ السلام کی مہربانی اور آپ کی چاہت کی کشش ہے کہ یہ آواز جو آپ سنا چاہتے ہیں، نہ جانے کتنے سر پھڑکے اس آواز کو بند کرنا چاہتے ہیں۔ اور میں بہر حال کہیں نہ کہیں سے آکر اس کو کھول دیتا ہوں۔ اور وہ اس سے کہ جس آواز کو کر بلا میں یزید نہ دبا سکا اس آواز کو بھارت میں کوئی پلید نہیں دبا سکتا۔
 اب آئیے بیداری کے خوشی میں، تنہا کے مکمل خوشی میں اور ڈوبے ہوئے جذبہ سرفروشی میں اپنے خیالوں کو اس آیت کریمہ پر کنسنٹریشن (تاکر رسول پاکؐ کی اس حدیث کو عملی طور پر دیکھا جائے گا جس میں جاتے جاتے انہوں نے فرمایا تھا:

”اے لوگو! میں تم میں دو فتنی چیزیں چھوڑ رہا ہوں، ان دونوں کو اگر تم نے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو گمراہ نہ ہو گے۔ ایک ہے قرآن اور دوسرے ہے اہلبیت۔“

اہل بیت اور قرآن میں تمہارے پاس ان دونوں کو چھوڑے جا رہا ہوں، ان دونوں کو اگر تم نے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو گمراہ نہ ہو گے۔ اب اس کے لئے ضروری ہو گیا، پیغمبر کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ گمراہ فرقے کی پہچان یہی ہے کہ اگر اس نے اہلبیت پکڑنے کا دعویٰ کیا تو قرآن کا تقدس چھوڑ بیٹھا ہے تو یا اگر کوئی قرآن کی تفسیم میں لگ گیا ہے تو اہلبیت کو چھوڑ چکا ہے۔ یہی باطل فرقے کی پہچان ہے کہ کہیں اہلبیت کا منہ نہ ملے گا تو قرآن کی فہم نہیں ملے گی اور کوئی تفسیم قرآن لے کر بیٹھ گیا تو اہلبیت نہیں ملیں گے۔ یہ مزاج بول رہا ہے، رسول پاک کی غیب دانی آواز دے رہی ہے کہ اب شرائط تقسیم پر چلنا ہے تو تمہیں اہلبیت کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا اور قرآن کو سمجھنے کے لئے کنز الایمان بول رہا ہے کہ احمد رضا نے سمجھا ہے اور ان کے متعلق بول رہے ہیں کہ اہلبیت کا بھی دامن مضبوطی سے انہوں نے پکڑ رکھا ہے۔ دامن اہلبیت نہ ہوتا تو امام کی زبان پر یہ شعر نہ آتا کہ :

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور، تیرا سب گھرانہ نور کا

یہ آواز بول رہی ہے کہ سیدھے راستے پر کون چلا ہے پیغمبر نے کتنی جلدی بات کہی کہ میں تمہیں قرآن بھی دے رہا ہوں اور اہلبیت بھی اور ان دونوں کو تم نے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو گمراہ نہ ہو گے۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرے رسول نے جب قرآن دے دیا تو اہلبیت کی کیا ضرورت تھی؟ اور اہلبیت کو دے دیا تو قرآن کی کیا شرط کیوں لگائی جا رہی ہے تو فہم نہ ہو اب دیا، تم نہیں سمجھتے، جب دنیا ترقی کرے گی اور ٹیکنالوجی DEVELOP کرے گی اور جب سائنس ترقی کرے گی تو تعمیر کے لئے پیکٹیکل مائننگ لگے گی۔

قرآن اور اہلبیت | ٹیکنالوجی DEVELOP کرنے کی تو ہر تعمیر کے لئے پیکٹیکل پیش کرنا ہوگا۔ اس سے پہلے کہ درس

آنکھ کھولے، اس سے پہلے کہ امریکہ میں بیداری آوے، میں اپنی قوم کو قرآن کی صورت میں تصویر دے رہا ہوں۔ اور اہلبیت کی صورت میں پرکشیل دے رہا ہوں، تصویر سمجھنا ہو تو پرکشیل دیکھو، پرکشیل سمجھنا ہو تو تصویر دیکھو۔ اہلبیت کی شان دیکھنی ہو تو قرآن دیکھو، قرآن کی شان سمجھنی ہے تو اہلبیت کو دیکھو۔ اور ایک بات اور ہے قرآن کے ساتھ اہلبیت کا ہونا ضروری تھا، اس لئے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اللہ بے نیاز ہے، تو جب اللہ بے نیاز ہے تو اس کا کلام بھی بے نیاز ہے۔

بے نیاز کا کلام بے نیاز ہے

جب اللہ بے پرواہ ہے تو اس کا کلام بھی بے پرواہ ہے، اس کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اتنی بھی پرواہ نہیں ہے کہ اگر کوئی قرآن کا ترجمہ قرآن ہی میں غلط لکھے تو قرآن بولتا ہی نہیں۔ اگر کوئی قرآن کا ترجمہ غلط لکھے تو قرآن تسلیم کو نہیں روکتا۔ اگر کوئی قرآن کی تفسیر غلط کرے تو قرآن تسلیم نہیں پکڑتا۔ کوئی مٹلا قرآن کی آیت کا ترجمہ غلط کرے تو آیت زبان نہیں پکڑتی۔

بے نیاز کا کلام ہے۔ بے نیاز ہے۔ تو وہ قرآن جس کے نیچے تم غلط ترجمہ

کرو تو قرآن کچھ بولے گا؟

بولنے قرآن | سُبْرِی سے قرآن اٹھایا۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

ایک کی بجائے دو کر دیا، قرآن کچھ بولا ہی نہیں۔ وہ بولتا ہی نہیں۔ قرآن کا ترجمہ جب بدلا جائے گا تو قرآن نہیں بولے گا، اس لئے ضروری ہے کہ اس اُن بولتے قرآن کے ساتھ کچھ بولتے قرآن بھی دے دیئے جائیں کہ جب ترجمہ بدلا جائے تو قرآن تو خاموش رہے گا مگر حسین علیہ السلام خاموش نہیں رہیں گے، حسن علیہ السلام خاموش نہیں رہیں گے، علی علیہ السلام خاموش نہیں رہیں گے۔ غرہ تکبیر.....

تو قرآن کی خاموشی، قرآن کی بے نیازی ہے اور قرآن کی حفاظت کے لئے حسین کامل دینا رب کی بارگاہ میں، حسین علیہ السلام کی نیاز مندی ہے۔ یہی نیاز مندی ہے۔

یہ نیاز بے نیاز ہو گئی۔ امام حسین علیہ السلام بے نیاز ہو گئے، بے نیاز کی بارگاہ میں نیاز مند ہو گئے۔

بے دیکھی بات ہے نہ سر بستہ راز ہے۔ بے دیکھی بات ہے نہ سر بستہ راز ہے۔ ان کی گلی کا بندہ بھی بندہ نواز ہے: "اللہُمَّ صِلْ عَلٰی مُبْتَذَنٍ اَمَحْمَدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔"

میں نے کسی سے کہا یہ پانی جو بہتا ہے، یہ پانی دانی کچھ نہیں، دو گیس ہیں۔ جیسے میں نے کہا دو گیس ہیں، سیدھا سادا مولوی الجھ گیا۔ حضرت یہ کیا بولتے ہیں اتنا بہتا ہے یہ گیس ہے؟ پوری بمبئی کو بہا لے گیا یہ گیس ہے؟ کتنے بڑے بڑے جھاڑ اکھڑ گئے، یہ گیس ہے؟ اس میں کونسی دو گیس ہیں؟ میں بولا اس میں ہائیڈروجن ہے اور آکسیجن ہے۔

وہ میرا منہ پکڑ کر بولا، حضرت ہائیڈروجن اور آکسیجن میں اتنی طاقت ہے کہ جھاڑ کو اڑا دے؟

میں نے کہا نہیں بیٹے، جب یہ قاعدے سے مل جائیں تو پانی ملتا ہے۔ بولے کیسے؟ میں نے کہا ہائیڈروجن ۲ اور آکسیجن ۱۔ یعنی دو اور ایک کے اوقات سے، دو اور ایک کی مناسبت سے ہائیڈروجن اور آکسیجن کو ملا دیا جائے تو پانی بن جائے گا۔

کیمسٹری میں اس کا فارمولا H_2O ہے۔ اب میں ایسا بولا کہ اس نے میرا منہ پکڑ لیا کہ ہر کی بات کرتے ہو؟

میں نے سوچا یا یہ تصور ہی نہیں مان رہا۔ میں اسے پکڑ کر لیبارٹری میں لے گیا۔ یہ دیکھو یہ کیا ہے؟ بولا ہائیڈروجن ہے۔ یہ دیکھو کیا ہے؟ وہ بولا آکسیجن ہے کہا، ملا دو اور ایک کی نسبت سے۔ جب ان دونوں کو ملا دیا تو پانی بن گیا۔ بولا ان! بن تو گیا۔

میں نے کہا رکھ تو مانتا نہیں تھا پر، پریکٹیکل نے منواریا۔ اب سمجھ میں آیا
قرآن اور حسینؑ | کہ رسول نے قرآن کے ساتھ اہلبیت کیوں دیا تھا کہ جب

کوئی نہیں ماننے کا تو علی منوائیں گے، فاطمہ منوائیں گی،
 جب عورتیں نہیں مانیں گی تو فاطمہ منوائیں گی، جب لوگ نہیں مانیں گے تو علی
 منوائیں گے۔ جب کربلا میں کوئی ملنے والا نہیں ہوگا تو حسینؑ منوائیں گے۔

تھیوری قرآن ہے، پریکٹیکل حسین علیہ السلام ہیں۔ اس لئے رسول پاک صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھیوری اور پریکٹیکل کو جس نے مضبوطی سے پکڑ لیا، عقل گمراہ
 نہیں کر سکتی۔

تھیوری ہمارے پاس ہے، دل جھٹک نہیں سکتا۔ پریکٹیکل ہمارے پاس
 ہے۔ اب رہا سوال یہ کہ قرآن اگر تھیوری ہے تو حسین علیہ السلام اس کا پریکٹیکل ہیں تو یہ
 ظاہر کس طرح ہوگا۔ آؤ کربلا کی تاریخ پر ایک نظر اس آیت کریمہ کی روشنی میں ڈالیں
 کہ جس آیت کریمہ کو پیش کیا گیا ہے، میں نے منتخب کیا ہے وہ تھیوری ہے اور
 پریکٹیکل سے کس روپ میں اسے اپنایا ہے۔ لیکن پہلے آیت کریمہ پر توجہ چاہوں گا۔

صبر اور نماز | آیت کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا**
بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ • اے ایمان والو! تم مسدود مانگو صبر سے اور
 نماز سے۔

میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی مولا! یہ مسدود مانگنے کا حکم مومن کو کیوں
 دے رہا ہے؟ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا** • اے ایمان والو! میں بولا، لوگوں کو کہیں نہیں
 حکم دیا گیا؟ **يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ** • اے لوگو! خدا بولا،
 لوگوں سے میں نہیں کہوں گا؟ کیوں؟ میں مومنوں سے کہوں گا؟ کیوں مومنوں سے؟
 کہا اس میں مسدود مانگنا ہے۔ نماز سے مسدود مانگنا ہے صبر سے۔ نہ صبر خدا ہے نہ
 نماز اللہ ہے، نہ صبر اللہ ہے، نہ نماز اللہ ہے۔ تو عین اللہ سے مسدود مانگو اور ہوں۔

بے ایمان تو مسد مانگے گا نہیں۔ ایمان والا ہی مسد مانگے گا اس سے ایمان والوں کے
 اللہ صابروں کے ساتھ ہے
 اس کی دوسری آیت کریمہ احصرت میں ڈال
 دیتی ہے عام لوگوں کو۔ جب وہ یہ پڑھتا ہے
 اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ط

میں بڑی سیرت میں پڑ گیا اس لئے کہ بمبئی کے سیدز مسلمانوں اور جاگتے ہوئے
 لوگوں اور ایشیا کی دھڑکن کو تم کر پٹ مار کیٹ تک پہنچان لیتے ہو، صابو صلیبی
 میں گھستے ہی خلیج (گلف) کی نبض بھی ہاتھ میں آ جاتی ہے اور ایسی بھداری کہ
 ماحول میں رہ کر تمہیں یہ دھڑکن نہیں ہوتی کہ جب مدد مانگنے کا حکم ہوا تو اللہ کہتا ہے
 اَسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ، دو سے مدد مانگو اَسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ
 الصَّلٰوۃِ یعنی اللہ مدد منگواتا ہے دو سے، صبر سے بھی اور نماز سے بھی۔

لیکن جب ساتھ رہنے کی باری آتی ہے تو رہا ایک کے ساتھ ہے
 اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ط

جب ساتھ رہنے کا سرٹیفکیٹ عطا فرماتا ہے تو کہتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ
 "اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اللہ نے یہ کیوں نہیں کہا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُصْلِحِیْنَ
 "اللہ نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ہے۔ یہ پورے قرآن میں نہیں، نماز سے مدد مانگو"
 یہ قرآن میں ہے، مگر نماز پڑھنے والوں کے ساتھ اللہ ہے، یہ پورے قرآن میں نہیں
 ہے۔ صبر سے مدد مانگو، صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ ہے۔ نماز سے مدد مانگو یہاں
 تک تو کہا گیا ہے، مگر یہاں نماز پڑھنے والوں کے ساتھ، کوئی مثلاً دکھائے جو میری
 جماعت سے کٹ کٹ کر مٹا دیتے ہیں، وہ نہیں دکھا رہے جو ہماری جماعت میں
 کبھی نہیں آیا، ایسا مثلاً کیا دکھا پائے گا۔ آپ ذرا غور فرمائیے کہ اللہ فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ط

ہونا یہی چاہیے تھا۔ چھوٹی اللہ بے وقوفی کی بات کے دائرے میں یہ کہا جا

سکتے کہ : **اَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ** تو پھر یہ ہونا چاہیے تھا
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ وَالْمُصَلِّيْنَ جب اللہ صبر سے بھی مدد منگواتا
ہے، نماز سے بھی مدد منگواتا ہے تو کہنا چاہیے تھا کہ میں صبر کرنے والوں کے ساتھ
ہوں، نماز پڑھنے والے کے ساتھ کیوں نہیں کہا۔

مدد مانگنے کے لئے کہا جا رہا ہے دونوں سے مدد مانگو۔ جب ساتھ ہونے
کی بات آتی ہے تو کہا جا رہا ہے کہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوں۔ کیوں؟
اس کی وجہ ایک اور بتا دوں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ نماز ظاہری عبادت ہے
باطنی ہونے کے ساتھ ساتھ ظاہری عبادت ہے۔ ظاہری سے مراد یہ ہے کہ
اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ظاہر میں اس کا پروسیگنڈا نہیں کر رہا ہوں۔ میں نے دوری
سے دیکھ کر پہچان لیا کہ نماز پڑھ رہا ہے۔ اگر کوئی نماز پڑھ رہا ہو تکبیر کہے گا کہ نہیں؟
ساتھ بانٹے گا، بلو نماز پڑھے گا تو ایسا کرے گا کہ نہیں؟ رکوع کرے گا، کھڑا ہوگا
نا، ہم دوری سے سمجھ جائیں گے نماز پڑھ رہا ہے۔ آدھے کلومیٹر سے دیکھ کر سمجھ گئے
کہ نماز پڑھ رہا ہے، دو فرلانگ سے دیکھ لیا کہ نماز پڑھ رہا ہے، چھت پر کھڑا ہوا
کوئی دوسری بلڈنگ کی چھت پر نماز پڑھ رہا ہے۔ میں نے دور سے دیکھا، اس کے
رکوع سے، سجدے سے، قیام سے، سجود سے سمجھ جائیں گے کہ نماز پڑھ رہا ہے
بہت دور ہے مگر ہم نے قدر ہی سے سمجھ لیا کہ نماز پڑھ رہا ہے کیونکہ نماز ظاہری عبادت
ہے۔ باہری سے معلوم ہو جاتا ہے کہ نماز پڑھ رہا ہے۔

مگر صبر باطنی نماز ہے۔

صبر جنبہ لطیف ہے۔

صبر امانت یار ہے۔

صبر ایک لطیف کیفیت ہے۔

صبر ایک باطنی اسپرٹ ہے

صبر ایک حسین جذبہ ہے۔

صبر ایک اخفاء اور راز کی اسپرٹ اور امانتِ یار کو دل میں چھپا لینے کے
توصلے کا نام ہے۔

سینے کو مدینہ بنانے اور بھٹکنے نہ دینے کا نام صبر ہے۔

اسی امانت کو دل میں بسا لینے کا نام صبر ہے۔

یہ ایک باطنی جذبہ ہے۔

ایک کیفیت باطنی ہے اور صبر ہے۔

یعنی نماز کوئی دو سو گز دور پڑھ رہا ہے تو ہم پہچان لیں گے کہ وہ نماز پڑھ رہا
ہے مگر کوئی بغل میں بیٹھا صبر کر رہا ہے تو ہم پہچان نہیں پائیں گے کہ یہ صبر کر رہا ہے
بغل میں بیٹھا ہے لیکن ہم پہچان نہ سکے۔

نماز ظاہر ہے صبر باطن ہے | تو نماز ظاہر ہے اور صبر باطن ہے اور جب
خدا نے یہ کہہ دیا کہ میں صبر کرنے والوں کے

ساتھ ہوں تو گویا خدا نے یہ کہہ دیا کہ جس نے باطن سنوار لیا میں اس کے ساتھ،
جس کا سینہ سنو گیا میں اس کے ساتھ ہوں ظاہر سنوارنا فیشن (ہوتا
ہے مگر دل سنوارنا انقلاب ہے۔

اگر تم زبان کو بچانا چاہتے ہو، اپنے ہاتھوں کو گناہ سے بچانا چاہتے ہو، اپنی
دنگا ہوں کو گناہ سے بچانا چاہتے ہو تو آنکھوں کو گناہ سے نہیں بچا سکتے۔ تو جس کا
دل پاک ہو جاتا ہے، اس کی زبان پاک ہوتی ہے، اس کی نگاہیں پاک ہوتی ہیں، اس
کے خیال پاک ہوتے ہیں، اس کا لہجہ پاک ہوتا ہے۔

اگر غوث ہو تو غوث پاک ہوتا ہے۔

وہ رسول ہو تو رسول پاک ہوتا ہے۔

اگر وہ خواجہ ہو تو خواجہ پاک ہوتا ہے۔

سیرۃ حسینؑ

دل پاک رہنا تو قدم پاک ہو گئے، دل پاک رہنا تو ذہن پاک ہو گیا۔

تو جو صبر ہے وہ باطنی کیفیت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ باطن والوں کے ساتھ ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ نماز دکھانے کے لئے بھی پڑھی جاسکتی ہے مرکز بنانے کے لئے بھی اور چندہ لانے کے لئے بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ اور اگر کوئی عزیز آدمی پانچ منٹ میں امیر بننا چاہتا ہو تو گھر کا امیر بننے میں تو بڑا وقت لگتا ہے مگر جماعت کا امیر بننے میں نام ہی نہیں لگتا۔ اس کا امیر پانچ منٹ میں بن جاتا ہے اس کے لئے بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

اے بھائی کل تمہارے نماز کیوں نہیں پڑھی تھی؟ آج کیوں پڑھ رہے ہو؟ آج آبادیکھ رہے ہیں، آبا کو دکھانے کے لئے کوئی نماز پڑھ رہا ہے۔ تو نماز ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ کے لئے بھی پڑھی جاتی ہے اور دکھانے کے لئے بھی پڑھی جاتی ہے مگر صبر کبھی دکھانے کے لئے نہیں کیا جاتا۔ صبر واقعی ہوتا ہے تو ہوتا ہے اگر نہیں تو نہیں ہوتا۔

دکھانے کے لئے صبر نہیں ہوتا، اس میں شو نہیں ہے۔ اس میں بناوٹ نہیں ہے۔ اس میں تصنع نہیں ہے۔ نماز میں ریاکاری ہو سکتی ہے مگر صبر میں ریا نہیں ہے۔ صبر بے ریا ہے | صبر بے ریا ہوا کرتا ہے۔ صابر ہمیشہ بے ریا ہوا کرتا ہے نمازی اپنے سجدوں کا سودا کر لیتا ہے مگر صابر اپنے صبر کا سودا نہیں کرتا، صابر اپنے جذبے کا سودا نہیں کرتا اور اللہ ہر صابر کے ساتھ ہے اس لئے اے صابر! گھبراؤ نہیں۔

خدا کس کے ساتھ ہے | اللہ نے یہ نہیں کہا اِنَّ اللہَ مَعَ الصّٰبِرِ میں ایک صابر کے ساتھ ہوں بلکہ ہر صابر کے ساتھ ہوں، ہر صابر

کے ساتھ ہوں۔ ایک بات سمجھو اب اگر اللہ نے کہہ دیا ہوتا اِنَّ اللہَ مَعَ الْمُصَلِّیْنَ اللہ نماز پڑھنے والوں کے ساتھ ہے تو ہم بہت لغو دے میں آ جلتے، ہم اس لغو دے

حسین کی دلوں پر حکومت

یزید تخت پر حکومت کر رہا تھا، حسین دلوں پر حکومت کر رہے ہیں۔ جو غروب جاتا ہے اسے شہنشاہ نہیں کہتے جو ابھر جاتا ہے اسے شہنشاہ کہتے ہیں، جو غروب ہو جاتا ہے اسے شہنشاہ نہیں کہتے۔ جو غروب کو موت کے گھاٹ اتار دے اسے شہنشاہ کہا کرتے ہیں۔ اس لئے مسلم سماج کو دیکھ لو، یزید کو حسین نے ایسا مٹا دیا کہ یزید قتل ہوتا تو اتنا زدن مٹتا۔ حسین کے سامنے دو ہی راستے تھے۔ اگر یزید کو مارتا ہیں تو کسی کا باپ مارتا ہے، کسی کا شوہر مرتا ہے، مگر یزیدیت کو مار دوں گا تو فتنہ مری جائے گا اور فتنہ و فحش کے ابواب ٹوٹ جائیں گے اور فسق و فجور کا جو ایک نیا درہ خیر تعمیر ہو رہا ہے اسے توڑا جائے گا۔ تو یزید کا مارنا قاتل کا نام ہوتا، یزیدیت کو مار دینا عادل کا کام ہوتا ہے۔ عادل نے عدل کا کام کیا ہے، فاضل نے فضل کا کام کیا ہے رحمت اللعالمین کے نواسے نے رحمت کا کام کیا ہے۔ یزیدیت کو ختم کر دیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ آج کسی کی جرات نہیں کہ اپنا نام "غلام یزید رکھ لے، محمد یزید رکھ لے، عبد الیزید رکھ لے چاہے کتنا بڑا یزیدی ہو اپنا نام یزید نام نہیں رکھے گا۔

دل یزید کو دے دیا، قسم یزید کو دے دیا، یزید یزید نظر آنے لگا مگر اتنی ہمت نہیں کہ اپنا نام یزید رکھ لے، بیٹے کا نام یزید رکھ لے۔ یزید کو مسلم سماج نے رچکیٹ کر دیا اور حسین اتنا چھا گئے کہ کوئی غلام حسین ہے، کوئی محمد حسین ہے، کوئی احمد حسین ہے کوئی اشرف حسین ہے کوئی رضا حسین ہے، حسین چھا گئے اس ٹارگٹ حسین تھے | چھا جانے پر غریب نواز نے آواز دی ہے شاہ است حسین، بادشاہ است حسین

ایک سوال کا جواب امام علی مقام جب آپ میلان کر بلا میں گئے تو سب سے پہلی شہادت آپ کی کیوں نہیں ہوئی؟ کیا کر بلا میں امام حسین کے بعد

کوئی شہید نہ ہو؟

اس کا مطلب سمجھ گئے کہ یزید کا ٹارگٹ صرف حسین تھے، جب اس کی نگاہ
بہر کٹ گئے، اس کی نظر میں مٹ گئے، اس کی نظر میں ختم ہو گئے تو اس نے
آپ کی ادلا دہرت تھ نہیں اٹھایا۔

حالانکہ امام حسین کے بعد سب سے نیا یہ منوری شہادت جو دشمن کی
نگاہ میں اپنی چاہیے تھی وہ امام زین العابدین کی تھی تاکہ چراغ ہی لگی ہو جائے
لیکن امام زین العابدین کا زندہ رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ یزید کا ٹارگٹ صرف
حسین تھے، آپ یہ جانتے تھے کہ آپ کے بعد کوئی شہید نہیں ہوگا اسی طرح جیسے
امام زین العابدین۔

خاندان کی درجنوں شہادتوں کے بعد گروں کی (What the Reason of delay?)

سرکارِ تائخر کی وجہ کیا تھی؟ آپ کی شہادت کے بعد آپ کا بیٹا شہید
نہیں ہوا، اگر آپ اندر پہلے شہادت دے دیتے تو آپ کے خاندان کے باقی
لوگ بھی بچ جاتے!

گروں دینے میں ٹائم کیوں لگایا۔ اس کا جواب ہمیں بارگاہِ رسالت سے لینا
ہوگا تاکہ کچھ فزوسہ ذہن کے لئے تسکین کا سامان لاسکے۔ میں بارگاہِ رسالت
سے اس لئے جواب لانا چاہوں گا۔

ایک موٹی سی بات تم بتاؤ۔ آگے بھی دیکھتا ہوں، پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ اگر آپ
کی اولاد عبدالقادر بن کر چکے اور دنیا کو پھیلی پر رانی کی طرح دیکھ لیتا ہو تو اس کا جہد
کیسا ہوگا، اس کا مولا کیسے دیکھے گا۔

آج بھی فوجیں لڑتی ہیں تو انہیں چوکیوں پر تعین کیا جاتا ہے۔ چھب کی چوکی پر قبضہ
لانا کی چوٹی پر، نعتی کی چوکی سے ہٹنے نہ پانا۔ مگر حسین کے لئے کوئی چوکی نہیں۔

تلوار نہیں رک رہی | چاروں طرف انہی کی چوکیں نظر آرہی ہیں۔ کبھی مشرق میں لڑ رہے ہیں، کبھی مغرب میں لڑ

رہے ہیں، کبھی جنوب و شمال میں لڑ رہے ہیں۔

میں نے کہا حسین "یہ آپ لڑ رہے ہیں؟"

آپ نے کہا "سن مشیت بول رہی ہے، طبیعت بول رہی ہے، ہاتھ

چل رہے، تلوار اطاعت کر رہی ہے۔ میں کہتا ہوں ظالم وہ ہوتا ہے جو تلوار کا

غلام ہو جاتا ہے، عادل وہ ہوتا ہے جو اپنے مشن پر تلوار کو غلام بنا لیتا ہے۔ اس

لئے تلوار جب جنگیز کے ہاتھ میں ہو تو ظالم ہو جاتی ہے جب حسین کے ہاتھ میں

ہو تو عالم ہو جاتی ہے، تب عادل ہو جاتی ہے تو منصف ہو جاتی ہے۔ حسین

اعظم اپنی تلوار سے دشمنوں کو کاٹتے چلے جا رہے ہیں۔ دشمنوں نے سوچا کہ اگر کئی

اسی طرح ہوتی رہی تو کل ہم بہاں دیکھنے کو نہیں ملیں گے۔ بیس ہزار کا لشکر جلا کر کہیں

اپنا بھیس عدد میں نہ بدل جائے اور بیس عدد کو کہیں بھاگ کر جان نہ بچانی پڑے،

تو بعد میں آنے والا مورخ لکھے گا۔ بیس ہزار کے لشکر کو کربلا کے میدان میں ایک

سپاہی نے مار کر بھگا دیا، بڑی ذلت ہو گئی، لہذا حسین کی تلوار کو روکو! ترکیب

کرو روکنے کی، تدبیر کرو روکنے کی، سبب نکالو روکنے کا۔ کوئی ایسا ماحول بناؤ

کہ تلوار رک جائے۔ مگر دیکھا انہیں بھوکا رکھا تلوار نہیں رکی، انہیں پیاسا رکھا

تلوار نہیں رکی۔ علی اکبر کی جوانی ان کے سامنے لوٹ لی مگر تلوار نہیں رکی عباس

کے بازو کاٹ لئے مگر تلوار نہیں رکی۔ علی اصغر کا بچپنا چھین لیا مگر تلوار نہیں

رکی اور عزیز توں کو خطرے میں ڈال دیا مگر حسین کی تلوار نہیں رکی۔ خیالِ علی اکبر پر تلوار

جہیں رک رہی ہے۔ خیالِ عباس سے تلوار نہیں رک رہی ہے، زینب کی آبرو کا قصود

تلوار کو نہیں روک رہے، سکینہ کا خیال تلوار کو نہیں روک رہا ہے۔ شہر بانو کی امانت

تلوار کو نہیں روک رہی ہے۔ زین العابدین کا قصود تلوار کو نہیں روک رہا ہے دشمن کا

لشکر حرار تلوار کو نہیں روک پارہا ہے، یزیدیت کا ریدہ تلوار کو نہیں روک پارہا ہے، سلطنت کی غنڈہ گردی تلوار کو نہیں روک پارہی ہے، فوج کی لشکر کشی تلوار کو نہیں روک پارہی ہے، موت کا احساس تلوار کو نہیں روک پارہا ہے۔

اب حسین کی تلوار کو جب پانی دوانہ نہ روک سکا تو کیسے روکا جائے؟ اب یہ نہیں رکے گی۔ اتنے میں اذان ہوتی ہے، تلوار رک جاتی ہے، مصیقت بھڑکتی ہے حسین کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اے حسین! تیری تلوار کو خیال خاندان نہ روک سکا، تمہاری تلوار کو گھر کی عورتوں کا قصود نہ روک سکا، تمہاری تلوار کو دشمن کی طاقت نہ روک سکی، پھر یہ کیسے رک گئی؟۔ جواب: دیکھ زندگی کے تقاضے اس تلوار کو نہیں روک سکتے یہ زندگی کی آواز پر رک گئی ہے، یہ نماز کی آواز پر رک گئی ہے، یہ سجدے کے جذبے پر رک گئی ہے۔

حسین نے اذان کی آواز سنی تو لڑائی بند کر دی، کھڑکوار تک پہنچانے کی مہم بند کر دی۔

ارے مسلمانوں جس نماز کے لئے

نماز کیلئے تلوار روک دی

حسین نے اپنی تلوار کا چلانا بند کر دیا ہو اس نماز کے لئے تم اپنی دکان بند نہیں کرتے، تم اپنی مصروفیت بند نہیں کرتے۔ انہوں نے زندگی کے سارے تقاضے بند کر دیئے تم نہ کر سکتے۔ سبیل کرنے سے تم حسینی ہو، مگر کوڑا دینے سے نیاز کرا دینے سے۔ ارے نیا کرانا تمہاری غلامی ہے، سبیل لگانا یہ تمہاری غلامی ہے، حسین کو یاد کیا یہ تمہاری غلامی ہے، خدام چشتیہ بنایا، یہ تمہاری غلامی ہے مگر حسین کے جذبے کو اٹھایا یہ تمہاری نیک نامی ہے۔ یہی صحیح حسنیہ ہے۔ یہی سچا پیار ہے۔ حسین اعظم جس وقت سجدے میں جاتے ہیں میں پوچھنا چاہوں گا۔ یہ تصور ابھی میں کچھ نہیں پاتا۔ میرے لئے مشکل یہ ہے

کہ کوئی بات میں تم سے اس وقت کہوں گا جب وہ خیال دل میں آئے گا۔ پہلے میرے دماغ میں آئے گا پھر میں اس کے لئے مناسب الفاظ تلاش کر کے بیان کروں گا۔ لیکن دل میں آتا ہے تو میرا دل ٹوٹنے لگتا ہے۔ اب ٹوٹے ہوئے دل سے میری مقرری دم توڑنے لگتی ہے۔ خطابت ختم ہونے لگتی ہے، الفاظ بے ترتیب ہونے لگتے ہیں، جو سمجھ کرے فرشِ مود میں بات کرے ناں اب مجھے جیسے ہی خیال آیا۔ ہجر اسود۔ یہ ہجر اسود ہے قسم خدا کی یہ ہجر اسود ہے نہ قسم خدا کی میرا ایمان ہے اور تم یہ میرا بھروسہ ہے یہ بھروسہ ہے کہ چاہے یہ نجدوں کے قبضے میں سہی، ان کی سلطنت

رسول نے جو ما

میں سہی لیکن کوئی ہجر اسود کو یہ کالا پتھر ہجر اسود، ہجر معنی پتھر، اسود معنی کالا، یہ کالا پتھر ہجر اسود جو ہے اگر کوئی اسے چاقو سے کاٹے یا کوئی اسلحے سے اسے توڑ دے، کوئی ریلوادر سے اس کو نشانہ بنا کر اسے توڑ دے۔ کیا تم اس ریلوادر والے کو چھوڑو گے۔ اس دنیا میں کوئی بے غیرت ایسا نہیں ملے گا جو ہجر اسود کو کاٹ دے تو تم یہ کہو گے کہ یہ کالا پتھر ہے، اس نے یہ پتھر کاٹ دیا اپن دوسرا پتھر نکالیں گے ایسا سوچو گے۔ آخر اس کا لے پتھر سے تیرا لگاؤ کیوں ہے، تجھے اتنی محبت کیوں ہے اس کا لے پتھر پر تو اتنی جان کیوں دیتا ہے۔ اس کا لے پتھر پر تو نے اپنا دل قربان نہیں کر دیا۔ تو دل جواب دے گا ناشی میاں! اس پتھر کو رسول نے چوما ہے اس ہجر اسود کو رسول نے چوما ہے۔ اس پر رسول کے لب مبارک لگے ہیں اگر کسی ظالم نے اس پر چاقو مار دیا تو ہم اس ظالم کی جان لے لیں گے۔

ہندوستان میں اعلان کرتا ہوں کہ ہجر اسود کو کسی نے توڑ دیا، کس نے مار دیا تو ہم اسے زندہ نہیں رہنے دیں گے اگر وہ برطانیہ یا امریکہ میں بھی چھپا ہوا ہو تو ہم اسے ڈھونڈ نکالیں گے۔ ہم اسے زندہ نہیں رہنے دیں گے جو ہجر اسود پر حملہ کرے گا کیونکہ اس کو رسول نے چوما ہے۔ ارے سینو! ہجر اسود کو تو رسول نے ایک بار چوما تھا حسین

کے گلے کو تو بار بار چوما تھا۔ جس گلے کو رسول نے بار بار چوما تھا وہ گلا، وہ گلا کٹ گیا۔ وہ سجدے میں تھا گلا کٹ دیا۔ اس گلے کو کٹ دیا گیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ گلے حسین کٹ گیا میں کہتا ہوں بوسہ گاہ مصطفیٰ اکٹ گئی۔ بوسہ گاہ مصطفیٰ اکٹ گئی۔ تمہیں کیا معلوم تمہارا باپ مرا ہوتا نا تو تم اس کی موت کو بیان نہ کر پاتے۔ مجھ سے کہا جاتا ہے کہ گھر کا دکھ گھر والا ہی بیان کرے۔ جس کے باپ دادا کو بھوکا رکھا گیا ہو آج مجھے پانی پلانے کے وہ تم کیسے درد ہوگا۔ ایک عورت نے دیکھا کہ ایک ضعیفہ بھانڈو دے رہی ہے۔ عورت نے اس ضعیفہ سے پوچھا۔ مادر مہربان! آپ کیا کر رہی ہیں؟ کیا دیکھتی نہیں میں بھانڈو دے رہی ہوں، پوچھا کیوں؟ تو فرمایا، آپ کون ہیں تو ضعیفہ نے چہرے سے چادر ہٹائی۔ فرمایا "میں فاطمہ بنت رسول ہوں۔ میرا بیٹا حسین کل یہاں شہید ہوگا اس لئے بھانڈو دے رہی ہوں تاکہ زمین کی کنکریاں ہٹ جائیں اور جب میرا بیٹا زمین پر گرے تو اسے کنکری چبھنے نہ پائے۔"

سوچو حسین کے گلے پر اگر احساسِ نفہ ہے تو ایک جملہ کہہ کر مات ختم کرنا ہوں کہ رسول نے حسین کا گلا چوما تھا، رسول کے ہونٹوں کی نسبت حسین کے گلے سے عقی جب خنجر گلے پر چلا ہوگا تو مصطفیٰ کے لب کو کیا لگا ہوگا! لب مصطفیٰ کو کتنا دکھ ہوا ہوگا۔ امانے اپنی گردن نمازیں دے کہ آیت قرآن کی عملی تفسیر بن گئے کہ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْكُنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

مِلَادُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ

نُورَانِيَّتِ مُصْطَفَا

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ -

صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمَ وَبَلَّغَنَا رَسُولُهُ النَّبِيَّ الْكَرِيمَ
وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ عَنْ الشَّاكِرِينَ وَالشَّاهِدِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
بارگاہ رسالت میں دروہ پاک کا ہدیہ پیش کیجئے !
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَاجِدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ -

ایک مرتبہ اور درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمَّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(اسٹوڈنٹ لائف) طالب علمی کے دور میں غالباً ۱۹۷۰ء کے آس پاس اس
لکھنؤ میں مسلسل میری ایک درجن سے زیادہ تقریریں ہوتی تھیں۔ پھر وہ مسلسل
کاتسلس قائم نہ رہ سکا اور پھر جیسے عالم میں ہونے کے بعد ذمہ داریاں بڑھیں
ہندوستان کے مختلف گوشوں میں، مختلف صوبوں میں، اس کے بعد آئے دن
یورپ کا چکر شروع ہوا۔ سات مرتبہ انگلینڈ گیا، ساؤتھ امریکہ، افریقہ کے ملکوں
امریکن ملکوں میں، ایشین کنٹریز، ایشیا کے ملکوں میں گیا جس ایک براعظم بچا
ہے آسٹریلیا۔ باقی چار کے چاروں کو دیکھ لیا، چار مل گیا تو قرار مل گیا۔

اس لئے ان تمام دروس کے بعد محترم سید ایوب اشرف صاحب کے دباؤ
سے مجھے تاریخ بھی منظور کرنا پڑی۔ پھر میرے عزیز و اقارب کا دباؤ پڑا لیکن ابھی

پارہ پہلے مجھ پر نزلے کا حملہ ہوا۔ اور روزانہ تقریر بھی کرتا رہا ہوں اس وقت بھی
 بیٹھ گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے دبانے کے لئے ایسی دوائیں کھانا پڑیں کہ سکا درد
 اور بدن کی اینٹھن تو ختم ہو گئی لیکن سینے میں
بشریت اور طبیعت | بگم جم گیا۔ امید کرتا ہوں کہ جب تک میری
 بشریت میرا ساتھ دیتی رہی، آپ کی طبیعت بھی آپ کا ساتھ دہی رہے
 گی۔

نام ہی نام ہے جو کچھ ہے حقیقت کے سوا
 نام ہی نام ہے جو کچھ ہے حقیقت کے سوا
 راستہ کوئی نہیں ان کی شرعیت کے سوا
 راستہ کوئی نہیں ان کی شرعیت کے سوا
 اہل شرعیت کے ساتھ ساتھ یہاں اہل طریقت بھی موجود ہیں۔ اگلا شعر ان
 کی نظر کرتا ہوں۔
 سچ تو یہ ہے یہی سب کچھ ہے کہ کچھ بھی نہ رہے
 سچ تو یہ ہے یہی سب کچھ ہے کہ کچھ بھی نہ رہے
 طلب و طالب مطلوب میں وحدت کے سوا
 یہاں علماء کرام موجود ہیں۔ اچھی سے اچھی اور بھاری سے بھاری علمی شخصیت بھی ہو
 تو ان علماء کو دیکھ کر دھونس میں آ جائے لیکن میں اپنی طبیعت سے مجبور ہوں کہ بلا
 خوف تردید ڈنگے کی چوٹ پر کہتا ہوں۔

پاس سجدے بھی تھے، رزے بھی، زکوٰۃ دج بھی
 حشر میں کام نہ آیا کوئی رحمت کے سوا!
 پاس سجدے بھی تھے، رزے بھی، زکوٰۃ دج بھی
 حشر میں کام نہ آیا کوئی رحمت کے سوا

کچھ لوگ اپنے نسب پر، اپنی ذات پر، اپنی ہڈی پر اور اپنی نسل پر گھمنہ دیتے ہیں، میں بڑی ادنیٰ ذات کا ہوں، میری ہڈی اللہ جلے ہڈی کیسا ہے، چمڑے کی تعریف کرنے کو کانپور والے خوش بھی ہو جاتے اور درآنہا ایک دہ ایمان سے محروم ہیں میں فقہی احتیاط کے ساتھ بھی بولنا چاہتا ہوں تو ایسے محروم الایمان اور مغرور النسب کی اصلاح کے لئے ایک شعر پیش کرتا ہوں۔ علمائے کرام دلیل پر غور کریں گے اور شعرائے کرام قافیہ پر۔ جس کا جو منصب ہے اسی پر غور کرے۔ شعرائے کرام یہ دیکھیں کہ قافیہ کہاں سے لایا گیا ہے اور علمائے کرام یہ دیکھیں کہ دلیل کہاں سے قائم کی گئی ہے۔

فضل ایماں ہی ہے سے فضل نسب بھی موقوف
بولہب کے بھی لگا ہاتھ نہ تثبت کے سوا
نعرۂ تکبیر۔ نعرۂ رسالت۔ قازی ملت زندہ باد۔
ہاشمی خاندان کا تھا، رسول اللہ کا چچا تھا، سگا چچا تھا، لیکن رسول کا غدار
تھا، دن دار نہیں تھا۔ ایمان والا نہیں تھا۔ تو چچا نہیں بچا تو بچہ کو تو ڈرنا ہی
چاہیے

فضل ایماں ہی ہے سے فضل نسب بھی موقوف
بولہب کے بھی لگا ہاتھ نہ تثبت کے سوا !
تم سورج کی پیش اور تمازت سے بچنے کے لئے چھتیں بنالیتے ہو، تم کچھ نہیں
تو چھتر ٹال لیتے ہو، کچھ نہیں تو زمین کا خیل ڈال لیتے ہو یا مرزا الہد کے پتھر کی پٹیاں
لگا لیتے ہو، کسی نہ کسی طریقے سے کچھ نہیں ہے تو بیڑے کے سائے میں بیٹھ جاتے ہو۔ اور
کچھ نہیں تو شامیانہ لگا لیتے ہو، کپڑے کا شامیانہ لگا لو یا ٹالٹ کا شامیانہ لگا لو
یہاں تم نے بڑے بڑے شامیانے لگا لئے ہیں۔ دھوپ سے بچنے کیلئے
مگر شامیانہ

شامیانہ نہیں خود شدید قیامت کے لئے
کالی کھلی کے سوا، چادر عسرت کے سوا

مرتبہ حضرت صدیق کا اور مرتبہ حضرت صدیق کا ہے یہ سید
ابھی مرتبہ نہیں بتایا۔ مرتبہ حضرت صدیق کا ہے یہ سید

ابھی تو مرتبہ بتانے کے لئے ماحول بنایا اور ماحول بنانے کے لئے اب اگلے مصرعے میں
مرتبہ بتایا جائے گا۔ صدیق اکبر کا مرتبہ اور ایک مصرعے میں!

ارے میں صبح تک فجر کی اذان تک تقریر کروں تو مرتبہ کی حد بندی معلوم نہیں
ہوگی۔ زندگی بھر بولتا رہوں تو بتانا میرے لئے محال ہے کہ مرتبہ کیا ہے اور صدیق
اکبر کا مرتبہ ایک مصرعے میں۔ یاد رکھیے میں کچھ لکھنؤ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ کوئی
بات اگر میں نے لطیف انداز میں اور لطیف پیرائے میں کہی تو وہ آپ کے سر پر
سے نہیں گزر جائے گی۔ وہ باؤنس نہیں بنے گی کہ آپ کیچ نہیں کر پائے اور وہ
باؤنڈری سے باہر جاگری، سکرمت ہونے دیجئے گا۔ تم سے کم کیچ مزدور کر لیجئے
گا۔

ہر صحابی رسول کا ساتھی

پہلے جد سمجھیے، پھر اشار سمجھیے!

ہر صحابی رسول کا ساتھی

لیکن صدیق ایسے ساتھی۔ ایسے ساتھی، کہ ساتھ کونا رہے۔ ایسے صحابی کہ
مصاحبت کو فخر ہے، صحبت نازاں ہے۔ دیکھ ہجرت کی رات ہے

ہجرت کی رات ہے

حکم ذات ہے

نبی کی ذات ہے

کافروں کی گھاٹ ہے

صلیق کا ساتھ ہے

ہاتھ میں ہاتھ ہے

انار و تجلیات کی برسات ہے

غارِ نمود کی طرف دھلتی ہوئی رات ہے

نہ ویسی کوئی ذات ہے، نہ ایسی کوئی ذات ہے

علی مرتضیٰ، مشکل کشا، خیر فکین، شاہِ زمن،
علیٰ اور امانت | آفتابِ نبوت کی دلکش کرن، ابوالحسن علی ابن طالب
کو کہا:

اے علی! بستر پر لیٹ جاؤ۔ میرے بستر پر لیٹ جاؤ۔ حکمِ ہجرت
ہے رات ہی رات میں مجھے چلے جانا ہے مدینے منہ کے لئے۔ اے علی!
بستر پر لیٹ جاؤ اس لئے کہ تمہیں یہاں ٹھہرنا ہے۔ یہ امانتیں ہیں کافروں کی، میرے
پاس جمع کر رکھی ہیں۔ اب ہجرت کے حکم پر عمل کرنا ہے۔ اس لئے یہ فساد کی ہے یہ چیز
فساد کی ہے۔ سب حضرت علی کو سمجھا کے کہا۔

اے علی! ان امانتوں کو لو اور سو جاؤ، سویرے اٹھنا اور اٹھ کر کے جس جس کا
مال ہے اسے دے دینا تاکہ وہ لوگ یہ الزام نہ لگا دیں کہ رات ہی رات گئے اور ہمارا
مال بھی لے گئے، نبوت کے دامن پر خیانت کا داغ نہ لگ سکے۔ اے علی تم میرے
بستر پر لیٹ جاؤ۔ ان امانتوں کو لے لو اور سو جاؤ۔ اٹھنا اور اٹھ کر کے بائنتاب آنا۔
چین کی نیند | علی مرتضیٰ، مشکل کشا فرماتے ہیں کہ اس رات جب میں
بستر پر سو یا تو ایسی چین کی نیند سوا کہ زندگی بھر ویسی

چین کی نیند نہیں سہی۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ موت کے بستر پر چین کی
نیند اور وہ بستر مصطفیٰ جے کافروں نے گھیر لیا ہوا اور جس پر موت کا سایہ منڈلا رہا
ہو اور فتانِ عراںم جب کافروں کے دل میں، تو وہ چین سے سوئے۔ ایسی چین کی نیند

جو حضرت علیؑ کو کہی نہیں ملی۔ دیکھو اپنا اپنا طرف ہے، اپنی اپنی سمجھ بوجھ کی بات ہے کسی سے پوچھو موت کب آئے گی۔ بولے یہ سال ملے گا اور سال اللہ جلنے طلبہ کر نہیں۔ کوئی کہتا ہے پیسے کا ہتہ نہیں۔ کوئی کہتا ہے ہتہ نہیں اگلا ہفتہ بھال جلے گا کسی نے کہا حضرت پلکیں اوپر کرو تو نیچے کرنے کا موقع بھی طلبہ کر نہیں، تو موت ہر وقت ممکن ہے، کہیں بھی آ سکتی ہے پل کے نیچے بھی آ سکتی ہے، پل کے اوپر بھی آ سکتی ہے، بس میں ہو تو آ سکتی ہے، بے بس بھی ہو تب بھی آ سکتی ہے۔ دن میں بھی، رات میں بھی، ہسپتال میں بھی کہیں بھی رہو تو موت آ سکتی ہے ہر حال میں آ سکتی ہے۔ تو جب موت نے چیلنج کیا، اے انسانو! میں کسی وقت بھی کسی حال میں بھی آ سکتی ہوں، تو مسلمان نے بھی موت کو چیلنج کر دیا کہ جب تم کسی بھی حالت میں آ سکتی ہو تو میں کہیں بری حالت میں نہیں رہوں گا، چلے جس حالت میں بھی آ جاؤ تو مسلمان نے کہا کہ نہ میں سینما دیکھوں گا نہ دواں موت آ جاؤ تو اسی لئے مسلمان نے زنا کاری چھوڑ دی، اسی لئے مسلمان نے شراب پینا چھوڑ دیا، اسی لئے مسلمان نے حرام کام چھوڑ دیا کہ اگر میں حرام کام کروں گا تو کہیں اس حالت میں موت آ گئی تو، اگر میں زنا کرتا رہا کہیں اسی حالت میں موت آ گئی تو، اگر میں شراب پیتا رہا تو کہیں اس حالت میں موت آ گئی تو! مسلمان نے بھی طے کر لیا کہ ہم رسول کے گیت گاتے رہیں گے۔ جب بھی موت آئے گی تو مصطفیٰ کے گیت ہوں گے۔ رسول کی نصیحت کے گیت ہوں گے۔ (نعرۃ تکبیر)

علیؑ اور موت | علیؑ رضی اللہ عنہ اسی مرد کامل، اسی مرد مومن کا نام ہے جو موت کو ہر وقت ممکن سمجھتے تھے اور جو مومن موت کو

ہر وقت ممکن سمجھے اے چین کی نیند کہاں ملے گی۔ اے قرار کی نیند کہاں ملے گی اے مزے کی نیند کہاں ملے گی، موت آ گئی تو۔ ادنیٰ کام کرتے رہو، کہیں موت نہ آ جائے، ادنیٰ کام کرتے رہو کہیں موت نہ آ جائے۔ ادنیٰ کیاں کرتے رہو کہیں

موت نہ آجائے، اللہ اللہ کہتے رہو کہیں موت نہ آجائے، غلٹ و خواجہ کو یاد کرتے رہو کہیں موت نہ آجائے۔ کہیں بھی آسکتی ہے تو اور نیک کام کرتے رہو۔ اس جذبے نے سکون کہاں دیا، حقدار کہاں دیا کہ چین کی نیند کر کے۔ مگر جب رسول نے امانت علی کو منتقل کر دی اور علی سے کہا کہ تم سو جاؤ۔ سویرے اٹھ کر کے تمہیں کافروں میں امانت بانٹنا ہے تو علی مرتضیٰ کی بشریت مطمئن ہو گئی۔ علی مرتضیٰ کی آدمیت (انسانیت) مطمئن ہو گئی کہ میں ہر رات میں مر سکتا تھا مگر اس رات میں میں نہیں سکتا۔ آج موت نہیں آسکتی۔

(غبرہ تکبیر، نعرہ رسالت)

اگر آج کی رات علی مر گیا تو میں سویرے اٹھوں گا نہیں اور اگر سویرے اٹھ نہ پایا تو امانت بے لگی نہیں اور امانت بے لگی نہیں تو خیانت کا الزام لگ جائیگا اور خدا اپنے محبوب کے صاف دامن کو داغدار نہیں ہونے دے گا۔ اس لئے آج میری موت نہیں ہو سکتی۔ میں چین کی نیند سو گیا۔ میں بے خوفی کی نیند سو گیا معلوم ہوا مصطفیٰ کی غلامی میں نہ موت کا ڈر ہے نہ زندگی کا ڈر ہے۔

اللہمّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

وہ علی جو قوت پروردگار بن کر چلے۔

وہ علی جو صاحبِ فوائدِ غار بن کر چلے۔

منظورِ نظر مصطفیٰ ہیں۔

منتخبِ مصطفیٰ ہیں۔

محبوبِ مصطفیٰ ہیں۔

گر ساتھ تو چھوٹ گیا، چھوڑ کر راسخ چلے تو گئے۔

علی کو چھوڑ کر نبی چلے گئے مگر نبی نے جسے نہیں چھوڑا

صدیقِ ساکنِ خدائے

وہ صدیقِ اکبر ہیں۔ نبی نے جسے نہیں چھوڑا وہ صدیقِ اکبر ہیں۔ مدینے میں دیکھو تہمت

ہیں۔ مکے میں دیکھو تو ساتھ ہیں۔
 ہجرت میں دیکھو تو ساتھ ہیں
 سفر میں رسول کے ساتھ ہیں۔
 صدیق ایسے ساتھی ہیں کہ ہر جگہ ساتھ ہیں۔
 رسول غار ثور میں ہیں تو صدیق ساتھ ہیں۔
 فدا میں گئے تو ساتھ ہیں۔
 غارے باہر آئے تو ساتھ ہیں
 غار ثور میں تین دن رہے تو ساتھ ہیں
 مدینے کی طرف بڑھے تو ساتھ ہیں۔
 منزل منزل پہ ساتھ ہیں۔
 قدم قدم پہ ساتھ ہیں۔
 ڈگر ڈگر پہ ساتھ ہیں۔
 مرحلہ مرحلہ میں ساتھ ہیں۔
 مدینہ منورہ میں پہنچے تو ساتھ ہیں۔
 مدینہ میں داخل ہوئے تو ساتھ ہیں۔
 جنت البقیع میں گئے تو ساتھ ہیں۔
 مسجد نبوی میں دیکھو تو ساتھ ہیں
 حیراب نبوی میں دیکھو تو ساتھ ہیں
 منبر رسول پر دیکھو تو ساتھ ہیں
 منیٰ میں دیکھو تو ساتھ ہیں۔
 مزدلفہ میں دیکھو تو ساتھ ہیں۔
 عرفات میں دیکھو تو ساتھ ہیں۔

صفا و برقا میں دیکھو تو ساتھ میں
کعبے میں ساتھ میں، اسطاعت میں ساتھ میں، مقام ابراہیم میں ساتھ میں
خاصیت میں ساتھ میں۔

حیثیت میں ساتھ میں
زندگی میں ساتھ میں
بندگی میں ساتھ میں
مکان میں ساتھ میں
بر میں ساتھ میں
احد میں ساتھ میں
خیبر میں ساتھ میں
خندق میں ساتھ میں
جنگ میں ساتھ میں
جہاد میں ساتھ میں

ایسا ساتھی اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ جب تک زندہ رہے تب بھی ساتھ میں
اور آج گنبد خضریٰ میں ساتھ میں۔۔۔ غرہ کبیر، غرہ رسالت
گمنا سکتا ہے نہ بڑھا سکتا ہے ایسا فیکس (Fix) کیا ہے محدث اعظم ہند
کی قادر الکلامی نے محدث اعظم کا عرفان، صدیق اکبر کا فیضان فرماتے ہوئے

مرتبہ حضرت صدیق کا ہے یہ سید !

ہر فضیلت کے وہ جامع ہیں نبوت کے سوا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ

مرتبہ حضرت صدیق کا ہے یہ سید !

ہر فضیلت کے وہ جامع ہیں نبوت کے سوا

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝

تحقیق آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب

اس میں تو بستی والے بھی ہیں، چہرے بھی کچھ جانے پہچانے ہیں۔ مختلف زبانوں میں مختلف ترجمے ہیں لیکن یہی بات قرآن نے جس انداز سے کہی ہے وہ کسی اور زبان نے نہیں کہی۔ علماء موجود ہیں جی چاہتا ہے کہ کچھ گرامر کی بات ہو۔ اور یہ گرامر کا خشک موضوع، اتنے روپ ہیں، اتنی شکلیں ہیں گرامر میں، اتنے موضوع کہ چھننے کے لئے بارہ سال کی پریکٹس کرنی چاہیے۔ لیکن میں آپ کو، جس گرامر کو میں نے عربی میں پڑھا ہے، پانچ منٹ میں آپ کو کیسے پٹھاؤں؛ اور اگر پانچ منٹ میں آپ کو پٹھا پاتا تو پانچ برس میں کیوں پڑھتا۔ تو نہ، نہ میں تعارف کراؤں گا، نہ تفصیل بیان کروں گا، نتیجہ سامنے رکھ دوں گا۔

آپ یہ جان لیں کہ گرامر کا فیصلہ کیا ہے۔ تو سیدھی بات

آل کے بندے اور ریال کے بندے

یہ ہے کہ اگر کوئی بھی ماضی کا لفظ (VERBS) جو ماضی مستقبل کے بدلے آتے ہیں ان پر قد داخل ہوتا تحقیق کا معنی پیدا ہوتا ہے۔ میں نے ترجمہ کیا تھا۔ قَدْ جَاءَكُمْ۔ تحقیق کہ آیا تمہارے پاس تو یہ تحقیق کس لفظ کا ترجمہ ہے قد کا علمائے کرام جانتے ہیں کہ جاء ماضی ہے قد داخل ہے تو تحقیق کا معنی پیدا ہو گیا۔ یہ قد کی ضرورت کیا تھی۔ لہذا آیا تمہارے پاس، کہہ دیا جاتا تو کیا فرق پڑ جاتا۔ اللہ کی طرف سے نور آیا۔ یہ ٹھیک ہے۔ یہ تحقیق کہ اللہ کی طرف سے نور آیا۔ یہ تحقیق کے اعلان کی ضرورت کیا، اللہ اعلم الغیب۔ اللہ اعلم الغیب ہے کیا مطلب؛ اللہ جو گزر گیا ہے۔ وہ بھی جانتا ہے جو گزرا ہے وہ بھی جانتا ہے اور جو گزرنے والا ہے وہ بھی جانتا ہے۔ میرا اللہ PAST بھی جانتا ہے، PRESENT بھی جانتا ہے FUTURE بھی جانتا ہے۔ ماضی بھی جانتا ہے حال

بھی جانتا ہے مستقبل بھی جانتا ہے۔ جو تکلیفیں بن کر مٹ گئیں انہیں بھی جانتا ہے جو نئے نئے سے بنیں گی انہیں بھی جانتا ہے اور جن کو مستقبل میں عربوں سے پیہ پیہ لگے والا ہے اللہ انہیں بھی جانتا ہے وہ اعلم الغیب الشہادۃ ہے اسے پتہ ہے کہ کتنے بندے میرے نبی کی آل کے ہیں اور کتنے بندے ربیال کے ہیں۔

اللہمّ صلی علی سید و مولانا محمد

میں اللہ کی تعریف کر رہا ہوں کہ وہ علیم بذات الصدور ہے۔ میں اللہ کی تعریف کر رہا ہوں کہ وہ انسانوں کے دل کی دھڑکن کو جانتا ہوں۔ دو بیان تقریر کوئی پرچار نہیں بالکل فری سناں میں تقریر کروں گا۔ جس کو کوئی بات بھی سمجھنی یا سمجھانی ہوں ناظم سطح سے رابطہ کریں

اللہمّ صلی علی سیدنا محمد

اللہ نے رسول کو نور کہا [اللہ اعلم الغیب والشہادۃ ہے۔ وہ وہ بھی جانتا ہے جو گند گیا وہ بھی جتنے مذاہب

بن کر مٹ گئے انہیں بھی جانتا ہے جو بن رہے ہیں انہیں بھی جانتا ہے جو نئے نئے فتوے مستقبل میں اور آنے والے میں انہیں بھی جانتا ہے۔

وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ میں نے رسول کو نور کہا ہے۔ میں نے رسول کو نور کہا ہے تو کچھ لوگ تو میرے کہنے ہی سے مان لیں گے، لیکن کچھ لوگ تحقیق کے حکم میں نہیں گئے کہ نور ہے کہ نہیں، لہذا میں کہ نہیں۔ ایسے بے یقینوں کے لئے

اللہ کی تحقیق [اطمینان کے لئے تحقیق پیش کی جا رہی ہے تحقیق کہ اللہ کی طرف سے قرآنا ہے۔ گویا وہ کلام ربانی تحقیق

سے یہ اشتہار کر رہا ہے کہ جو کچھ رسول کو کہا جا رہا ہے وہ گمان کی بنیاد پر نہیں کہا جا رہا، وہ تحلیل کی بنیاد پر نہیں کہا جا رہا، وہ سنا نہیں ہے تحقیق ہے

وہ تحقیق ہے، تحقیقاً اللہ کے نور میں۔ اللہ کی طرف سے نور آیا یہ بارہ
 صبح الادل کو اللہ کی طرف سے نور آیا۔ بارہ ربیع الاول کا جشن جو ہم مناتے ہیں
 یا جو پورے مہینے ہم مسرور رہتے ہیں وہ اسی نور آنے کی برکت ہے تحقیق۔
 لیکن میرے دوستو! تحقیق تو بدلتی رہتی ہے۔ میں نے تو جہاں تک سمجھا ہے تحقیق
 بدلتی رہتی ہے۔ پہلی تحقیق یہ تھی کہ زمین چپٹی ہے۔ ایک پلیٹ کی طرح ایک سیٹ
 کی طرح تو یہ تحقیق بھی چپٹی ہے۔ بعد میں لوگوں نے کہا کہ زمین گول ہے پھر اس
 میں بحث ہوئی کہ کرکٹ کے بال گیند کی طرح ہے جس کو عمران خان پھینکتے ہیں،
 مارشل پھینکتا ہے۔ الیا گل نہیں بلکہ قحطا سادہ بیضاوی ہے، کٹ لے ہے،
 تحقیق بدلتی رہتی ہے | تحقیق تو بدلتی رہتی ہے۔ ایک تحقیق ہے کہ
 زمین سوچ کے کنارے کنارے گھومتی
 ہے۔ میں بولا نہیں نہیں، زمین سوچ کے کنارے کنارے گھومتا ہے۔ تحقیق تو
 بدلتی رہتی ہے۔

میرے دو طالب علمی میں جب میں شروع ہوا تھا، سائنس کا سٹوڈنٹ
 تھا۔ مجھے پڑھایا گیا تھا کہ ایٹم ذرے کا الیا جڑ جس کے اجزاء نہ ہو سکیں۔ ایٹم
 کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے۔ ایٹم کا ڈیڑھ نہیں ہو سکتا، یہ نامکن ہے۔ یہ پڑھایا
 گیا تھا اور بہت گاڑھی ہندی میں پڑھایا گیا تھا کہ ایٹم کی تقسیم نہیں ہو سکتی
 لیکن ایٹم کو پادریں تبدیل کر کے تین تئیں بنائی جا چکی ہیں اور ایٹم بم بنا کر اسے
 ثابت کیا جا چکا ہے۔ تو تحقیقیں بدلتی رہتی ہیں اور میں آج کی تحقیق کل بدل
 الیا بھی ہوتا ہے۔ دیکھو خدا زکرے کہیں قتل ہو تو ۲۰۲ ہو گا کہ نہیں کورٹ
 میں گیا اس نے سیشن بھیج دیا، سیشن سے وہ اسبکورت میں گیا، اسبکورت
 نے سزا دی، سپریم کورٹ میں پہنچا تو اس نے چھوڑ دیا۔ الیا ہوتا رہتا ہے کہ
 نہیں، ڈسٹرکٹ کورٹ نے پھانسی دی اور اسبکورت نے اسے چھوڑ دیا

ہوتا کیا ہے کہ جب ڈسٹرکٹ کورٹ کے جج کے سامنے قتل کا معاملہ رکھا جاتا ہے تو کیس کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے کہ میں نے پوسٹ مارٹم رپورٹ، ڈاکٹر کی رپورٹ دیکھنے کے بعد تحقیق جج کی ہوتی ہے کہ ماننے والے نے مار ڈالنے کے لئے مارا، ماندے والے نے مار ڈالنے کے لئے مارا تو پھانسی دے دیا۔ لیکن پھر یہی تحقیق اٹھ کر ہیکورٹ میں پیش کر دی گئی تو ہیکورٹ نے سوچا مارا تو ضرور ہے مگر مار ڈالنے کی جگہ نہیں مارا تھا۔ مگر مار ڈالنے کے لئے بھی اس نے مارا تھا تو مار ڈالنے کی جگہ پر مارا جاتا تو اتفاق کی بات کہ مارتے ہیں لیکن مرا کہاں، مگر اس لئے پھانسی کی سزا مناسب نہیں اس لئے عمر قید کی سزا دو اور جب یہی کیس یہی تحقیق سپریم کورٹ میں پہنچی تو سپریم کورٹ کے جج نے سوچا کہ گواہ مثلاً اور ایف آئی آر درج کرانے والے کے درمیان مناسبت نہیں اس لئے اس میں غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ اس نے جیسے ہی دیکھا اُسے شک کا فائدہ دے کر چھوڑ دیا۔

عدالت کا فیصلہ بدل سکتا ہے | تو ایسا ہو سکتا ہے کہ لڑ

کورٹ میں بدل جائے اور ڈسٹرکٹ کورٹ کی تحقیق ہیکورٹ نہ مانے۔ اور ہیکورٹ کی تحقیق کو سپریم کورٹ نہ مانے۔ ایسا آئے دن ہوتا ہے۔

ایک لڑکے نے کہا اتنی! چار آنے پیسے دے دو۔ مونگ پھلی لوں گا۔ ماں نے کہا بیٹے! مونگ پھلی کھانے سے کھانسی ہو جائے گی۔ دیکھا بچے کی معمولی سی دلیل کو ماں کی مضبوط دلیل نے کاٹ دیا۔ تو چھوٹے کی دلیل کو بڑا کاٹ سکتا ہے، کم عقل والے کی تحقیق کو زیادہ عقل والا، کم علم والے کی تحقیق کو زیادہ علم والا، کم فضیلت والے کی تحقیق کو زیادہ فضیلت والا، کم مرتبے والے کی تحقیق کو زیادہ مرتبہ والا، کم پاور والے کی تحقیق کو زیادہ پاور والا کاٹ سکتا ہے

لوئر کورٹ کی تحقیق کو ڈسٹرکٹ کورٹ کاٹ سکتا ہے، ڈسٹرکٹ کورٹ کی تحقیق کو ہائیکورٹ کاٹ سکتا ہے، ہائیکورٹ کی تحقیق کو سپریم کورٹ آف انڈیا کاٹ سکتی ہے۔ کیا مطلب؟ عالم کی تحقیق کو محدث کاٹ سکتا ہے، محدث کی تحقیق کو مجدد کاٹ سکتا ہے، مجدد کی تحقیق کو مجتہد کاٹ سکتا ہے، مجتہد کی تحقیق کو باب العلم کاٹ سکتا ہے، باب علم کی تحقیق کو شہر علم کاٹ سکتا ہے۔

ہیں — کم علم کی تحقیق کو زیادہ علم والا، کم مرتبے والے کی تحقیق کو زیادہ مرتبے والا، لوئر کورٹ کی تحقیق کو ڈسٹرکٹ کورٹ کاٹ سکتی ہے، ہائیکورٹ میں، اور ہائیکورٹ کی سپریم کورٹ میں کاٹی جاسکتی ہے۔ لیکن بھارت کی زمین پر ایک بھی ایسا شہری نہیں ملے گا جو سپریم کورٹ کی تحقیق کو ہائیکورٹ میں کٹوا دے یا ہائیکورٹ کی تحقیق کو ڈسٹرکٹ کورٹ میں کٹوا دے یا ڈسٹرکٹ کورٹ کی تحقیق کو لوئر کورٹ میں یا لوئر کورٹ کی تحقیق کو وارنٹ جی کے معانے میں کٹوا دے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اوپر والے کی تحقیق کو نیچے والا نہیں کاٹ سکتا۔ لیکن نیچے والے کی تحقیق کو اوپر والا کاٹ سکتا ہے، کم علم والے کی تحقیق کو زیادہ علم والا کاٹ سکتا ہے، کم پادر والے کی تحقیق کو زیادہ پادر والا کاٹ سکتا ہے۔

علم والے کی تحقیق

اے رسول! تمہارا نور ہونا تحقیق ہے۔ کیا اس نور ہونے کی تحقیق کو کاٹا جاسکتا ہے؟

کیا اسے بدلا جاسکتا ہے؟

کیا اسے مٹایا جاسکتا ہے؟

تو قرآن کا انداز لولا — قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ

یہ جو نور بن کر کے آئے ہیں یہ اللہ کی تحقیق، یہ اللہ کی تحقیق ہے۔ اے

وہی کاٹے جو اللہ سے زیادہ علم والا ہو، اللہ سے زیادہ مرتبے والا۔

اللہ سے زیادہ حکمت والا۔

اللہ سے زیادہ قدرت والا

اللہ سے زیادہ پاور والا

اللہ سے زیادہ فضیلت والا

تو جب اللہ سے زیادہ قدرت والا کوئی نہیں تو اس کی تحقیق کا کاٹنے والا کوئی نہیں۔ اب اس میں دوسرے لفظ کی طرف توجہ چاہوں گا۔ قد آپ سمجھ گئے۔

اب جلد سمجھئے۔ کیونکہ عربی بولنا آسان ہے، عربی سمجھنا آسان نہیں کیونکہ عربی بولنے میں ابوجہل کا جواب نہیں تھا۔ اگر اس کی عربی سمجھا ہوتی تو وہ لیڈر نہ ہوتا۔ لیکن جب سمجھنے کی بات ہو تو عربی کو ابوبکر نے سمجھا، عمر نے سمجھا، عثمان نے سمجھا، علی نے سمجھا۔ میں تو کہتا ہوں کہ عربی کو ابوجہل جیسا عرب نہ سمجھا مگر سلمان جیسا فارسی سمجھ گیا۔ لہذا اے لوگو! عربی کی دھونس مت دو، عشق محمدی لاؤ۔

اللہم صلی علی محمد و صلی علی محمد

اب اگر کہئے سے کسی کو بلانا ہے تو لاؤ جو ابراہیم کا جوش ایمان بن کر آیا ہو، جو عظمت کعبہ کا نگہبان بن کر آیا ہو۔ میں ان لوگوں کا استقبال نہیں کر سکتا جو امریکہ کے اخبار پر زندگی گزارتے ہیں۔ ہماری زندگی امریکہ اور روس کی چوکھٹ کی بھیک نہیں ہے۔ گنبد خضریٰ کی چھاؤں میں بیتی ہے اسی لئے میرے دوستو! زبان اور ہے ایمان اور ہے۔

اللہم صلی علی سیدنا محمد و علی آلہ محمد و بارک و سلم

جاء کد کی تشریح | اب آگے لفظ ہے قرآن مجید کا مقدس ترین جاء کد۔ قد جاء کد۔

اب آنے پر غور کریں۔ اللہ نے کیا فرمایا۔ لہذا آیا۔ اس آیت پر ایک بات دماغ میں آئی۔ بھائیو! میرے سنی بھائیو! ایمانی بھائیو۔ ایمان اور عقیدے کی سلامتی کے ساتھ بھائی چارے کے بندھن میں بندھے میرے بھائیو! آمادہ ہی ہے جو پہلے سے ہو۔ معمولی سی عاتقہ رکھنے والا، معمولی سی عقل رکھنے والا بھی جانتا ہے۔ آمادہ ہی ہے جو پہلے سے ہو۔ بے نہیں تو آئے گا کیسے۔؟ جیسے آپ یہاں جلسے میں آئے تو میں کہیں گا ہزاروں کی تعداد میں مسلمان جلسے میں آئے۔ تو آئے گا کیا مطلب، پہلے سے تھے تو آئے۔

اچھا یہ بتاؤ میں پلی بھیت سے آیا۔ میں لکھنؤ میں آیا۔ تو کوئی کہے ہاشمی آیا بات بلا رہے۔ میں نہ ہاشمی آیا۔ اس آیا سے ثابت ہے کہ ہاشمی پہلے سے تھا، اب آیا۔ اور اگر کوئی کہے ہاشمی کو بنایا تو گئی میری چالیس سال کی سوس ارے جب تم ابھی بنے، کب تم امریکہ گئے، کب تم عرب گئے، کب تم یورپ گئے کب تم ساؤتھ افریقہ گئے، کب گئے ایمسٹروم، لندن، مانچسٹر، میں نے ہاشمی کو بنایا۔ اور جب ابھی بنا ہوں تو پھر کچھ بھی ریکارڈ نہیں۔ تو جواب آپ اچھی طرح سمجھ گئے۔ آمادہ ہی ہے جو پہلے سے ہو۔

قرآن نے کہا نور آیا | قرآن کہہ رہا ہے کہ نور آیا! اس کا مطلب آیا اب، بنا پہلے۔ پہلے سے ہے، اب آیا۔

تو اے اللہ! کب بنایا؟ یہ کیوں نہیں بتایا۔ جب آیا تب تو بتایا۔ اور ایک بنایا، یہ نہیں بتایا۔ تو چلو پتہ لگا دیں کب بنایا۔ پتہ لگایا جائے، بھلے! ارے آپ کو تو کچھ کرنا نہیں۔ خالی خالی بیٹھ کے سننا، پتہ تو مجھے لگانا ہے۔ اور میں یہ سوال کر کے ہلاوران اسلام خوب پھنس گیا۔ اللہ گواہ ہے میں پھنس گیا میں کیا بتاؤں

کہ کب بنایا! یہ علمائے نہیں بتا سکتے کہ کب بنایا۔ ارے جب دنیا میں کب نہیں تھا تب بنایا۔

کس وقت بنایا، وقت سے پہلے۔

کس سے بنایا، سے سے پہلے

کس نام بنایا، نام سے پہلے۔

کس زمانے میں بنایا، زمانے سے پہلے

کس دور میں بنایا، دور سے پہلے

کس حال میں بنایا، حال سے پہلے

کس پیرید میں بنایا، پیرید سے پہلے

سب سے پہلے اللہ نے میرا تو بنایا

سب سے پہلے، اول کائنات کی سب

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي

پہلی کی تخلیق، اللہ نے جو چیز دنیا میں سب سے پہلے پیدا کی وہ میرا نور ہے۔

زماں سے پہلے، زماں سے پہلے

مکین سے پہلے، مکاں سے پہلے

یہاں سے پہلے، وہاں سے پہلے

خشک وتر سے پہلے، بحر و بر سے پہلے

جن بند بشر نے پہلے، ملک سے پہلے

نمیین سے پہلے، صدیقین سے پہلے

شہداء سے پہلے، صالحین سے پہلے

تعباد سے پہلے، تنہا بار سے پہلے

اخوات سے پہلے، اقطاب سے پہلے

ابلال سے پہلے، اوتاد سے پہلے

نقباء سے پہلے، نجیاء سے پہلے
 رجباء سے پہلے
 سالکین سے پہلے، حکمکین سے پہلے
 مجتہدین سے پہلے، مجددین سے پہلے
 محدثین سے پہلے، علمائے دین سے پہلے
 اولیائے کالمین سے پہلے، یہاں سے پہلے، دہلی سے پہلے
 ذرہ ذرہ سے پہلے، قطرہ قطرہ سے پہلے، مہر مہر سے پہلے، گلشن گلشن سے
 پہلے۔ چمن چمن سے پہلے اور میاں یہ چیز کچھ تو، اگر میں لسٹ بنانا چاہوں تو صبح پھر رات
 پھر صبح پھر رات اور اسی میں میری زندگی ختم ہو جائے گی مگر لسٹ مکمل نہیں ہوگی۔
 کس کس سے پہلے، سب سے پہلے، فرش سے پہلے، عرش سے پہلے، زمیں سے
 پہلے، مکیں سے پہلے، رماں سے سے پہلے، لامکاں سے پہلے، سب سے پہلے، تو اس کو
 اگر میں لسٹ بناؤں گا تو مکمل نہیں ہوگی۔ لیکن اس کا حققر میں بناؤں تو ہمارے شعرا کے
 کرام اگر اعانت دیں

بعد رب

بعد رب قبل سب

نور بعد رب قبل سب: اب تو بات حققر ہو

جاتی ہے، وہ وہ سب کی لسٹ بناؤں گا۔ امریکہ سے پہلے، یورپ سے پہلے
 انگلینڈ سے پہلے، ہالینڈ سے پہلے، نیدر لینڈ سے پہلے، بلجیم سے پہلے، ڈنمارک سے
 پہلے بحرین سے پہلے، جرمنی سے پہلے، ایسٹروم سے پہلے۔

انگلینڈ میں چلے جاؤ، افریقہ میں چلے جاؤ، ملائی سے پہلے زمبابوے سے
 پہلے، حرارے سے پہلے، ساؤتھ افریقہ سے پہلے، کینیا سے پہلے، لیبیا سے پہلے
 مارشس سے پہلے ساؤتھ افریقہ سے پہلے، اتلیا سے پہلے ہے، بورڈن سے
 پہلے، اما سے پہلے حرم سے پہلے، بھرم سے پہلے، دھرم سے پہلے۔ یہ سب

بعد والے میں جو آرہے ہیں۔ رسول کا نور پہلے ہے اور یہ بڑا اچھا بھلا جو یہ رسول کا نور سب سے پہلے بنا، اس لئے کہ جو بعد میں ہوتا ہے اس پر پہلے والوں کا احسان لگ جاتا ہے۔

اب میں فیض آباد گونڈہ اور سٹی کو سمجھانے کے لئے ذرا سا اپنی سطح سے اتر کر ایک مثال بے مثال | مثال دینا چاہتا ہوں۔ ایک پیر لگایا کسی نے ام کا۔ چھلگیا، بدلیں۔ چھ سال بعد

جب لوٹا تو وہ درخت بن چکا تھا فضل تھی ام کی۔ بیٹا دس سال بعد باپ کو دیکھ رہا ہے، باپ دس سال بعد بیٹے کو دیکھ رہا ہے۔ (دعا دے پام، مجا جو لکھایا۔ کیونکہ جب گیا تھا، وہاں ام لا نہیں تو ام میں آنا رس نہیں تھا جتنا اس کے منہ میں پانی تھا، کیونکہ برسوں کے بعد وہ نظر آیا تھا۔ لنگڑا ام اور وہ بھی ہمارے کے وام نگر کا۔ اور بیٹے سے کہا، بیٹا یہ وہی ام کا بیڑ ہے جس کو لگا کر میں گیا تھا۔ ہاں اس بیڑ پر میرا احسان ہے۔ یہ پلدا میں نے ہی لگایا تھا۔ تو بیٹے نے کہا آبا جان سارا ام کھا جائے احسان مت لا دیئے۔ کیوں؟ ارے احسان تو دیکھئے آبا میرا میں نے اس کی نگرانی نہ کی ہوتی تو گائے بیل، بھینس اسے چرگے ہوتے۔

کب تک: ہوا بولی، چپ بڑا آیا احسان جتانے والا، یہ انسان بھی عجیب ہے ذرا سا اٹھ لگایا۔ احسان تو میرا ہے۔ نسیم سحری بن کر آغوش محبت میں لے کر، ممتا کی لہریاں دے کر میں نے اسے شگور حیات بخشا ہے۔ میں نے اسے اپنی گود میں لے کر جھولا بھلایا ہے۔ احسان میرا ہے۔ تب تک سورج بولا غاروش اسے ہما! تجھے کیا ہوا، تیرا کچھ بھروسہ نہ ہے۔ تیری کوئی نیشنلٹی ہے، کبھی پورب، کبھی پچیم، کبھی ہنگریش سے نکل کر بھارت میں اور یہاں چین نہیں ملا تو پاکستان میں ٹھس گئی۔ کوئی تیری ملکیت، کوئی تیری وطنیت، کوئی شہریت تو کیا حیثیت؟ احسان تو میرا ہے۔ سورج بولا۔ بائنی کے سٹوڈنٹ جانتے

ہیں کہ سورج کی کرنیں سے پیڑوں کو کلوروفل ملتا ہے۔ اور بائنی کے سٹوڈنٹ یہ بھی جانتے ہوں گے کہ جب سورج نکلتا ہے تو پیڑ ان سے کاربن ڈائی آکسائیڈ لیتے ہیں اور آکسیجن باہر نکالتے ہیں اور جب سورج ڈوب جاتا ہے تو کاربن ڈائی آکسائیڈ باہر کرتے ہیں اور آکسیجن اندر کرتے ہیں۔ سورج کے طلوع و غروب پر درختوں کی فٹنڈ نما کا دارو مدد ہے۔ میں اس لئے مختلف زبانوں میں بولتا ہوں نہ جانے کس کی بجا خاکس کی آخا ہو جائے اور پھر میری بھی لاشہ ہو جائے۔ اس لئے بڑے بوڑھوں کا کہنا ہے کہ دن میں پیڑ کے نیچے سویا کرو، دیہات میں اس لئے کہ وہ صبح کو آکسیجن وہ باہر کرتے ہیں جو تمہاری صحت کے لئے مفید ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کھینچ لیتے ہیں جو مضر ہے۔ لیکن رات میں پیڑ کے نیچے مت سویا کرو۔ وہ رات کو کاربن ڈائی آکسائیڈ باہر کرتے ہیں جو تمہارے لئے زہر ہے اور آکسیجن کھینچتے ہیں جو تمہارے لئے ضروری ہے۔ سورج بولا احسان میرا ہے۔ میں نہ ہوتا تو پیڑوں کی نشوونما نہ ہوتی۔ میں نہ ہوتا تو انسانوں کا یہ نظام نہ ہوتا۔ میں نہ ہوتا تو یہ تعاون نہ ہوتا۔ میرا احسان ہے اس پیڑ پر۔ تب تک زمین نے نیچے سے جواب دیا۔ ..

شٹ اپ! بڑا آیا احسان جتانے والا۔ اگر میں نے اس کی جڑوں سے مال سپلائی نہ کیا ہوتا، اگر پانی سپلائی نہ کیا ہوتا، میں نے اس کی جڑوں سے اس کی غذا نہ پہنچائی ہوتی تو کھوکھلا کر لیتا اور سے لائیٹ مار کے۔ تب تک بیڑ ہلا۔ اے اللہ! مجھ کو جیسے اکھاڑ دے، اتنا احسان نہ لاؤ۔

آپ نے اس مثال سے کیا سبق حاصل کیا کہ پیڑ سے پہلے جتنے ہیں وہ پیڑ پر احسان لا رہے ہیں۔ باپ پہلے ہے پیڑ بعد میں، بیٹا پہلے ہے پیڑ بعد میں، ہوا پہلے ہے پیڑ بعد میں، پانی پہلے ہے پیڑ بعد میں، مٹی پہلے ہے پیڑ بعد میں، کھاد پہلے ہے پیڑ بعد میں، غذا پہلے ہے پیڑ بعد میں۔ اس لئے جو پہلے والے ہیں بعد والوں پر اپنا احسان جتا رہے ہیں، مٹی اپنا جتا رہی ہے، ہوا اپنا جتا

رہا ہے۔ پڑ بعد میں آیا، حاجی صاحب اپنا احسان جتا رہے ہیں، ان کا لڑکا اپنی نگرانی کا احسان جتا رہا ہے۔ میں بنے نگرانی نہ کی ہوتی تو گلے بیل بھینس اے چر گئے ہوتے، وہ اپنا احسان جتا رہا ہے

”اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورًی“ اے رسول میں نے تمہارے نور کو اس لئے سب سے پہلے پیدا کر دیا کہ زمین اپنا احسان نہ جتا سکے، آسمان اپنا احسان نہ جتا سکے، سورج اپنا احسان نہ جتا سکے، ہوا اپنا احسان نہ جتا سکے، پانی اپنا احسان نہ جتا سکے، مٹی اپنا احسان نہ جتا سکے۔ تمہارے نور پر کائنات کا کوئی احسان نہیں۔ کائنات کے فدے فدے پر تمہارے نور کا احسان ہے۔

نور کہاں رکھا؟ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورًی

”سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا کیا“

اب میرے بھائیو! اب ذرا اُد قریب سے دیکھو اپنے آقا کو، اپنے مولا کو، اپنے حبیب کو، اپنے رسول کو۔ جب وہ نور بنا تو اللہ نے رکھا کہاں، وہ نور بنا تو رکھا کہاں؟

مکہ نہیں کہ مکہ میں رکھ دیا جائے، مکہ سے پہلے
عرش نہیں کہ عرش پر رکھ دیا جائے، عرش سے پہلے
جنت بھی نہیں کہ جہاں اس نور کو رکھا جائے، جنت سے پہلے۔

تو پھر رکھا کہاں۔؟ تمہیں ہاتھ میں روپیہ دے دیا گیا، روپیہ لے لیا، کیونکہ ہاتھ ہے تب تو روپیہ ہاتھ میں لیا نا۔ کیونکہ ہاتھ نہ ہوتا تو کہاں رکھو گے، جیب میں رکھو گے، جیب نہ ہو تو کہاں رکھو گے، گھر میں رکھو گے نا، اور اگر گھر نہ ہو تو کہاں رکھو گے، بینک میں رکھو گے نا، اگر بینک نہ ہو تو کہاں رکھو گے۔ سوال یہ ہے جب کچھ نہ ہو تو کہاں رکھو گے۔ تو رسول کا نور جب بنا تو کچھ بھی

نہیں ممتا تو رکھا کہاں؟

اس کے سوا کیا کہو گے۔ احتیاط کی زبان یہیں تک اجازت دیتی ہے کہ اللہ نے نور بنایا اور قرب خاص میں رکھا، اپنے قریب رکھا اور اسی لئے تو وہ حبیب ہے کیونکہ بہت قریب ہے۔ اپنے قریب رکھا، ورنہ جگہ بتاؤ۔ جگہ سے پہلے نور، مکان بتاؤ! مکان سے پہلے نور۔ جنت میں کیسے جنت سے پہلے نور، کعبہ نہیں کہ وہاں رکھ دیا جائے، گنبد خضریٰ نہیں کہ وہاں رکھ دیا جائے، رسول کی بشارت بھی نہیں کہ اس میں ڈال دیا جائے۔ لہذا کہاں رکھا؟ قرب خاص میں رکھا۔

قربت کا فیض | میں تو جانتا ہوں لوہا کالا کالا بہت مضبوط ہوتا ہے نا۔ میں سمجھتا تھا لوہا کالا کالا ہوتا

ہے مضبوط ہوتا ہے۔ اسے کوئی بھی چھوے۔ ایک لوہے کو میں نے دیکھا کہ ایک لوہار نے بھٹی میں سے نکالا۔ میں توجہ چاہوں گا کہ مثال میں بہت باریک سی بات ہے۔ بس تم اس باریکی کو بیکڑ لینا۔ جیسے ہی بھٹی میں سے وہ لوہا نکلا میں نے اس لوہے پر غور کیا، اسے لوہے! تو تو کالا تھا لال لال ہو گیا۔ تیری برادری کالی، تیرا باپ کالا، تیرا پورا ڈیپارٹمنٹ کالا تو کیسے لال ہو گیا؟ تو اس نے جواب دیا۔ میں تو کالا ہی تھا مگر آگ کے قرب خاص میں تھا۔ آگ نے مجھے اپنے قریب کر لیا۔ تو میں جب اس کے قریب گیا تو میں تو ٹھنڈا تھا، آگ گرم تھی، میں تو کالا تھا مگر آگ لال تھی، تو میں وہ گھنٹے اس کی قربت میں رہا، اس کی گرمی میں رہا تو اس نے اپنا رنگ مجھ پہ چڑھا دیا، اپنی گرمی مجھے عطا کر دی۔ اب جو کام تم آگ سے لے سکتے ہو وہی کام اب لوہے سے بھی لے سکتے ہو، مجھ سے بھی لے سکتے ہو۔ جو کام آگ سے لے سکتے ہو وہی لوہے سے بھی۔ جو آگ جلا سکتی ہے

لوہا بھی جلا سکتا ہے۔ اگر آگ میں کسی کو جلانے کی طاقت ہے تو لوہے میں بھی جلا دینے کی طاقت ہے۔ اگر وہ سرخ سرخ نظر آ رہا ہے تو یہ بھی سرخ سرخ نظر آ رہا ہے۔

تو اے انسانو! اے مولو! اے مجھ بوجھ والو، اے دانشورو! تجھ کو جواب دو! دو گھنٹہ اگر آگ کی قربت میں رہ کر لوہا لوہا نہ رہا تو برسوں کے برسوں گند گئے، مدتوں کی مدتیں گزر گئیں، نور محمدی قرب خدا میں رہا نہ جانے کیا کیا بتا رہا، نہ جانے کیا کیا نکھر رہا۔ نہ جانے کیسے کیسے سنوڑتا رہا۔ اللہ صلی علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل محمد

بیس اللہ ہی اللہ ہے | اول ما خلق اللہ نور

اور اچھی طرح سے سمجھنے کی کوشش کیجئے! میں اور دوسرے زاویے سے بھی بات رکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ نے جب کچھ بھی نہیں بنایا، اللہ نے جب کچھ بھی نہیں بنایا تو اللہ ہی اللہ۔ جب اللہ نے کچھ بھی نہیں بنایا بس اللہ ہی اللہ!

نہ زمین ہے نہ آسمان ہے

نہ نبی ہے نہ رسول ہے

نہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ بھی نہیں بنایا۔ اللہ ہی اللہ اللہ ہی اللہ، کوئی دوسرا نہ تھا۔ پہلے بہت پہلے اللہ ہی اللہ کوئی دوسرا نہ تھا۔

توجہ چاہوں گا۔ اور جب نور محمدی بنا تو کوئی تیسرا نہ تھا۔ پھر سے توجہ کیجئے! ایسی باتیں نازک ہیں۔ میں جس مرحلے میں ہوں وہ مرحلہ بہت نازک ہے۔ میں ایک ہاتھ میں مدرسہ اور ایک ہاتھ میں خانقاہ

لے کر چل رہا ہوں۔ اب آپ بتائیے کہ میں جتنی سلامت سے گذر جانا چاہتا ہوں مسلمانے کرام بھی بیٹھے ہیں، تو میں چاہتا ہوں کہ میں بولوں نہیں اور آپ سمجھ جائیں کیونکہ فتویٰ تو بولنے پر ہے نا۔ آپ کے سمجھنے پر کیا فتویٰ لگائیں گے۔ فتویٰ تو ظاہر پر ہے تو جب ظاہر ہی کچھ نہ ہو تو مجھے بولنا نہ پڑے تو آپ سمجھ جائیے۔ تو میں اشارے میں بات کہہ جاتا ہوں۔ آپ اللہ کرے سمجھ لیں۔ اور اگر آپ پریش کی راجدھانی نہیں سمجھے گی تو کیا کسی اور علاقے کی ویرانی سمجھے گی۔ اللہ ہی اللہ کوئی دوسرا نہیں اور نور محمدی جب بنا تو کوئی تیسرا نہیں۔

اللہ نے قرب حاصل میں رکھا | اے رسول میں نے ذرا محبت کی نظر سے

دیکھئے گا۔ اے رسول میں نے تمہارے نور کو اسی لئے سب سے پہلے یاد کر کے اپنے قرب میں رکھا کہ میں تمہیں دیکھوں، تم مجھے دیکھو کہ میں تمہیں دیکھوں تم مجھے دیکھو میری محبت کو دیکھو، میں تمہیں دیکھوں تم مجھے دیکھو! یہ تعلق ہی تو ہے، میں تمہیں دیکھوں تم مجھے دیکھو یہ لگاؤ ہی تو ہے، میں تمہیں دیکھوں تم مجھے دیکھو یہ میرا پیار ہی تو ہے، میں تمہیں دیکھوں تم مجھے دیکھو اور اے رسول یہ سلسلہ جاری رہے۔ میں تمہیں دیکھوں تم مجھے دیکھو یہ سلسلہ جاری رہے۔

تم لا الہ الا اللہ کہو، میں محمد رسول اللہ کہوں
تم لا الہ الا اللہ کہو، میں محمد رسول اللہ کہوں۔

تم میرے گیت گادو، میں تمہارے گیت گادوں۔

تم میرے نام بلند کرو، میں تمہارا نام بلند کروں

تم میرا چہ چاکرو، میں تمہارا چہ چاکروں

جو لا الہ کا جھنڈا اٹھاتے ہیں

جو محنت رسول اللہ کا جھنڈا اٹھاتے ہیں، وہ خدا کا نعرہ لگاتے ہیں

کوئی تیرا نہیں

ایک توجہ طلب بات اور ہے میرے دوستو!

ایک موقع تو یہ ہے کہ جب تو رہنایا تو کوئی تیسرا

نہ تھا اور ایک موقع اور ہے۔ شب معراج جب لامکاں میں بلایا تو کوئی

تیسرا نہ تھا۔ براق اپنی جگہ ٹھہر گیا، جبریل اپنی جگہ ٹھہر گیا، رف رف

اپنی جگہ ٹھہر گیا۔ جب لامکاں میں گئے تو کوئی تیسرا نہ تھا سے

فسوخ تجلی بسوزد پریم

تجلی کے فروغ سے میرے پر جل جائیں گے۔ جبریل امین نے معذرت

کر لی۔ اے رسول اب تمہارے ساتھ میں نہیں چل سکتا، اب میں

تمہارے ساتھ نہیں چلوں گا اس لئے کہ اگر ہال برابر بھی آگے بڑھا

تو تجلی کے فروغ سے میرے پر جل جائیں گے۔ اب آپ جلے!

میں نہیں چلتا کہ جبریل امین رسول کو اپنی طرح نہیں سمجھتے تھے۔ توجہ چاہوں

گا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ سید الملائکہ رسول کو اپنی طرح نہیں سمجھتے تھے

اپنی طرح سمجھتے تو روک لیتے۔ اے رسول نہ جاؤ جب میں جل سکتا ہوں

جب فرشتے کا پر جل رہا ہے تو بشریت کا ہاتھ کیسے بچے گا؟ مت جاؤ

میری طرح۔ معلوم ہوا جبریل نے رسول کو اپنی طرح نہیں سمجھا، اگر رسول

کی طرح سمجھتے تو جل پڑتے کہ جب تم جارہے ہو تو میں بھی تمہاری طرح ہوں

میں بھی چلوں گا تو اے رسول میں تم کو کیسے روکوں؟ تم میری طرح نہیں

اور ساتھ کیے چلوں؟ میں تمہاری طرح نہیں۔

اللہم صلی علی سیدنا محمد وعلی آل محمد

اتنا بڑا بے رختہ رسول کو بے مثال سمجھے، رسول کو لا جواب سمجھے! میں سوچ میں پڑ گیا۔ قرآن لانے والا رسول کو بے مثال اور یہ ترجمہ کرنے والے مثال ڈھونڈ رہے ہیں۔ یہ ترجمہ کرنے والے مثال ڈھونڈ رہے ہیں۔

میں سوچتا ہوں کہ جبیرؓ کے ہاتھ جب یہ چڑھیں گے کہ وحی میں لایا بمقام اور تم اپنی طرح سمجھے، میں وحی لا کر اپنی طرح نہ سمجھا، تم ترجمہ بتلا کر اپنی طرح سمجھے۔

اللہم صلی علی سیدنا محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

کہاں تک گئے؟ | تو کہاں تک گئے رسول؟ معراج میں کہاں تک گئے، لامکاں تک۔ علمائے کرام کا

سایہ ہم پر سایہ فگن رہے۔ میں، ان سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ ناز سے انداز سے، مروت سے محبت سے کہ حضرات! آپ لامکاں کیوں کہتے ہیں؟ آپ شروع کرتے ہو بستر، رسول اٹھے کہاں سے، بستر نام ہے ایک جگہ کا بستر، پھر کہاں بیٹھ گئے، پھر کہاں گئے مکہ مدینہ، وہ بھی جگہ بتا دی۔ آپ پھر کہاں گئے بیت المقدس، پھر آپ نے نام لیا جگہ کا، پھر ہوا میں فضا میں، فلک میں، اول میں، دوم میں، تیسرے، چوتھے، پانچویں چھٹے، ساتویں آسمان سے ہو کر سدرة المنتہی۔ یہ بھی آپ نے ایک جگہ کا نام بتا دیا۔ ہم نے سمجھ لیا کہ سدہ، لیکن آئے جب تو بات بڑھی، تو آپ کہتے ہیں لامکاں، لامکاں تک گئے، تو لامکاں کیوں؟ لامکاں کے معنی جلتے ہو

(NO Place) کوئی جگہ نہیں، مکان نہیں NO Place

I am going where are you going

کہاں جا رہے ہو، میں جا رہا ہوں لامکاں پر۔ یہ مکمل جواب ہے، تم کہاں جا رہے ہو؟ میں کہوں میں امریکہ جا رہا ہوں۔ تم سمجھ جاؤ گے کہ میں امریکہ جا رہا ہوں، تم بڑھگم جا رہے ہو تم دہلی جا رہے ہو، تم کلکتہ جا رہے ہو۔ لیکن جب میں کہوں گا کہ میں لامکاں جا رہا ہوں۔ یہ کئی مکاں ہے، یہ کوئی جگہ، یہ کوئی نام ہے۔ کوئی مستقل نام بتاؤ۔ تو علمائے کرام جواب دیں گے کہ حاشمی میاں! اللہ مکان اور مکانات سے پاک ہے۔

اللہ کی ذات مکان و مکانات سے پاک ہے۔

اللہ زمان و زمانیات سے پاک ہے۔

اللہ جسم و جسمانیات سے پاک ہے۔

حد اور حدودیات سے پاک ہے۔

تعیین و تعینات سے پاک ہے۔

شکل اور اشکال سے پاک ہے۔

میں نے مختلف مذاہب کا مطالعہ کرنے کے لئے جو زبانیں سیکھی ہیں یہ بھی

اس بات کا منظر ہے کہ لامکاں ہے، لا تنہا ہی ہے، قدیم ہے باقی۔

تو اللہ زمان و زمانیات سے پاک ہے۔
اللہ مکان سے پاک ہے | اللہ مکان و مکان و مکان سے پاک ہے۔

شکل اور اشکال سے پاک ہے

حد اور حدود سے پاک ہے

مکان اور مکانات سے پاک ہے۔

تو اللہ مکان سے پاک ہے لیکن معراج کی رات رسول نے ملتے کی آنکھوں

سے خدا کی ذات کا مشاہدہ کیا۔

رب کو دیکھا۔ اور رب ہے مکان سے پاک۔ اس لئے ہم مجبور ہو کر لائے

کہہ رہے ہیں۔ کیونکہ اگر اے مکان کہہ دیں گے تو خدا محدود ہو جائے گا اگر ہم اے لامکان کہیں گے تو لامحدود نہیں رہے گا۔

خدا لامحدود ہے | تو ہم اگر مکان کہہ دیں گے تو محدود ہو جائے گا لیکن خدا تو لامحدود ہے۔ لیکن لامحدود

محدود میں کیسے آیا؟ لامکان، مکان میں ہوا کیسے؟ اس لئے کہ اللہ جسگہ اور جگہوں سے پاک ہے، محل اور محلات سے پاک ہے تو ہم خدا کی شان کو دیکھتے ہوئے اے لامکان کہتے ہیں۔ علی کا کیا جواب ہوگا! تم خدا کو دیکھو گے جہاں نہ زماں نہ مکاں۔ تو مصطفیٰ نے رسول نے خدا کو دیکھا۔ اور جب رسول نے خدا کو دیکھا تو نہ وہ مکاں نہ وہ زماں۔ اس لئے کہنا پڑا لامکان۔ اے خدا کی شان کو دیکھ کر لامکان کہنے والو! توجہ چاہوں گا۔

مصطفیٰ ابھی ساتھ ہیں | اے خدا کی شان کو دیکھ کر لامکان کہنے والو! اے خدا کی شان کو دیکھ

کر لامکان کہنے والے مولویو! کبھی آپ نے ایک لمحے کے لئے یہ بھی سوچا کہ اسی لامکان میں مصطفیٰ ابھی تو ہیں۔ نہانے کتنی دیر مگر جتنی دیر تک رسول لامکان میں رہے، خود کیا تھے۔ جتنی دیر تک میرا رسول لامکان میں خود رہا، خود کیا تھا؟ اس لئے میں آپ کو جلدی سے جواب دے دوں۔ اب آؤ سیدھے مدرسے میں تمہیں لے چلوں تو مخالفت ہی سوال تھا۔ کبھی مرشد کی بارگاہ میں پہنچو گے تو وہ حل کر دیں گے۔ مگر مدرسے میں پہنچے۔

تو اے رسول میں نے تمہیں پہلے مکان میں پیدا کیا۔ پہلے میں نے تمہیں آمنہ کی گود میں رکھا پھر حلیمہ کی گود میں تمہیں رکھا، مکے کی گلیوں میں تمہیں رکھا، مکے کی سڑکوں پر رکھا۔ پہلے میں نے تمہیں کعبے میں پہنچا یا غارِ حرا

میں رکھا۔ اے رسول میں نے تمہیں مکان میں پیدا کیا، اے رسول میں نے تمہیں مکان میں پیدا کیا تاکہ لوگ خدا نہ کہیں، پیٹ پر بٹکر بندھوایا تاکہ لوگ خدا نہ کہیں، تم سے فاقہ کروایا تاکہ لوگ خدا نہ کہیں، خدیجہ کی تجارت کروائی تاکہ لوگ خدا نہ کہیں، خدیجہ سے شادی کروائی تاکہ لوگ خدا نہ کہیں۔

اے رسول میں نے تمہیں مکان میں رکھا تاکہ لوگ خدا نہ کہیں۔ اے رسول میں تم کو پہلے مکان میں پیدا کیا۔ زمین پہ چلو تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں، پیٹ پر بٹکر باندھ لو تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں، گریہ وزاری کرو تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں، شادی بیاہ کرو تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں۔ اے رسول تم تجارت کرو تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں۔ تو اے میرے مصطفیٰ میں نے تمہیں مکان میں اس لئے رکھا کہ لوگ تمہیں خدا نہ سمجھیں اور لامکاں میں اس لئے بلایا کہ لوگ اپنی طرح نہ سمجھیں، اپنے برابر نہ سمجھیں۔

اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد

نور محمد اور حضرت آدم | وہ نور حضرت آدم علیہ السلام میں داخل ہوا اور جیسے ہی حضرت آدم کے جسم میں داخل ہوا، وہ حکم ہوا۔

إِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا ابْلِسَ الشَّيْطَانُ فِي سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ يَا سُبْحَانَكَ فرشتوں کو کہ نبی کی تعظیم کرو، سب لوگ سجدہ تعظیمی میں چلے گئے سوائے ابلیس کے، یہ کون کہہ رہا ہے۔

یہ مملہ کا بیان نہیں ہے یہ اللہ کا فرمان ہے۔ اب تمہیں آزادی ہے لکھنو والو! چاہے اللہ کی مانو چلے مملہ کی مانو۔ میں کون ہوں پابندی لگانے والا۔ اور اگر اللہ ہی یہ چاہے کہ سب لوگ ایک عقیدے کے

رہیں تو جہنم بنانے کی ضرورت نہ تھی۔ جو اس کی مثبتیت ہے وہی سیری
شرعیات ہے۔

اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد

تو میرے دوستو! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نبی کی تعظیم کا حکم دیا گیا
تمام فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ فاذا قلنا آدم.....

وہ نور محمدی جسم آدم میں جب داخل ہوا تو آدم
تعظیم نبی کا حکم | کی تعظیم کا حکم قرآن میں دیا گیا۔ تو کس نے

انکار کیا۔ ابلیس نے انکار کیا، کس چیز سے انکار کیا، تعظیمی سجدے
سے انکار کیا، نبی کی تعظیم سے انکار کیا۔ اب خدا ابلیس کو قریب سے دیکھو
ابلیس کے بارے میں کسی کے دل میں نرم گوشہ ہے؟ اگر ہلکتا رہے
میں موصوع بدل دوں۔ اگر آپ کے دل میں کوئی نرم گوشہ پیدا ہو چکا ہے
تو میں جہنم بھوم میں بدل دوں، کسی کے من میں اگر کوئی بات جہنم ہے تو مجھے
ماننے میں حرج کیا۔ میں تو جہنم بھوم جانتا ہی نہیں۔ مجھے یہ نہیں معلوم ہوا کہ
اپنے گھر کے کتنے حصے میں میری جہنم بھوم ہے۔ تو پھر یہ ہزاروں برس پر لختے
قہقہے کو کون طے کرے۔

پہلے اپنے باپ کی جہنم بھوم بتاؤ اور ایک بات اور میاں جہنم بھوم کی کوئی
اہمیت نہیں۔ جو جہاں پیدا ہوا اس جگہ کا مالک نہیں ہو سکتا اور نہ
سارے مسلمانوں کو میں مشورہ دوں گا کہ ہسپتال میں پیدا ہوں اور
قبضہ کر لو۔ پیدا ہونا اور ہے، مالک ہونا اور ہے۔ ہم مالک ہیں جتنے
بھی غریب لوگ ہیں سب میڈیکل کالج کا ایک ایک کمرہ الاٹ کروالو
کہ یہ میری جہنم بھوم ہے مجھے ملنا چاہیے، یہ میری جہنم بھوم ہے مجھے ملنا
چاہیے۔ جس ملک کے وزیر اعظم کو اس کی جہنم بھوم نہ ملے اس کی جنتا کو

جہنم جہوم کیا ملے گی۔

تو میرے دوست اگر کسی کے دل میں ابلیس کے لئے کوئی نرم گوشہ ہے، نہیں نہیں یہ لکھنؤ ہے، یہ کسی خادم کی دھرتی نہیں نخدم مینا کی دھرتی ہے۔ یہ شہر خدم ہے انہی کی دھوم ہے اور پھر کا ہے ابلیس سے ملین۔ ابلیس سے وہ ملے جو لاوارث ہو۔ ہمارے پاس تو وارث ہیں اور قرآن بھی کہتا ہے **إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ**۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ **شیطان النسان کا دشمن ہے** | شیطان سارے انسانوں

کا دشمن ہے۔ تو شیطان کھٹلا دشمن ہے نا۔ تو اب میں کہنا چاہتا ہوں۔ اب میں خاص شیطان کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔ کسی اور کے بارے میں نہیں کہوں گا۔ کسی کو تکلیف تو نہیں ہوگی۔ اس قدر وضاحت کے بعد بھی اگر کسی کو تکلیف ہوئی تو اس کا مطلب ہے کہ انڈر گراؤنڈ کوئی تعلق ہے۔ اتنی وضاحت کے بعد بھی کوئی کہے کہ مجھے کہا ہے تو ضرور دہیا ہے۔ میں صرف شیطان کے بارے میں کہوں گا اور اس کے ماننے والوں سے بھی کہوں گا تو شیطان، انسان کا کھٹلا دشمن ہے تو اُسے پہچانو! اللہ نے جب اسے عبادت کے لئے کہا۔ عبادت کرو کام عبادت پر عبادت، سجدے پر سجدہ، طہارت پر طہارت، ذکر پر ذکر، تسبیح پر تسبیح، پاکی پر پاکی، پاک پر پاکی بیان کرتا رہا، چالیس دن نہیں، اسی دن نہیں، دو چار مہینہ؟ نہیں، دو چار برس؟ نہیں دو چار ہزار برس؟ نہیں۔ ہزاروں برس؟ نہیں، لاکھوں برس؟ جی نہیں چھ کروڑ برس۔ اس نے اللہ کی عبادت کے لئے وقف کر دیئے۔ اکیلے اس نے چھ کروڑ برس تک عبادت کی۔ تو یہ جماعت کا مکمل ٹوٹل بھی اس

کے مقابلے میں ناکافی ہے۔

ایمانداری سے جائزہ لو گے کہ نہیں۔ چھ کروڑ برس میں اس نے جتنے سجدے کئے ہیں۔ اگر ایک ایک سجدہ زمین پر رکھا جائے تو رانی رکھنے کی جگہ نہیں ملے گی جہاں سجدہ نہ پڑ جائے۔ لاتعداد سجدے تو عبادت کیا کہ نہیں کیا مگر جب اللہ نے نبی کی تعظیم کا حکم دیا ایک سیکنڈ میں انکار کر دیا۔ یہیں سے شیطان کا مزاج معلوم ہو گیا، یہیں سے شیطان کی فطرت معلوم ہو گئی، یہیں سے شیطان کی مینٹلٹی معلوم ہو گئی، یہیں سے شیطان کا ٹیچر معلوم ہو گیا۔ یہیں سے اس کی پہچان معلوم ہو گئی۔

عبادت کرو تو کرے گا، تعظیم کہو گے تو نہیں کرے گا۔

عبادت تو چھ کروڑ برس کرے گا مگر نبی کی تعظیم ایک سیکنڈ نہیں کرے گا۔

گا —

یہی پہچان اس کے ماننے والوں کی بھی ہے۔ عبادت کہو تو کریں گے، نماز کہو تو پڑھیں گے، روزہ کہو تو رکھیں گے، حج کہو تو کریں گے، زکوٰۃ کہو تو دیں گے مگر نبی کی تعظیم کی بات جب ان سے کرو تو یہ بھی انکار کر دیتے ہیں۔ یعنی جتنے پہ وہ تیار تھا اتنے پہ یہ تیار ہیں اور جو اس کا انکار ہے وہی ان کا انکار ہے۔

نعرۂ تکبیر، نعرۂ رسالت زتہ باد

تو لکھنؤ کے غیور مسلمانوں جتنے پہ وہ تیار تھا اتنے پہ یہ تیار ہیں۔ تو جہاں اس کا انکار ہے وہیں ان کا بھی انکار ہے۔ تو جو اس کا رزلٹ ہے وہی ان کا رزلٹ ہے۔

اللہم صلی علی محمد وعلی آل سیدنا محمد وبارک وسلم

مگر میرے دوستو! یہ لکھنؤ کی زمین ہے۔ یہاں پر عدل والہات سے

ہٹ کر کوئی بات نہیں کہی جاسکتی۔ اور میں بھی انہیں سفارش کروں گا کہ
آپ سلامتی کا راستہ نہ چھوڑیں۔

آپ سلامت لای کا راستہ نہ چھوڑیں، آپ عدل کا راستہ نہ
چھوڑیں۔ آپ نیا لے کا راستہ نہ چھوڑیں۔ تعظیم سے اس نے انکار کیا ہے
اور تعظیم سے انہوں نے بھی انکار کیا ہے مگر دونوں کے انکار میں فرق ہے۔ اور
جب فرق ہے تو بیان کرنا ضروری ہے کہ آپ برابر نہ سمجھ لیں، ایک
جیسا نہ سمجھ لیں۔ جب عدل کی بات ہو کہ فرق ہو تو فرق بیان کر دو، تو انکار
کرو نے بھی کیا ہے، انکار شاگرد نے بھی کیا ہے۔ وہ نبی کے لئے جھکنے کو تیار
نہیں یہ نبی کے لئے اٹھنے کو تیار نہیں۔ جھکنے سے انکار اور اٹھنے سے انکار

بھکنے سے انکار اور اٹھنے سے انکار | وہ جھکنے سے انکار
کرتا رہا یہ اٹھنے سے

انکار کرتے رہے۔ طریقہ بدل گیا مگر نیت ایک ہے، ضابطہ بدل گیا
مگر عقیدہ ایک ہے۔ اس لئے میں اب کیا کروں۔ میں تو اس ملک
میں رہتا ہوں، اس سماج میں رہتا ہوں جہاں مجھے یہ پہلا سبق سکھایا
گیا، طریقہ بدلنے سے دفعہ نہیں بدلتی۔ یہاں ایڈووکیٹس موجود ہوں گے۔

ہونے والے تو ایڈووکیٹ مشہور میں ہی۔ اچھے اچھے قانون دان موجود
ہوں گے اور جہاں بیج بسکورت ہو وہاں کتنے کتنے بیج میں کتنے بڑے
بڑے لوگ ہوں گے۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی صاحب ہوں لیکن ان کے
ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے بہت سے لوگ ہوں گے کہ طریقہ بدلنے سے

دفعہ نہیں بدلتی جیسے 302 کسی نے حق رائیٹ حق رائیٹ سے مارا تو حق رائیٹ
ناٹ ٹو ہوا۔ تین سو تین سے مارا تو تین سو دو ہو گیا، تو کتنا سے مارا تو تین سو دو
دلی سے مارا تو تین سو دو، دلاسی سے مارا تو تین سو دو، بندوق سے مارا

تو تین سودو، قدومی سے مارو تو تین سودو، تلوار سے مارو تو تین سودو، رامپوری چاقو سے مارو تو تین سودو، پچک کے گلا ہا کے مارو تو تین سودو، طریقہ بدلنے سے دفعہ نہیں بدلتی۔ ایک صاحب ایک خانصاحب تھے، ہماری طرف ایک خانصاحب تھے، وہ کورٹ میں گئے تو انہوں نے کہا جج صاحب! ایک ہفتہ پہلے آپ نے ہیرالال کو بھالسی دیا تھا۔ اس نے بارہ بور سے مارا تھا یاد ہے آپ کو؟

ہاں ہاں! بہت قریب سے اس نے بارہ بور سے کئی بار مارا تھا تو ایف آئی آر، جنرل ڈائریکٹری پولیس تفتیش میں نے ملاحظہ کی اور ڈاکٹری رپورٹ ان سب کو دیکھنے سے پتہ چلا کہ اس نے مارا، اس لئے میں نے اسے بھالسی دیا۔ خانصاحب کہتے ہیں آپ نے بہت اچھا کیا اس نے بارہ بور سے مارا تھا۔ سرکار مجھ کو بھالسی نہ دیجیے گا۔ میں نے رامپوری چاقو سے مارا ہے۔ تو جج کہے گا۔ چاہے بارہ بور سے مارا چلے رامپوری چاقو سے، طریقہ بدلنے سے دفعہ نہیں بدلتی۔

چلے نبی کے لئے بھیکنے سے انکار ہو چاہے نبی کے لئے اٹھنے سے انکار ہو، طریقہ بدلنے سے دفعہ نہیں بدلتی۔ جب دفعہ نہیں بدلتی تو سزا بھی نہیں بدلتی۔

اللہم صلی علی سیدنا محمد

ایک بات بتائیے میں عبادت بتا چکا ہوں ابلیس کی، پوزیشن بھی دیکھ لو تو جب

ابلیس اور جنت

اس کے پاس ایمان تھا، تو پوزیشن کا یہ حال ہے کہ اس کے لئے جہنم گھنٹے جنت کا دروازہ کھلا تھا کہ جب چاہے جائے، جب چاہے آئے، اندر جا کر تھوڑے پر بیٹھا تھا۔ اللہ جانے پیر لکھا کہ بیٹھا تھا یا کہ

پالتی مذکر بیٹھتا تھا۔ کہیں مل جائے تو پوچھ لیں بگڑا گروں کی بھڑ میں اس سے ملاقات کب ہووے۔ پہلے تو مدرسے میں بھڑ لگتی تھی اب تو اگر لوڈ ہر بھی بھڑ لگتی ہے۔ اب جب ملے تو پوچھ لینا۔ تم تو بھول گئے لیکن پوچھ کر بتاؤ کہ کیا بے ادبی سے بیٹھتے تھے کہ جنت سے نکال دیا۔ اور ابلیس جنتی تھا، جہنمی ہے، جنتی تھا، جہنمی ہے، جنتی کو جہنمی کس بات نے بنایا۔ غلطی نے۔ غلطی کیا تھی؟ نبی کی تعظیم سے انکار، آدم کی تعظیم سے انکار۔ اور یہ قرآن سے ثابت ہے۔

قرآن کا انکار | یہ تاریخ اور حدیث نہیں بیان کر رہے ہیں۔ قرآن کی آیت سے انکار۔ اس سے ثابت ہے کہ نبی

کی تعظیم سے انکار کیا تو جنت سے باہر کر دیا گیا۔ انکار تعظیم کے سبب باہر کر دیا گیا نا۔ لکھنؤ والو اتنم تو بہت سمجھدار ہو۔ باہر کر دیا گیا۔ یہ تو پہلے ہی سے باہر ہیں۔ اندر کیسے جائیں گے؟ ارے بھائی جس گناہ پر وہ باہر کر دیا گیا وہ ہی گناہ اگر مولوی صاحب تم کر دو گے، مولنا ہو کر کر دو گے، علامہ ہو کر کر دو گے، فارسی پڑھ کے کر دو گے، وہی غلطی عربی پڑھ کے کر دو گے۔

رابطہ پیغمبر اسلام چاہیئے۔ میں اہل علم کو یہ جملہ نذر کرتا ہوں۔ رابطہ پیغمبر اسلام چاہیئے۔ ہم کو لوگس رابطہ عالم اسلام نہیں چاہیئے نبی سے تعلق نہیں تو بیکار ہے دولت مندوں سے تعلق، ہم عزیز ہیں تم جب امیر ہو، تمہارے پاس لاکھوں نا ڈالر ہیں، تمہارے پاس امریکہ کی لپٹ پناہی ہے، تمہارے پاس اسرائیل کی امداد ہے یورپ کا سپورٹ، فرانس کا سپورٹ۔ نہ امریکہ کی مدد کام آئے گی۔ سن! اگر کل کا زید بہتر حسینیوں کو نہیں خرید سکا تو یہ لکھنؤ کے غیور سنیوں کو آج کی یزیدیت بھی نہیں خرید سکتی۔ (نفرۃ نکیر)

جو جان مانگو تو جان دیں گے، جو مال مانگو تو مال دیں گے مگر یہ ہم سے کبھی نہ ہوگا، نبی کا جہاد حبلل دیں گے۔

تم کو اگر اپنی جماعت کی امیری پر فخر ہے تو ہم کو بھی جماعت کے غریب ہونے پر ناز ہے۔ تم کو تمہاری امیری مبارک اور ہم مسکینوں کو غریبی مبارک۔

اور یہ اس لئے کہہ رہا ہوں۔ اسے جماعت کے امیرو! کان کھل کر سن لو جماعت کے امیرو! تمہارے پاس کوئی غریب نواز نہیں، ہم غریبوں کے پاس غریب نواز ہے۔

نعرۂ کبیر، نعرۂ رسالت، الذاکیر، یا رسول اللہ

نبی کی تعظیم سے انکار بڑا نافتنہ | اسی لئے میں عرض کر رہا ہوں کہ نبی کی تعظیم

سے انکار کرنا اس دور کا نیا فتنہ نہیں ہے۔ جیسے ہی اعلانِ نبوت ہوا ویسے ہی انکارِ تعظیم ہوا۔ یہ تو رب نقل کر رہے ہیں۔ اصل بنیاد تو کسی اور کی ہے اللہم صلی علی سیدنا محمد

نمرود، نمرود، منہ کا مزا خراب ہو گیا۔ ایک تو کھانسی اور سینے میں بلغم جما ہوا ہے اور اس پر سے نمرود اور اس پر سڑا امرود، سڑا امرود یہ نمرود سے بہتر ہے اس لئے کہ امرود خود سڑا اور اس نمرود نے پوری سوسائٹی کو سڑا دیا۔ لیکن کیا کریں، نام لو تو دور کی سمجھ نہیں آتی۔ اس بھودی میں نام لینا پڑا۔ یہ اچھا نام نہیں ہے، نمرود نہ فتنہ نہ درود، کچھ ٹھیک مٹاک لگتا بھی نہیں۔ حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا، حضرت ابراہیم آگ میں جا رہے ہیں ادھر حضرت جبریل امین آگئے، میں تمہاری مسد د کروں یا ابراہیم! کیا میں آپ کی مسد د کروں، کوئی حاجت ہو تو بتائیے!

انہوں نے کہا: نہیں! تو بھی آگ میں جا رہے ہیں کوئی مسد نہیں۔ موت کے منہ میں جا رہے ہیں، مسد نہیں چاہیے۔ کیا ابراہیم کا خون ہے! کتنا سکوت ہے۔

اب میں سمجھ گیا۔ اے امام حسین! آپ کو اس قدر اطمینان ہے کہنے لگے اسی نسل کی جان ہے۔ حضرت ابراہیم کے پاس جبریل آ رہے ہیں کہ کوئی مسد چاہیے تو لے لو، تو کچھ جائے ساعا آگ۔ نہیں۔ جا رہے ہیں آگ میں۔ حضرت ابراہیم جا رہے ہیں آگ میں تو حضرت جبریل علیہ السلام نے پوچھا کہ آپ یہ تو جا ہی رہے ہیں آگ میں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آگ بھادوں؟ نہیں اللہ سے بھی نہیں مانگوں گا وہ تو علیم بذات الصدق ہے۔ وہ تو ابراہیم کے دل کی دھڑکنوں کو جانتا ہے میرا اللہ میری چھپی ہوئی نیتوں کو، میرے دل میں چھپتے ہوئے ارمانوں کو جانتا ہے۔ وہ علیم و خیر ہے اسے کہنے کی کیا ضرورت، وہ تو دیکھ رہا ہے۔ کہاں ہیں امریکہ، ریشیا، جرمن، جاپان، فرانس اور برطانیہ کے ماہرین نفسیات؟

کہاں ہیں بھارت کے گیانی؟
کہاں دنیا کے عظیم سائیکالوجسٹ؟

بشریت کا اطمینان | ابراہیم علیہ السلام کی بشریت کے اطمینان کی وجہ بتاؤ؟ اس سکون اور اطمینان کی وجہ کیا ہے۔ حضرت ابراہیم بھی آدمی ہیں، حضرت ابراہیم بشر ہیں۔ آگ میں جا رہے ہیں۔ بشریت مطمئن کیوں ہے؟ حضرت ابراہیم آپ اگر جبریل سے مسد دے لیتے تو ناجائز تھا؟
سُنئے! میں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہوں اپنے جدِ مکرم

سے پوچھ سکتا ہوں۔ سرکار جبریل امین عزیز تو نہیں تھے، آپ ہی کے اپنے تھے۔ وحی الہی لے کر آتے تھے تو وہ آپ لے لیتے تھے، مسدود الہی لے کر آئے تو کیوں نہیں لی؟ الہی اس لیے نہیں کہ ان سے کبھی کچھ نہ لیا ہو، تو پھر آج کیوں نہیں لیا۔ اور جان بچانا فرض تھا کیوں نہیں بچایا؟ جب کہ بچانے والا بھی آپ کے راستے میں ہے، پانچویں منزل سے آپ جو تھی پر آپ آویں، اور چوتھے سے تیسرے پر، تیسرے سے دوسرے پر دوسرے سے پہلی منزل پر، پھر گراؤنڈ فلور پر گریں گے۔ اب آپ چھتے پر سے گریں اور دوسرے پر آرہے ہیں۔ اگر کوئی جن ہے کہ میری مسدود چاہتے ہیں تو آپ کیا کریں گے، کہ براہِ کرم میری جان بچاؤ جلدی کرو میری زندگی بچائیے مجھے جلدی سے بچائیے! اس لئے کہ جان بچانا فرض ہے۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں جا رہے ہیں۔ جبریل جان بچانے کے لئے آرہے ہیں تو کہتے ہیں تمہاری مسدود نہیں چاہیے، پر بارنے کی ضرورت نہیں تم سے مدد لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خدا سے اس وقت دعا کرنے کی بھی ضرورت نہیں وہ جانتا ہے وعلیم وضریر ہے۔

یہ اطمینان، یہ دشمنی حضرت ابراہیم کو حاصل کیسے؟ ماہرین نفسیات بتائیں۔

آؤ میں ایک اور رسول بتاؤں، آؤ میں ایک اور کیرکٹر بتاؤں، اللہ کے پیغمبر حضرت موسیٰ آگے آگے اور فرعون فرج لے کر پیچھے پیچھے، موسیٰ اپنی فرج لے کر آگے آگے، فرعون اپنی فرج لے کر پیچھے پیچھے، چلتے چلتے، چلتے چلتے جان بچاتے، جان بچاتے آگے بڑھے تو آگے دریا سے نکل، حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ آگے دریا ہے میری قوم کیسے نہ پے گی؟ بڑھے گی تو ڈوب جائے گی۔ پیچھے فرعون کا لشکر آ رہا ہے، رُکی تو ماری جائے گی۔ کیا کروں

عصا اٹھایا، دریا ئے نیل پر مارا۔ ادھر کا دھارا ادھر اور ادھر کا دھارا ادھر
 ادھر کی لہریں ادھر، ادھر کی لہریں ادھر، راستہ مل گیا۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم
 سے کہا، چلو اس راستے میں۔ حضرت موسیٰ جیسے ہی دریا کے پنج پہنچے فرعون
 کا لشکر دریا کے کنارے آگیا۔ دیکھا بنا بنایا معاملہ ہے تو اپنے آدمی سے
 کہا میرے پیچھے آؤ، پیچھے پیچھے چلو۔ جب حضرت موسیٰ اپنی قوم لے کر دریا
 کے اس پار پہنچ گئے تو فرعون اپنی فوج لے کر دریا کے پنج پہنچ گیا تو دریا کے
 دونوں پاٹ مل گئے۔ یہ واقعہ تو عمار سے پچاسویں بار سنا ہوگا، مجھ سے
 پہلی بار سنا ہے تو اس پر ایک نکتہ سن لو۔ ایک سوال ہے۔ دریا کے ان قطروں
 کو کس نے کھدایا، ابھی مت پلو موسیٰ جارہے ہیں، ابھی مت ملو کلیم جارا
 ہے۔ ابھی مت ملو رسول جارا ہے، ابھی مت ملو نبی جارا ہے۔ اور پھر جیسے
 ہی موسیٰ علیہ السلام باہر ہو گئے، پھر یہ کس نے اطلاع دے دی کہ اب
 مل جاؤ، فرعون جارا ہے اب مل جاؤ، کافر جارا ہے، اب مل جاؤ غدار جارا
 رہا ہے۔ دریا کے بے جان قطروں کو نبی اور کافر کے قدموں کا فرق معلوم ہے؟
 یہ مولوی کتنا بد نصیب ہے کہ بخاری پڑھ گیا مگر نبی اور امتی کا فرق
 نہ جان سکا۔

اللہم صلی علی سیدنا محمد

ابراہیم مسدود نہیں لیتے | جب یہ بے جان قطروں کی
 طرح نہیں تو بے جان مٹیوں

کی طرح کیسے بنیں گے۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ موسیٰ علیہ السلام
 اپنی اور اپنی قوم کی جان بچانے کے لئے راستہ بناویں اور حضرت ابراہیم اپنی
 جان بچانے کی پرواہ نہ کریں۔ کیوں؟ موسیٰ کلیم اللہ ہیں اگر ابراہیم خلیل اللہ ہیں
 اللہ کا دوست اللہ سے کہتا ہے میں مسدود لبتا ہی نہیں اور دوسرا دوست اپنی
 جان بچانے کے لئے معجزانہ صلاحیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ معجزے کے ذریعے

اپنی قوم کی جان بچانا ہے اور یہاں جبریل کی مسد لینا بھی گوارا نہیں اور وہاں
ڈنڈے کی مسد لے رہے ہیں

حضرت ابراہیم جبریل کی مسد نہیں لیتے اور موسیٰ عصا کی مسد لے
رہے ہیں وہ اپنی نبوتوں کا کمال نہیں دکھا رہے ہیں۔ موسیٰ اپنی نبوت کا کمال
دکھا رہے ہیں۔ کیوں؟ اصل بات یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے حالات
اور ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات اور ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام کا
معاملہ اور ہے، حضرت موسیٰ کا ابراہیم علیہ السلام کا معاملہ اور ہے موسیٰ علیہ السلام
کو معلوم ہے کہ فہم کو اپنی اور اپنی قوم کی جان بچانے کے لئے خود تدبیر کرتا ہے
کیونکہ میری قوم کی جان خطرے میں ہے، اس لئے بچانا ضروری ہے۔ حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ میرا بیٹا اسماعیل ابھی پیدا
نہیں ہوا ہے کہ ابھی نور محمدی میرے اندر موجود ہے اس لئے یہ آگ مجھے
نہیں جلا سکتی۔ ابراہیم کی بشریت نور محمدی کی برکت سے مطمئن ہوگی
اللہم صلّ علی سیدنا محمد

اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

اما بعد: آمولہ اللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
 قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، صَدَقَ اللہ النبی العظیم
 وَبَلَّغْنَا رَسُوْلَهُ النَّبِیَّ الْکَرِیْمَ وَنَحْنُ عَلٰی مَا لَكَ لَمَنِ الشَّاهِدِیْنَ
 وَ الشَّاكِرِیْنَ۔ بارگاہ رسالت میں درود پاک اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ صلوات و سلام علیک یا رسول اللہ
 نبی اور آل نبی پر ایک مرتبہ اور با و آ رہند درود شریف تین بار
 مَنْ عَلِمَا رَبَّنَا اَنْجَبَتْ۔ ایدہ ہایدہ ایڈنا با حمدًا۔ ارسلہ مبشرًا ارسلہ متعبدًا
 صَلَّوْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّوْ عَلَیْہِ سُرُوْدِ درود پاک۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَا تَوْبٍ تَرْضٰی اَنْ تَصْلٰ عَلَیْہِ
 میں ہندوستان چل کر سیدھا ماریشس پہنچا۔ ایک جتنے کی (VISIT) دور
 دورہ دو جتنے میں تبدیل ہوا اور پھر میں ملاوی زمبابوے ہوتا ہوا ساؤتھ افریقہ
 آیا۔ کیپ ٹاؤن، جانسبرگ، پرتوریہ، نہ جانے کیا کیا نبٹاتا ہوا حضرت علی کی
 یاد دلاتا ہوا، خیر کو سمجھاتا ہوا یہاں تک آیا اور جیسے ہی یہاں آیا بس ماریشس
 یاد آیا۔ بھائی صاحب یونس یہاں موجود ہیں۔ ایک دم سے جو نظر آئے تو میں
 سمجھا کہ ڈربن کی کسی مسجد میں جا رہا ہوں، یا ماریشس کی مسجد میں۔

ایک ایبٹ | میں نے آیت پڑھنے کو تو پڑھ دی ہے لیکن ایک تفسیری

(Theory) دینا چاہتا ہوں ایک ایسی تفسیری ایک
 ایسا (MIRROR) شیشہ جس میں تم سب کا چہرہ پہچان سکو۔ آج ہم کو یہ
 جانتے ہوئے کہ ہمارے ان نہیں جانتے حدیث نہیں جانتے دھونس میں لے

لیا جاتا ہے (INFERIORITY COMPLEX) میں، احساس کمتری میں ڈال دیتے ہو۔ طبیعت کی بات کرتے ہیں جب ہم پوچھتے ہیں ایسا کیوں کرتے ہو تو کہتے ہیں قرآن میں ہے۔ ہم چپ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم نے قرآن جانا کہاں ہے قرآن سمجھا کہاں ہے۔ ہم نے قرآن کو قاعدے سے پڑھا کہاں ہے بات کو طبیعت کی، میرے باپ نے کبھی نہیں کہا تھا، میرے دادا نے کبھی نہیں کہا تھا، میرے لکڑوا دانے نہیں کہا تھا، دھکڑوا دانے نہیں کہا تھا میرے FORT - Father

نئی بات تم آج بول رہے ہو، پچاس سال پہلے ہمارے باپ سننے نہیں سنا تھا۔ لیٹ سنے میں آ رہا ہے، ایسا کیوں بولتے ہو نئی بات بولنا، اربائی بات؟ قرآن میں ہے۔ آج تمہیں پتہ چلا کہ قرآن میں ہے قرآن کو آئے ہوئے چودہ سو برس ہو گئے۔ اولیٰ لیٹ OLDEST نے جانا نہیں، یہ تادمہ لیٹ کیسے جان گئے۔ آج میں بتا دینا چاہتا ہوں، میں پول کھول دینا چاہتا ہوں میں کرائیو دینا چاہتا ہوں۔ کون کیسے؟

قرآن تیس باروں پر ہے۔ آئیں ہیں لیکن آؤ آج قرآن کی آیتوں کے بارے میں سن لو۔ قرآن میں تین ٹائپ TYPE تین طرح کی آیات ہیں | طرح کی آئیں ہیں۔ ایک ہی TYPE کی

ہر آیت نہیں ہے۔ یہ بات جاننا بہت ضروری ہے (Three kinds) درود ہر دم یہ کہتے ہیں قرآن میں ہے۔ نماز مت پڑھو۔ قرآن میں ہے۔ کیسے بھیا۔ نماز مت پڑھو قرآن میں ہے؛ بولے ہاں لا تقرب الصلوٰۃ نماز کے قریب مت جاؤ۔ آدمی بات مت کر دپدی کر، وَأَنْتُمْ مُسْكَرُونَ "اگے ہے۔ جب نشے میں ہو تب۔ آدمی بات کر دگے تو نماز قرآن میں نہیں ملے گی۔ وہ ہے کہ جب نشے میں ہو تو نماز کے قریب مت جاؤ۔ پودی بات بولو۔

امت نہیں جانتی۔ اللہ اور اس کا رسول جانے یا رہ جانے جس کو رسول
نے بتایا ہو۔ مگر مولویوں کو نہیں معلوم، عالموں کو نہیں معلوم۔ جب
بڑی بڑی علماء کی جماعت کو نہیں معلوم تو جاہلوں کی جماعت کو کیا
معلوم ہوگا۔ اللہ ہم صلی علیٰ خیرہ و علیٰ آلہ سیدنا محمد

مولویوں کو نہیں معلوم کہ "الف" کے کیا معنی ہیں۔ الف کے معنی
کہاں ہیں، لام کے معنی کہاں ہیں، الف لام میم، لقیثا ان کے معنی ہیں اس
میں کوئی شک نہیں کہ اس کے معنی ہیں لیکن ہم نہیں جانتے کہ الف کا معنی
کیا ہے، تو کچھ ہے۔ ہم سے پردے میں ہے، غائب ہے (Covered)
ہے، غائب ہے، چھپا ہوا ہے۔ الف کا معنی ہم پر غائب ہے۔ لام کا
معنی ہم پر غائب ہے اور میم کا معنی ہم پر غائب ہے۔ لیکن رسول جانتے
ہیں۔ اے اللہ تو نے چھپا یا کیوں۔ اس لیے یہ بات چھپا دی گئی تاکہ میرا کوئی
بندہ رسول کے علم غیب پر شک نہ کرے۔ جب تک الف لام میم رہے
گا، رسول کے علم غیب کی دلیل بنی رہے گی (درد پاک)

میں کہتا ہوں کہ سید ہاشمی تم نہیں جانتے کہ الف لام میم کا معنی کیا
ہے۔ میرے باپ حضرت محدث اعظم ہند جو کہ قرآن پاک کے ترجمہ نگار ہیں
جنہیں نے قرآن کا اے تو زید ترجمہ کیا لیکن وہ نہیں جانتے کہ الف لام
میم کا کیا ترجمہ ہے۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی اس دور کے عظیم عالم دین
ہیں لیکن وہ نہیں جانتے کہ الف لام میم کا کیا ترجمہ ہے۔

الف لام میم کا مطلب نہ بریلوی نے لکھا نہ کچھوچھے نے لکھا نہ بدایوں میں نہ
مسدینے میں اس کا کہیں ترجمہ ملتا ہے۔ الف لام میم کا ترجمہ کہیں نہیں ملتا
مولوی نہیں جانتا، عالم نہیں جانتا، محدث دین نہیں جانتے، مفسرین نہیں
جانتے، محدثین نہیں جانتے، علماء دین اس کا ترجمہ نہیں جانتے تو میں

ممبر رسول پر بیٹھ کر ویلج کرتا ہوں کہ خود جہول امین اس کا ترجمہ نہیں جانتے ۔

قرآن میں نین طرح کی آیات ہیں۔ کچھ آیات تو ایسی ہیں کہ ان کا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ قرآن میں کچھ آیتیں ایسی ہیں جن کا نہ تم ترجمہ کر سکتے ہو اور نہ تشریح۔ جب ترجمہ ممکن نہیں تو تشریح تو بالکل ہی ناممکن ہے۔ تو نتیجہ بالکل ناممکن۔ نتیجہ کیا نکلے گا، رذلت کیا نکلے گا۔ سمجھ نہیں تو سمجھاؤ گے کیا۔ جب تم خود نہیں جانتے تو مجھے کیا سکھاؤ گے۔ جانا نہیں تو پڑھاؤ گے۔ پہلے جانو میری جان! پھر جان کی بات کرو میری جان۔ تو قرآن میں کچھ آیات ایسی ہیں جن کا تم ترجمہ نہیں کر سکتے۔ جیسے الف لام میم "الف لام میم" کوئی بتا دے

الف لام میم کا مطلب کوئی نہیں جانتا | الف سے کیا عقیدہ بنے گا، لام سے کیا سید بنے گا، میم سے کیا سمجھو گے؛ نہیں معلوم جب میں نے مفسرین کو قرآن کی تشریح کرنے والے کو میں نے قریب سے دیکھا تو وہ کیا بولتے ہیں "الف، لام، میم" اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں یہ ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ ہے؛ یہ تو ترجمے سے بچنے کا راستہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسول جانتے۔

اگر حروف مقطعات کے معنی نہیں تو قرآن بے معنی ہو گیا۔

کسرہ حوص، خد، عسق کیا Translation کیا ترجمہ ہے! سب قرآن ہے۔ اچھا معنی میں کر نہیں الف لام میم کا۔ اگر معنی نہیں تو قرآن بے معنی ہو گیا اور یہ قرآن کی انسائٹ ہے کہ قرآن کے معنی نہیں، یہ ڈائریکٹ انسائٹ قرآن پاک کی الف لام میم کا معنی ہے مگر چھپا ہوا ہے | معنی میں مگر اللہ جل جلالہ یا اس کا رسول۔

الف کے معنی تو ہے مگر چھپا ہوا ہے۔ ہم نہیں جانتے، ہم نہیں جانتے کہ الف کے کیا معنی ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ لام کے کیا معنی ہیں، ہم نہیں جانتے کہ میم کا کیا مطلب ہے۔ معنی ہے مگر ہم جانتے نہیں۔ ہم سے چھپا ہوا ہے۔ مولویوں سے چھپ گیا، مفسروں سے چھپ گیا، محدثوں سے چھپا ہوا ہے۔

الف لام میم کا مطلب جبریل کو بھی نہیں معلوم

الف کا کیا مطلب ہے جبریل کو نہیں معلوم، لام کا کیا مطلب ہے جبریل کو نہیں معلوم، میم کا کیا مطلب ہے جبریل کو نہیں معلوم۔ اچھا کیا سنجوایشن ہوگی، جب جبریل وحی لے کر آئے تو پہلے تو تم وہ بات سن لو جو بات ہوئی پھر ایکٹن تھ سے سن Reaction ری ایکشن آؤ میٹک سمجھ میں آجائے گا۔ رسول کے پاس جبریل وحی لے کر آئے۔ جبریل نے کہا الف، رسول نے کہا فعلمت (میں جانتا ہوں) جبریل نے کہا لام، رسول نے کہا میں سمجھ گیا، جبریل نے کہا میم، رسول نے کہا میں سمجھ گیا۔ اور جب جبریل نے کہا ذالک الکتاب لاریب فیہ ہدی اللہ بالغیب۔ اب رسول نے نہیں کہا کہ میں سمجھ گیا۔ الف، یہ فرمایا میں سمجھ گیا، لام یہ فرمایا میں سمجھ گیا، میم یہ فرمایا میں سمجھ گیا اور ذالک الکتاب یہ نہیں کہا کہ میں سمجھ گیا۔ رسول اس لئے بول رہے تھے میں سمجھ گیا تاکہ جبریل کو شک نہ ہونے پائے، جہاں سے وہ سمجھتے ہیں وہ تو میں بھی سمجھتا ہوں۔ لیکن جبریل جہاں تم نہیں سمجھتے اسے بھی میں سمجھتا ہوں۔ اسے بھی میں جانتا ہوں وہ معنی بھی مجھے معلوم ہیں، تو دنیا کو شبہ نہ ہونے پائے۔ الف یہ فرمایا میں سمجھ گیا، لام یہ فرمایا میں سمجھ گیا۔ جس وقت میرے آقا نے کہا ہو گا میں سمجھ گیا۔ الف میں سمجھ گیا، لام میں سمجھ گیا، میم میں سمجھ گیا، پھر جبریل نے سوچا ہو گا کہ یہ نیچے بیٹھ کر سمجھ گئے اور میں وہاں سے لارہا ہوں نہیں سمجھ

سکا۔ یہ فبرش والا بھی عرش والے سے بلند دیکھ رہا ہے۔

اللہم صلی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد

عرشی جبریل کو بھی معلوم ہو گیا کہ فبرشی مصطفیٰ کا مقام کیسا ہے۔ میں نہیں سمجھا بڑا ضروری تھا، کہ قرآن میں کچھ آیات ایسی بھی ہیں، جن کا ترجمہ جبریل کو معلوم نہ ہوتا کہ مولویوں کو پتہ چل جائے کہ جبریل کا کام صرف وحی کا لانا تھا ترجمہ سمجھانا ان کا کام نہیں تھا۔ رسول کو پڑھانا ان کا کام نہیں تھا، رسول کو سکھانا ان کا کام نہیں تھا۔

جبریل پیغمبر کے خادم کی حیثیت سے آتے تھے نہ کہ رسول کو پڑھانے والے کی حیثیت سے، رسول کے وہ پیغمبر نہیں تھے۔ میرے خیال سے جب فبرشوں سے پڑھنا پسند نہیں کیا تو مولویوں سے پڑھنا کیا پسند کریں گے

اللہم صلی علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد

تو میرے دوستو! قرآن میں کچھ آیتیں ایسی ہیں جن کا ترجمہ آپ نہیں کر سکتے یعنی ان سے آپ عقیدہ نہیں بتا سکتے۔ الف سے کوئی عقیدہ نہیں بن سکتا، لام سے کوئی عقیدہ نہیں بن سکتا، میم سے کوئی عقیدہ نہیں بن سکتا، کوئی مسئلہ نہیں بن سکتا، کوئی قانون نہیں بن سکتا کیونکہ جب معنی معلوم نہیں تو قانون کیا بنے گا۔ اب اس سے نوٹ کر لیں کہ قرآن میں کچھ آیات ایسی ہیں جن سے نہ عقیدہ بنتا ہے نہ کوئی قانون۔ اب آپ اچھی طرح سمجھ گئے کہ قرآن سے نہ عقیدہ بنتا ہے نہ مسئلہ۔

اب آؤ قرآن میں کچھ دوسری قسم کی آیتیں ہیں، ترجمہ تو آپ کرنے کو کر

لیں گے لیکن صحیح ترجمہ نہیں، ہی (Not able to accept)۔ میں مثال دوں گا ترجمہ کرنے کو تو آپ کر لیں گے لیکن ترجمہ کا جو ظاہر پہلو ہے وہ مان ہی نہیں سکتے۔ مان لیں گے تو آؤ آؤ آؤ۔ سلام ہو جائیں گے، حالانکہ قرآن ہے

اور قرآن کا وہ ترجمہ ماننے سے آپ کا اسلام غائب۔ ترجمہ مزود کر دیکر جو کلیہ ہے وہ مانو۔ مثال کے طور پر

کیا اللہ کا ہاتھ ہے؟ **يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ**
یہ قرآن ہے۔ ترجمہ کرنے کو تو آپ کریں

جائیں گے۔ اللہ کا ہاتھ تمہارے ہاتھ پر۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے
يَدُ اللَّهِ (اللہ کا ہاتھ) یہ معنی ہینڈ ترجمہ کرنے کو تو آپ کر گئے اب کتنے
مولوی ہیں جو قرآن کے مطابق اللہ کے ہاتھ کو مانیں۔ اللہ کا ہاتھ، اللہ کا پیر ہے
اللہ کا جسم ہے؛ جب جسم ہی نہیں تو ہاتھ کہاں سے آئے گا اور جب ہاتھ
مانو گے تو اسلام میں رہ پاؤ گے؛ اگر ہاتھ مان لیا تو وہ جگہ بھی ماننا پڑے
گی جہاں ہاتھ فلکس ہوتا ہے۔ اگر سینہ مان لیا تو پیٹ ماننے میں کیا تکلیف
ہے اور جب پیٹ مانو گے تو دو ہانگیں فساد و نڈیشن کے لئے ماننا پڑیں
گی۔ چلے خدا مانئے پورا بت تیار ہے۔ اللہ ہاتھ پیر سے پاک ہے، جسم
اور سمائیات سے پاک ہے۔

اللہ کا نہ جسم ہے اور نہ اس کا کوئی ڈھانچہ ہے، نہ اس کا بت
ہے نہ ہاتھ ہے نہ منہ ہے، نہ جسم ہے۔ ایمان یہ ہے کہ اللہ کے ہاتھ نہیں۔
اور قرآن یہ ہے **يَدُ اللَّهِ**۔ ایمان یہ ہے کہ اللہ کے پیر نہیں، اس کے ہاتھ
نہیں لیکن قرآن کہہ رہا ہے **يَدُ اللَّهِ** تو یہ اللہ سے انکار کہ تو کافر اور ہاتھ
مان لو تو کافر۔ اس لئے کہ **يَدُ اللَّهِ** سے انکار کیا تو قرآن کا انکار اور مان لیا تو اللہ کا
جسم۔ اللہ کا جسم نہیں، ہاتھ نہیں، پیر نہیں تو ماننے سے بھی گڑ بڑ ہے
اور نہ ماننے سے بھی۔ قرآن میں کچھ آیتیں ایسی ہیں کہ ترجمہ کیا جاتا ہے لیکن
جو ترجمے کا ظاہر ہے وہ خدا کی مراد نہیں، وہ خدا کی منشا نہیں ہے۔ وہ
خدا کی مرضی نہیں ہے اور جو خدا کی مرضی ہے وہ ٹرانسلیشن میں ہو تو نہیں

ایسی آیات کو مشابہت کہا جاتا ہے | تو ایسی آیات کو مشابہت

جس کا اثر تسلسل نہیں کر سکتے اس کو عربی میں کہتے ہیں مقطعات حروف مقطعات
الکمدک۔ ص۔ حصہ۔ ع۔ یہ حروف مقطعات ہیں لیکن دوسری آیت
کی قسمیں میں مشابہت کہ قرآن ترجمہ کرنے کو تو آپ کر لیں گے لیکن جو اس
کا ظاہر ہے وہ خدا کی مراد نہیں ہے۔ اور جو خدا کی مراد ہے وہ ترجمے میں
ظاہر۔ یعنی ترجمے میں جو چیز آرہی ہے وہ اللہ کی مشابہت نہیں تو ایسی آیت کو مشابہ
کہتے ہیں اور ایسی آیت سے عقیدہ بنانا جائز نہیں۔ ارے جب اللہ کی
مشابہت نہیں معلوم تو عقیدہ کیسے بناؤ گے۔ جب اللہ کی مرضی نہیں معلوم تو
عقیدہ کیا بنا رہے ہو۔

ترجمہ تو کر لیا لیکن مرضی بنے گی اللہ کی مرضی سے عقیدہ بنے گا
تو اللہ کی مرضی سے، مسئلہ بنے گا تو اللہ کی مرضی سے، شریعت کا قانون
ہوگا تو اللہ کی مرضی سے۔ تو آیات مشابہت اس کو کہتے ہیں کہ آپ اس
کا ترجمہ کرنے کے قابل تو ہیں لیکن اس کو عقیدہ نہیں بنا سکتے۔
آیت کو مانیں گے، آیت کے ایک ایک لفظ کو مانیں گے، قرآن کے ایک
ایک حرف کو مانیں گے۔

ترجمے میں جو ظاہر ہے وہ اللہ کی مشابہت نہیں مثلاً

اللہ تبارک والاعلیٰ والارض

مثل نوری مشکوٰۃ مصباح

”اللہ زمین و آسمان کا نور ہے۔“

اب ذرا غور فرمائیے کہ اللہ ساری دنیا کا ساری زمینوں، سارے

آسمانوں کا نور ہے۔ اللہ تبارک والاعلیٰ والارض

مثل توره لشکوة مصباح - اس کے نور کی مثال

اللہ کا نور بے مثال ہے | ایک بات بتاؤ کہ اللہ بے مثال ہے کہ نہیں۔ اللہ کو بے مثال مانتے ہو اگر

کوئی اللہ کو بے مثال نہ مانے تو کیا وہ مسلمان رہے گا؟ جو اللہ ہی کو بے مثال نہیں مانے گا ہم اس کو مسلمان نہیں مانیں گے۔ اللہ بے مثال ہے یہ عقیدہ ہے یہ تمہارا سب کا ایمان ہے کہ اللہ بے مثال ہے، اللہ کی ہستی بے مثال ہے اللہ کی ذات بے مثال ہے، اللہ کا نور ہونا بے مثال ہے کہ نہیں۔ تو ہم ایمان ہے کہ اللہ نور ہے اور نور بے مثال ہے لیکن اس بے مثال کی قرآن مثال دے رہے ہیں مثل توره اس کے نور کی مثال

اسے قرآن بے مثال کی کیسی مثال

تو ہم یہیں کہیں گے کہ ترجمے میں جو قرآن مثال دے رہے وہ خدا کی مشا نہیں اور جو خدا کی مشا ہے وہ ترجمہ میں صاف نہیں تو یہ آیت ہوگی مشا

البسی آیت ہے عقیدہ بنانا جائز نہیں | اور مشا بہ امت پر عقیدہ بنانا جائز

نہیں مثلاً قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رسول نے یہ بات کس سے کہی میں بشر ہوں تمہاری طرح تو یہ تم میں میں کون لوگ ہیں۔ جلالین کی تفسیر اٹھا کر دیکھئے تو ملے گا کفار سے کہا رسول نے۔

کیا رسول کافروں کی طرح بشر ہیں؟ | تو اب نتیجہ نکلا کہ میں کافروں کی طرح بشر

ہوں۔ جسے کہا میں اب نہ گھٹاؤں گا نہ بڑھاؤں گا۔ اپنی طرف ہے۔ فیکٹ چاہے کتنا کروا ہو، میں سچ بیان کروں گا کیونکہ میں حقیقت پسند ہوں۔ میں

حقیقت پسندی کی بنیاد پر سچائی کی بنیاد پر ایک بات کہتا ہوں۔ رسول نے جب یہ بات کافروں سے کہی کہ میں تمہاری طرح ہوں تو پتہ چلو کہ مثال کافروں کی طرف جاری ہے I am a man like you میں تمہاری طرح بشر ہوں۔ تو رسول نے کافروں سے کہا میں تمہاری طرح بشر ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ میرا رسول ابو جہل کی طرح بشر ہے، میرا رسول ابو لہب کی طرح بشر ہے، میرا رسول عقبہ و شیبہ کی طرح بشر ہے، میرا رسول کافروں کی طرح بشر ہے۔ میرا رسول بت پرستوں کی طرح بشر ہے، دریدہ و مہنوں کی طرح بشر ہے، گستاخوں کی طرح بشر ہے، اللہ کے عنادوں کی طرح بشر ہے، کبھے کی بے عزتی کرنے والوں کی طرح بشر ہے۔ اس لئے کہ رسول اسی قوم سے کہہ رہے ہیں۔ رسول اسی جماعت سے کہہ رہے ہیں میں تمہاری طرح بشر ہوں تو یہ ہو سکتا ہے؛ کیا تمہارا عقیدہ ہے کہ رسول ابو جہل کی طرح بشر ہے۔ کوئی اس بات کو ماننے لگا کہ رسول ابو لہب کی طرح بشر ہے پھر ابو لہب سے رسول نے کیوں کہا؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ تو تنے میں جا رہا ہے وہ خدا کی منشا نہیں ہے اور جو خدا کی منشا ہے وہ تجھے میں ظاہر نہیں ہے۔ تو یہ آیت بھی معشایہ ہے۔ اور پھر اس آیت سے عقیدہ بنانا بھی ناجائز ہے۔ میں چکر میں پڑ گیا، جس سے جائز ہے اس سے عقیدہ بناتے نہیں، جس سے جائز نہیں اس سے کیوں ہلتے ہیں۔ مہاں جو جائز ہے وہ جائز سے بنائے گا۔ جو ناجائز ہے وہ ناجائز سے بنائے گا۔

اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد

اور اسی لئے تحقق علی الطلاق سیدنا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کو آیات متشابہات میں گنایا ہے۔ اور میرے دوستو! میرا کڑی کڑی اردو بولنے کا موڈ بالکل نہیں ہے

تین لفظ یاد رکھنا کہ ایک جماعت سے منٹ سکو۔ تین لفظ یاد رکھنا!
قرآن میں تین طرح کی آیات ہیں ^{آپ صلی اللہ علیہ وسلم} **طرح کی آیت ہے**

ایک تو ہے مقطعات اس سے عقیدہ نہیں بنے گا۔ ایک ہے متشابہات اس سے بھی عقیدہ نہیں بنے گا۔ اب جو بچا ہے وہ ہے محکمات اس سے عقیدہ بنے گا، اس سے تائید بنے گا، اس سے مستلزم بنے گا۔ وہ آیتیں وہی ہیں کہ جو ترجمہ ہے اور جو اللہ کی منشا ہے۔ وہ ترجمے میں ظاہر نہیں ہے اور جو اللہ کی منشا ہے وہ ترجمے میں کلیئر ہے۔ تو اس کو کہتے کہ محکمات، جیسے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ هُوَ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَهُ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ یہ محکمات ہے۔ اس سے عقیدہ بنے گا اس لئے جو ترجمے میں ہے وہ خدا کی منشا ہے اور جو خدا کی منشا ہے وہ ترجمے میں کلیئر ہے جیسے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ مُحْكَمٌ آيَاتٍ سَيَعْقِدُ بَنِي كَا ^{وَرَكَّتْ مَبِينٌ د}

اب جو ترجمے میں ظاہر ہے۔ اللہ نے نور کہا ہے، نور سے رسول مراد ہیں جو کلیئر ہے وہ اللہ کی منشا ہے جو ترجمے میں ہے وہ اللہ کی مرضی ہے اور جو اللہ کی مرضی ہے وہ ترجمے میں ہے اس لئے یہ چیز بھی محکم ہو گئی۔ تو رسول کو جس آیت میں نور کہا ہے، رسول کو قرآن کی جس آیت میں نور کہا ہے وہ محکم آیت ہے اور جس میں بشر مثکم کہلے وہ متشابہہ آیت ہے۔

اب میرے دوستو! محکم سے عقیدہ بنتا ہے، تو میرے دوستو! میں ان سے پوچھتا ہوں اے لوگو بتاؤ جب قرآن میں نور کہنے والی آیت محکم ہے اور بشر کہنے والی متشابہہ ہے تو محکم کے بہتے ہوئے تم نے متشابہہ کو کیوں لے لیا۔ تو عشق نے جواب دیا، رسول کی محبت بول پڑی کہ اشمی محکم

سے وہی کام لے گا جس کا ایمان محکم ہو، جس کا عقیدہ محکم ہو، جس کی شریعت محکم ہو، جس کا نعرہ محکم ہو۔ نعرہ

اچھا میں آپ کو اور ہلکی بات کہہ دوں، رسول کو بشر کہا قرآن نے صحیح، نذر کہا ہے، یہ بھی صحیح، تو اب دونوں، ایک آیت نے رسول کو بشر کہا ایک آیت نے رسول کو نذر کہا، تو دونوں قرآن ہیں کہ نہیں

پورا قرآن ماننا شریعت ہے | اب سن لو پورا قرآن ماننا شریعت ہے۔ ایک آیت مان لینا دوسری

مثال جانا طبیعت ہے اور بھی ہماری اور ان کی جماعت میں فرق ہے ہم شریعت پر چلتے ہیں وہ طبیعت پر چلتے ہیں۔ اللھم صلی علیٰ احمد علیٰ آل احمد

ارے بھی قرآن نے رسول کو نذر کہا، ٹھیک ہے، ایک نے بشر کہا ٹھیک ہے۔ اب دونوں کو جمع کرو نذر + بشر۔ مقدس قرآن کے مطابق پیغمبر بشر بھی ہیں نور بھی ہیں۔ نور + بشر = نوری بشر، تو نوری بشر کو ہجرت الہی ختم ہو جائے اللھم صلی علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل محمد

اے مولا تو خاکی بشر ہے | اے مولا تو خاکی بشر ہے میرا رسول
میرا رسول نوری بشر ہے | نوری بشر ہے اللھم صلی علیٰ احمد علیٰ
آل احمد نعرہ غازی مات زید باد

ایک توجہ طلب بات اور ہے کیا ضرورت تھی اے اللہ! تو میرے اپنے محبوب سے کیوں کہلایا لیکن اسے سمجھو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ نبیؐ میں عام مولوی ہوں۔ میں ان پڑھ ہوں، میں ان ایجوکیٹڈ ہوں، میں عسکرم نہیں رکھتا، ابے ان پڑھ کیا آخر یہ سننے کیوں آئے ہو؟ میں ان پڑھ ہوں بات ختم۔ آپ اپنے درست کے پاس گئے، وہ آپ سے پوچھ بیٹا، آپ کل مسجد میں گئے تھے کس کی تقریر تھی، جواب دیا مولانا ان پڑھ

لیجئے۔ اگر کوئی سیٹھ مجھ سے یہ کہے کہ غریب خانے پر قدم رکھ دیجئے :
 اور میں جاؤں تو دیکھوں۔ ارے باپ ارے باپ عالیشان بلڈنگ
 ہے اور بولا غریب خانہ ہے۔ عالیشان بلڈنگ میں لے جا رہا ہے
 اور بولا غریب خانے پر قدم رکھ دیجئے۔ میں سمجھوں کا حق کساری
 ہے لیکن میرا کوئی مرید میرا کوئی دوست کہے، حضرت غریب خانے پر قدم
 رکھ دیجئے اور واقعی وہ غریب خانہ نہ ہو تو واقعی یہ حق کساری ہوئی۔
 حضرت چلے جھونپڑے میں، اور جھونپڑے کی بجائے محل ہو تو یہ خاکساری
 ہے۔ اور حضرت چلے جھونپڑے میں چلے اور واقعی جھونپڑا ہو۔

ایک صاحب نے کہا حضرت چلے روکھی سوکھی روٹی ہے چل کے
 کھا لیجئے۔ لے گیا اور چکن بریانی کھلائی۔ یا اللہ روکھی سوکھی روٹی
 بول کے لایا تھا۔ تو یہ حق کساری ہے تو منع انکساری ہے۔ میرا کوئی مرید
 کوئی دوست کہے حضرت چل کر روکھی سوکھی کھا لیجئے اور گھر لے جا کر
 روکھی سوکھی ہی دے تو یہ ٹھیک ہی تو ہے۔ میں حق کساری پر نکتہ سمجھا
 رہا ہوں، پوائنٹ کھو۔ عالم اپنے کو جاہل کہے تو حق کساری ہے لیکن
 واقعی جاہلوں کی جماعت ہے اور کہے کہ میں جاہل ہوں، ٹھیک ہی تو ہے
 خاکساری پر تیسرا نکتہ تھوڑا پوائنٹ
 حاشمی اپنے آپ کو ایک ہزار
 مرتبہ کہے کہ میں جاہل ہوں، تم نہیں

اگر میں ہزار بار کہوں کہ میں جاہل
 ہوں تو مجھے کوئی جاہل نہیں سمجھے گا

دہراؤ گے۔ کوئی مجھے جاہل نہیں کہے گا لیکن مجھ سے بڑا، مجھ سے سیر
 کوئی بڑی شخصیت، اگر شیخ الاسلام علامہ سید محمد حنفی میاں ایک بار
 بھی جاہل کہہ دیں تو میری ڈگری ہو جائے گی۔ میں اپنے کو کہوں گا تو تم
 نہیں دہراؤ گے۔ لیکن اگر بڑا کہہ دے تو وہ میری ڈگری ہو جائے گی۔

کیا تم بھول گئے کہ پوری قوم اپنے لیڈر کو ابو الحکم کہتی تھی۔ یعنی حکمتوں کا باپ کہتی تھی۔ لیکن میرے رسول نے ایک بار اسے ابو جہل کہہ دیا تو یہی ڈگری ہو گئی۔ یہی اس کی پوزیشن ہو گئی۔ کیا مطلب جب بڑا کہے گا تو پوزیشن ہو جائے گی۔ جب بڑا کہے گا تو ڈگری ہوگی۔

اے اللہ! تو نے اپنے رسول کو خود کیوں نہیں کہا

اپنے آپ کو کہو گے خوف کساری ہے لیکن بڑا کہہ دے گا تو وہی پوزیشن ہو جائے گی۔

اے اللہ! تو نے اپنے رسول کو خود کیوں بشر نہیں کہا۔ ؟

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

قُلْ، اے رسول تم کہو! اے پیغمبر آپ خوف سراپا ہیں۔ تو جو کہہ دیتا تب بھی قرآن ہو جاتا۔ یہ بات تو نے اپنے محبوب سے کیوں کہلوائی۔ ؟ اے پیغمبر تم کہو کہ قُلْ، اے رسول تم کہو قُلْ اے پیغمبر تم کہو، قُلْ اے حبیب تم کہو قُلْ، اے نبی تم کہو۔ اے اللہ! تو نے کیوں نہیں کہا۔ ؟ کہا، میں کہنے سے چونکا کہاں ہوں، تم نے پڑھا ہی نہیں ہے قرآن۔ میں نے جو کچھ بھی کہنا ہے کہہ ہے اور میں کہنے سے کسی سے ڈروں گا نہیں۔ ساری دنیا تو مجھ سے ڈرتی ہے میں کسی سے نہیں ڈرتا۔ میں رب العالمین ہوں میں فتاد مطلق ہوں میں مالک حقیقی ہوں میں اُن لیسٹڈ ہوں، میں عالمائے ہوں۔ تو نے مجھے سمجھا کیا ہے ؟ لیکن جب میں کہوں گا تو میں :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كُفُّوا يَدَيَّ الْوَسْطَىٰ كُفُّوا يَدَيَّ الْوَسْطَىٰ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كُفُّوا يَدَيَّ الْوَسْطَىٰ كُفُّوا يَدَيَّ الْوَسْطَىٰ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كُفُّوا يَدَيَّ الْوَسْطَىٰ كُفُّوا يَدَيَّ الْوَسْطَىٰ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كُفُّوا يَدَيَّ الْوَسْطَىٰ كُفُّوا يَدَيَّ الْوَسْطَىٰ

بَارِئٌ وَسَرِجًا مُنِيرًا۔ جب میں محبوب کے بارے میں کہوں گا تو کہوں
 كَا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ جب میں کہوں گا تو کہوں گا قَدْ جَاءَ
 كَذِبٌ مِّن رَّبِّكَم

میں کہوں گا | جب میں کہوں گا تو
النبی اویٰ بالمومنین
جب میں کہوں گا تو
بالمومنین روف الرحیم

جب میں کہوں گا تو جب میں کہوں گا تو

جب میں کہوں گا تو کہوں گا

بالمومنین روف الرحيم
ورفعنا لك ذكرك

جب میں کہوں گا تو کہوں گا
جب میں کہوں گا تو کہوں گا

جب میں کہوں گا تو کہیں گا
جب میں کہوں گا تو کہیں گا

در رفع بعضہم درجات
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ

جب میں کہوں گا تو کہوں گا
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ
الْحَكِيمُ عَلِيمُ الْقُرْآنِ

جب میں کہوں گا تو کہوں گا
جب میں کہوں گا تو کہوں گا

وَعَلَّمَ كَمَالَهُ تَكَنْ لَعَلَّهُ
میں یسین کہیں گا، میں طے کہوں گا

جب میں کہوں گا تو کہوں گا میں یسین کہوں گا، میں طہ کہوں گا
جب میں کہوں گا تو کہوں گا والضحیٰ، والیل افا سبی

جب میں کہوں گا تو کہیں گا والضحیٰ، والیل افا سبھی

میں بیان کروں گا | تیری شان ہوتو میں بیان کروں گا، عظمت ہوتو میں بیان کروں گا، رفعت ہوتو میں

ہو تو میں بیان کروں گا، رفعت ہو تو میں

بیان کروں گا۔ بلندی ہو تو میں بیان کروں گا۔ اے رسول تمہارا بلند پایہ
سہارا ہونا میرا سان کر دوں گا۔ ولکن رسول اللہ، خاتم النبیین کا مسئلہ Matter

رسول ہونا میں بیان کروں گا۔ لیکن رسول اللہ، خاتم النبیین کا میٹر Matter ہوتا ہے۔ رسول اللہ کو انگریزی میں Matter کہتے ہیں۔

ہو تو میں بیان کروں گا۔ Last Prophet of Islam ہو تو میں بیان کروں گا۔
 آگاہ۔ تمہارا یہ کہنا کہ میں بیان کروں گا۔ *Asylum ordinary* ہو تو میں بیان کروں گا۔

کا۔ تمہاری کہانی کو میں بیان کروں گا *Extraordinary* ہونے کو میں بیان کروں گا۔ تمہاری کہانی کو میں بیان کروں گا۔

کروں گا، تمہارے عظیم پیغمبر ہونے کو میں بیان کروں گا۔

لشکریت تم خود بیان کرو | تمہاری نبوت و رسالت امامت و
اقتدار و رسالت و عظمت،

بشریت م کو در بیان کرو

رفت، بلندى، بلندپایى، برگزیدگى، دانائى، فرزائى، پوش و خرد

حسن و جمال، جود و نوال، فضل و کمال، جہاد و جلال۔ اے نبی تمہاری عظمت کی بات ہوتو میں بیان کروں گا لیکن یہاں بشریت کے ساتھ مثلیت ہے، اے محبوب اے تم اپنے منہ سے کہو تاکہ لوگ خدا کساری سمجھیں لوگ تواضع سمجھیں، لوگ انکساری سمجھیں! اے محبوب! اے تم خود کہو، جب تم کہو گے تو صواب سمجھ جائیں گے وہ نبی میری طرح کیا ہوگا!

میری انگلیوں سے خون نکلتا ہے اور نبی کی انگلیوں سے پانی نکلتا ہے۔ وہ میری طرح کیا ہوں گے۔ وہ میری طرح کیا ہوں گے۔ میں چلتا ہوں تو فشرش پر چلتا ہوں، نبی چلتے ہیں تو عرش پر چلتے ہیں۔ نعرہ تکبیر رسالت

نبی کی بیوی سب کی ماں | میں ان کی طرح کیا ہوں گا۔ میرے دوستو! میں شادی کرتا ہوں تو

میری بیوی کسی کی بہو ہوتی ہے، کسی کی بیٹی بنتی ہے، کسی کی ممانی ہو جاتی ہے، کسی کے لئے انٹی ہوتی ہے، کسی کے لئے گھر کی بہو ہوتی ہے۔ مگر جب رسول شادی کرتے ہیں تو ان کی بیوی سب کے لئے ماں ہو جاتی ہے ان کی بیوی سب کی ماں، ام المؤمنین ہے۔ اے جب تو بیوی کی عظمت کو نہ پہنچا تو نبی تک کیا پہنچے گا۔ نعو۔ اللہم صلی علی محمد

اب جب رسول ہماری طرح نہیں ہیں تو پھر کیوں کہیں انا لبشر

بشر کہلوانے کی وجہ | مشکلکہ۔ پھر انہوں نے کہا میں تمہاری طرح ہوں۔ یہ نبی کی خدا کساری ہے نبی کی تواضع، یہ نبی کی انکساری ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کہلوانے کی وجہ، ایسا کیوں کہا، توجہ چاہوں گا۔ ایک لمحے کے لئے کہلوانے کی وجہ ایک ہے مذہبی وجہ۔

اے رسول ضرور کہو کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں۔ کیوں کہو۔

حضرت ابراہیم اور معیار الوہیت

نہی ضرورت پڑ گئی ہے۔ اس نام ڈیمانڈ کرتا ہے یہ کہلانے کا، عمرو حضرت ابراہیم سے التجو گیا خدا کا شکر ہے مسد سلجھ گیا۔ وہ بولا میں خدا، میں بولا بالکل خدا۔

حضرت ابراہیم نے عمرو سے فرمایا: "تو خدا نہیں، میرا خدا مارتا اور جلاتا (زندہ) ہے۔"

عمرو بولا: اچھا! اگر خدا ہونے کے لئے یہی پادر کافی ہے تو یہ کالمی میرے اندر بھی ہے۔ وہ بولا جاد جیل کے اندر، ایک اس کو لے آؤ جے عدالت نے موت کی سزا دی ہو اور دوسرا وہ لے آؤ جے عدالت نے بری کر دیا ہو۔ اب دونوں لئے گئے، عمرو نے پوچھا تیرے لئے کیا آؤ رہے اس نے کہا جرم ثابت نہ ہونے پر عدالت نے بری کر دیا ہے۔ زندگی کی طرف جارہا ہوں۔

عمرو بولا: اچھا زندگی کی طرف جارہے ہو: کہا اس کو مار دو۔

دوسرے سے پوچھا: اور تم؟ کہا موت کے لئے جارہا ہوں۔ کہا اے جھوٹو۔ حضرت ابراہیم سے عمرو نے کہا: "دیکھو جو مرنے جارہا تھا میں نے اے زندگی سے دی اور جو جینے جارہا تھا میں نے اے مار دیا۔ میں بھی مارتا اور جلاتا ہوں۔"

حضرت ابراہیم چاہتے تھے عمرو کی اس بچکانہ دلیل کی دھجیاں اڑا دیتے لیکن حضرت ابراہیم کو یہ معلوم تھا کہ خدا جب دین لیتا ہے تو عقل چھین لیتا ہے۔ اس لئے عمرو کے منہ نہیں لگے۔ آخری اور وزن دار بات یہ کہہ دی کہ من! عمرو میرا خدا مشرق (پرب) سے سورج نکالتا ہے اور کچھ

کیسلیشن بالکل ناممکن ہے۔

نذبی وجہ یہ ہے | نذبی وجہ مجھ سے سنئے۔ یہ علمائے کرام کے لئے نذر کر رہا ہوں اور آپ لوگ اگر کیچ کر لیجئے

تو بہترین فیصلہ درمیان ہے۔ پتہ نہیں بال کدھر سے باؤنڈری مارے مگر باؤنڈری پھر بھی کیچ کر لو گے تو کامیاب ہو گے کیونکہ سکسز تو نہیں ہوا۔ اب جب آپ ذہنی طور پر فریش ہو گئے تو سنئے: اے رسول ان کافروں سے کہو:

اے اللہ ان کافروں سے کیوں کہلویا۔ اے رسول تم کہو ان کافروں سے۔ ابو جہل سے کہو، ابولہب سے کہو ان جیسے لوگوں سے کہو کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں۔ کیوں؟ (۱۸:۶) جب اے رسول آپ ابو بکر و عمر کی طرح نہیں تو ابو جہل اور ابولہب کی طرح کیسے؟

بنی نہیں مانتے، مجھے بشر تو سمجھو | کیوں کہلویا گیا۔؟ اب آؤ میں ہجرت سے پہلے

بچے کا بیک گراؤنڈ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

اے کافرو، اے ابو جہلو میں نے کہا لا الہ الا اللہ، میں نے کہا اِنّی رسول اللہ تم مانتے نہیں۔ نہیں مانتے مجھے بنی نہیں مانتے۔ اے کافرو مجھ کو رسول نہیں مانتے۔ میں بار بار کہہ رہا ہوں۔ میں نبی ہوں میں رسول ہوں، نہیں مانتے۔ دہراتا رہا ایک دو بار، ہزار بار، میں رسول ہوں، نہیں مانتے۔ پیغمبر ہوں، نہیں مانتے۔ تم نہیں مانتے مجھ کو نبی، مجھ کو رسول نہیں مانتے: یہ ظلم و ستم یہ انکار یہ پریشیر چالیس برس تمہارے ساتھ رہا۔ کبھی جھوٹ بولا؟ نہیں۔ پھر کیوں بنی نہیں مانتے؟ تم میرے کمر کیڑے واقف ہو، کبھی میں نے جھوٹی سچی چھٹی کی؟ نہیں۔ پھر کیوں میں چھٹی کروں گا۔ کسی کا مال میں نے غصب کیا، اگر میں نے کوئی سودا بھی بیچا ہے تو اس میں جو ڈیفیکٹ ہے اسے پہلے ظاہر کیا ہے

مغرب میں ڈبوتا ہے۔ اگر تو خدا ہے تو مغرب سے نکال: فاسئلہ میج،
 (حضرت ابراہیم کا) عمرو چکر اگی کہ اب کیا کروں۔ الذی کفر۔ ٹوٹ گئی عمرو کی کر
 پھرنے لگی ادھر ادھر نظر، نہ دیکھے ادھر نہ دیکھے ادھر، مگر عمرو جانتا تھا کہ زمین
 ہوتی تو کچھ لینے دینے کا معاملہ ہو جاتا مگر یہ سورج مہاراج یہ کسی کی سننے والے
 نہیں ہیں۔ وہ چپ رہا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام مسکرا پڑے۔ میرا
 خدا مشرق سے سورج نکالتا ہے تو مغرب سے نکال عمرو نکال سکا۔
 دل پہ ہاتھ رکھ کے بتاؤ۔ بغرض محال اگر نکال دیتا تو حضرت ابراہیم کی زندگی
 میں دنیا خدا مان لیتی۔

حضرت ابراہیم نے فاسئلہ کرائی سڑیا اور معیار بتا دیا تھا کہ میرا خدا پوپ
 سے نکالتا ہے۔ عمرو اگر تو خدا ہے تو پچھم سے نکال۔ اگر پچھم سے نکال دیتا
 تو خدا مانتا کہ نہ مانا جاتا۔ تو عمرو تو نہیں نکال سکا لیکن تاریخ کے صفحے پر
 یہ بات موجود تھی کہ مشرق سے سورج نکالنے والا میرا خدا ہے، اب جو
 مغرب سے نکالے وہ خدا ہے۔
 وہ تو نہ نکال سکا مگر یہ دلیل تو موجود تھی، تو عمرو تو نہیں نکال سکا۔ مگر

مقام صہبا میں

حضرت علی کی نماز کیلئے سورج کی واپسی

جب علی المرتضیٰ کی نماز عصر قضا ہوئی تو اس ٹوبے ہوئے سورج کو
 رسول نے مغرب سے نکالا ہے۔ کہیں رسول کے اس مغرب سے نکالنے
 کی وجہ سے لوگ دلیل ابراہیمی کی روشنی میں اسے رسول آپ کو خدا
 کہہ دیں۔ اس لئے قتل انہما انا بشر مثکم۔ اے صوب رب!
 اپنی بشریت کا اعلان کر دیجئے تاکہ لوگ خدا نہ سمجھیں، تاکہ لوگ معبود

نہ سمجھیں تاکہ لوگ آپ کو اللہ نہ سمجھیں اس لئے بشریت ہے۔
 اے رسول! ابراہیم خلیل اللہ جیسی عظیم ہستی نے ایک بات کہہ
 دی ہے کہ اے غرور تو بچیم سے سورج نکال تو خدا جانوں، وہ تو نہ نکال
 سکا، مگر پیارے مصطفیٰ جب تو نے نکالا ہے تو تم ہی کہو میں کاہے کو کہوں
 نکالائے ہے تمہی کہو۔
 اَللّٰہُمَّ مَسْنٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

قول اور فعل | اس لئے کہ تم نے جب سورج کو بچیم سے نکالا تو یہ تمہارا
 فعل ہے اور جب کہو گے "انا بشر" تو یہ تمہارا
 قول ہے۔ لوگ فعل بھی دیکھیں قول بھی دیکھیں۔ قول دیکھیں گے، بشر کہہ
 نہ سکیں گے تو خدا نہ سمجھیں گے اور سورج پلٹا نا دیکھیں گے تو اپنی طرح نہ
 سمجھیں گے، اپنے برابر نہ سمجھیں گے۔ تم اپنی بشریت کا اعلان کر دو۔
 میں نے یہاں پر ایک لفظ الیسا بیان کیا۔ ایک واقعہ کی طرف اشارہ کر دیا
 کہیں الیسا نہ ہو کہ آپ کے ذہن میں کوئی شبہ پیدا ہو جائے۔ نماز عصر
 مقام صہبا میں علی المرتضیٰ کی قضا ہوئی تو رسول پاک نے سورج کو پلٹا یا۔ علی
 اور نماز اور قضا۔ معاذ یہ تھا کہ علی المرتضیٰ کے زانو پر سر رسول ہے۔ علی المرتضیٰ
 کے زانو پر سر رکھ کر سرکار لیٹے ہوئے ہیں اور روکا کہتا ہے کہ سرکار سورہے ہیں۔

رسول سورہے ہیں | رادی کہتا ہے کہ رسول سورہے ہیں۔ روایت جو
 ہم کو بتائی گئی ہے، جو لکھی گئی ہے، جو چھاپی
 گئی، جو بتائی گئی ہے وہ بتاتی ہے کہ رسول سورہے ہیں، نماز عصر کا وقت
 آیا اور رسول سورہے ہیں، وقت جا رہا ہے اور رسول سورہے ہیں علی المرتضیٰ
 کو مناز کا خیال آیا مگر کہنے اٹھیں، نہیں اٹھے، بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔ نماز
 عصر کا وقت جب چلا گیا تو نماز نہ پڑھنے کا غم دل میں اٹھا۔ دکھ کا دل میں

اٹھنا تھا کہ اس دکھ نے آنکھوں میں آنسوؤں کا روپ دھار لیا۔ آنکھوں میں آنسوؤں کا آنا تھا کہ آپ بیقرار ہو کر باہر نکلنے کو چلے۔ علی نے سوچا یہ آنسو میرے جذبات کے مناسدہ ہیں اگر گر گئے گر جائیں گے۔ لاؤ انہیں

آنکھوں کے پٹ بند کر لوں تاکہ عاشق کے دل میں جو طوفان ہے وہ دل پہا میں رہے، پھلکنے نہ پائے لیکن اس سے پہلے کہ آنکھوں کے پٹ بھر جاتے کچھ بے چین اشک، بیتاب آسوا اور بیقرار لہریں جو اس میں پوشیدہ تھیں وہ باہر آ گئیں، رخ مصطفیٰ پر، پیغمبر کے چہرے پر گرے، ان کا گناہت نبی

نماز نہ پڑھنا بھی اطاعت ہے | نبی نے آنکھیں کھول دیں، پوچھا اے علی

کیا بات ہے؟ عرض کیا، یا رسول اللہ وقت عصر جا تا رہا اباً اکھٹہ نہ سکا رسول کھڑے ہو گئے۔ اے اللہ تیرا بندہ علی تیری اور تیرے نبی کی اطاعت میں تھا۔ ہم تو سمجھتے تھے نماز میں جانا اطاعت ہے۔ علی کو نئی ڈگری مل رہی ہے، نہ جانا بھی اطاعت ہے۔ اے اللہ تیرا بندہ علی تیری اور تیرے نبی کی اطاعت میں تھا اور سورج کو اشارہ کیا تو ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔ یہ ہے طاعت۔

راوی نے کہا کہ نبی سورہے تھے۔ میں پوچھتا ہوں کہ عصر کا وقت سونے کا وقت ہے، دوپہر کے وقت کھانا کھا کے کچھ لوگ قتلوار کرتے یہ مناسب بھی ہے سنت بھی ہے۔ یہ عصر کے وقت سونے کا ٹائم ہے نہ رکھ دیا آنکھیں بند کر دیں سورہے ہیں۔ بھی راوی دوسرے دیکھ رہا ہے یہ بیجا طرف دیکھو میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ کیا میں سوراہوں کہ جاگ رہا ہوں۔ میں معلوم اے آنکھیں بند کرنا کون سا سونا ہے۔ آنکھ دو طرح سے سوؤ تو بند ہو اور جب سوؤ تو بھی بند نہ آنکھ بند ہے تو راوی یہ دیکھ سکتا ہے

کر میری آنکھ بند ہے یا نہیں۔ یہ نہیں دیکھ سکتا کہ میں سوتا ہوں یا نہیں۔ کیونکہ سونا تو اندر کا کام ہے۔ ایک آدمی مسہری پر ہے اس نے آنکھیں بند کر لیں کیا وہ سوتا ہے؟ بیڈ پر ہوتا ستر کیے پر رکھنا اور آنکھ بند کر لینا سونا نہیں ہے سوچنے کے لئے بھی آنکھ بند کی جا سکتی ہے، کسی کا امتحان لینے کے لئے بھی آنکھ بند کی جا سکتی ہے کسی کا ٹیسٹ لینے کے لئے بھی۔

نئی آنکھ کیوں بند کی؟ | تو ہو سکتا ہے نئی آنکھ بند کر لی ہو۔ دیکھیں کیا کرتے ہیں علی، اس

میں بھی امتحان حضرت علی کا ہے۔ رسول جانا چاہتے ہیں کہ علی سمجھتے ہیں یا نہیں۔ میں جو انہیں دینا چاہتا ہوں یہ ان کی وسعت کے مطابق ہے یا نہیں میں جو تعارف اپنا انہیں کروانا چاہتا ہوں یہ اس کو حاصل کرتے ہیں یا نہیں یہ سمجھتے ہیں یا نہیں۔

علی کا دل ٹوہ رہے تھے | تو میرا وجدان کہتا ہے۔ علمائے کرام مجھے معاف فرمائیں بالخصوص مفتی صاحب

کہ نبی سو نہیں رہے تھے، علی کا دل ٹوہ رہے تھے۔ ذرا دیکھوں آنکھ بند کر کے اس لئے کہ امتحان اسی وقت ہوتا ہے جب آنکھ بند ہو۔ جب باپ کی آنکھ بند ہوتی ہے تو بیٹوں کا امتحان ہوتا ہے۔ جب ہیڈ آف دی ہاؤس آنکھ بند کرتا ہے تو ممبرز آف ہاؤس کا امتحان ہوتا ہے اور نبی جانتے تھے کہ مجھے آنکھ بند کرنا ہے، ایک نہ ایک دن تو آنکھ بند کرنا ہے لاؤ میں تقویری دیر آنکھ بند کر کے دیکھوں کہ جب میں آنکھ بند کروں گا تو میرے بعد والے کیا کریں گے مجھے چھوڑ تو نہیں دیں گے، لہو سے بھاگ تو نہیں جائیں گے، میرا ساتھ تو نہیں چھوڑ دیں گے، میرا کنکشن تو نہیں توڑ دیں گے۔ تو علی نے بھی ڈکلیئر کر دیا کہ اے نبی چاہے آپ غاضبی طور پر آنکھ بند کریں، چاہے مستقل طور پر اے رسول

ہم دامن رسول نہیں چھوڑیں گے | آپ کے آنکھ بند کرنے سے

آپ کو نہیں چھوڑیں گے۔ ہم آپ کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ نہ نماز کے نام پر چھوڑیں گے نہ کلمے اور جماعت کے نام پر چھوڑیں گے۔

اے رسول! وہ کوئی اور ہیں جو کلمے اور نماز کے نام پر چھوڑ دیں۔ ہم تو کلمے اور نماز کو آپ کے لئے چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم نے آپ کو جو پکڑا ہے تو ہم سلا یقین ہے کہ اب نہ کلمہ چھوڑے گا نہ نماز چھوڑے گی، نہ روزہ چھوڑے گا نہ حج چھوڑے گا نہ عبادت چھوڑے گی۔ وہ بڑے بیوقوف ہیں جو نماز کے کر بھاگ گئے اور رسول سے نسبت توڑ لی۔ رسول سے نسبت توڑ لی، رسول سے مال ملا، مالدار سے تعلق توڑ دیا۔

نماز کے نام پر بھی دامن رسول نہ چھوڑا | اے رسول آپ نے آنکھ بند کر لی لیکن علی

نے دامن نہیں چھوڑا، نماز کے نام پر بھی نہیں چھوڑا، سجدہ بلارہا ہے رکوع بلارہا ہے، عصر بلارہا ہے مگر رسول کو نہیں چھوڑا۔ تمام بلارہا ہے مگر نبی کو نہیں چھوڑا۔ میں پوچھتا ہوں (تبلیغی) جماعت کے ان لوگوں سے جن کے ضمیر

زندہ ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں درین کے ان متعلقین اور سادہ افتخار لہ کے ان بکے ہوئے ذہنوں سے کہ کیا تم نے ایک لمحے کے لئے کبھی سوچا کیا تیری نماز مجھ سے کی نماز کو چھو سکتی ہے۔ کیا تیری بندگی علی کی بندگی کی چوکھٹ

کا بوسہ لے سکتی ہے۔ ارے جب تیری نماز حسین کی طرح نہ ہو سکی تو علی المرتضیٰ کی طرح کس طرح ہو سکتی ہے؟ میرے علی نے رسول اللہ کو عصر کے لئے نہیں چھوڑا تو نے رسول کو جماعت کے لئے کیوں چھوڑ دیا، لڑ بچر کے لئے

عرب کے یہاں کیلئے رسول چھوڑ دیا | کیوں چھوڑ دیا، عرب کے چند سکوں کے لئے کیوں چھوڑ دیا

حسین نے گردن دے دی دامنِ مصطفیٰ انہیں چھوڑا، تو نے عیاش عربوں کے لئے کیوں چھوڑ دیا، عرب کے غنڈوں کے لئے کیوں چھوڑ دیا۔ ساٹھ ہزار صحابہ کی قبروں کو کھودنے والی ظالم حکومت کے ساتھ تو نے دل کا رشتہ کیوں قائم کر لیا، حسین کی زندگی میں یزید سے دوستی کیوں کر لی، علی کے ہوتے ہوئے نبی کیوں چھوڑ دیا۔ یہی سنیت کی قسمت ہے یہی غوثِ اعظم کا کرم ہے، غریب نواز کی طرف سے قائم بھرم ہے اور نبی کی یہی محبت ہم سنیں کا دھرم ہے۔

اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد

سُورج کیوں لوٹا یا | اور میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں، میرے بچانے میرے بچانے آفتِ علی کی نماز قضا ہو گئی تھی نا، مغرب کا ٹائم آ گیا تھا۔ یہ سورج پلٹانے کی کیا ضرورت تھی؟ آپ بلال حبشی سے کہیں اذان دیں اور جب بلال اذان دینے لگیں تو اے نبی آپ اپنا اسپیشل پاور دیں کہ اے علی تم اذان کا جواب مت دو۔ بلکہ اذان ہوتے ہوئے تم اپنی پھر پڑھ لو۔ بلال اذان دیتے رہیں گے میں اسپیشل اجازت دیتا ہوں۔

و ساروقِ اعظم نے اپنی نماز سورج کو دیکھ کر پڑھی ہے، عثمان غنی نے اپنی نماز کو سورج کو دیکھ کر پڑھا ہے۔ علی المرتضیٰ نے اپنی نماز کو سورج کو دیکھ کر پڑھا ہے۔ سارے صحابہ سورج کو دیکھتے تھے خود علی بھی سورج کو دیکھتے تھے۔ ابھی نہیں نکلا ہے لاؤ میں فجر پڑھ لوں۔ زوال کی طرف جا رہا ہے ظہر پڑھ لو اور آگے پڑھ گیا ہے عصر پڑھ لو۔ اب غروب ہو گیا ہے مغرب پڑھ لو۔ ڈوبے ہوئے ہوا گھٹنے سے زیاں ہو گیا ہے، عشاء پڑھ لو۔ علی بھی سورج کو دیکھتے تھے، سورج نے کبھی نہیں دیکھا کہ علی نے فجر پڑھ لی ہے

یا نہیں، ظہر پڑھ لی ہے یا نہیں، سورج سے کیا مطلب، علی پڑھتے رہے فجر
 بھی پڑھتے رہے، ظہر بھی پڑھتے رہے، عصر بھی پڑھتے رہے، مغرب بھی پڑھتے
 رہے، عشاء بھی پڑھتے رہے، تہجد بھی پڑھتے رہے۔ نفل بھی پڑھتے رہے، فرض
 بھی پڑھتے رہے، واجب بھی پڑھتے رہے، مؤکدہ بھی پڑھتے رہے، مستحب
 بھی پڑھتے رہے، نفل بھی پڑھتے رہے لیکن سورج نے بھی علی کو نہیں دیکھا
 بلکہ علی ہی کو اپنا نام مقرر کرنے کے لئے سورج کو دیکھنا پڑتا تھا۔

زندگی بھر علی نے سورج کو دیکھا مگر جب ڈوبا ہوا سورج پلٹا یا رسول نے تو
 میں نے اب سورج سے پوچھا
سورج علی سے پوچھتا ہے اے سورج! اب تو کب ڈوبے

گا؟ تو سورج بولتا ہے۔ پہلے پوچھتے تو بتا دیتا اب مجھ سے مت پوچھ اب
 علی سے پوچھو کہ ان کی عصر کب پوری ہوگا۔ اب علی سے پوچھنا نماز کب
 کمپلیٹ ہوگی۔ اب علی سے پوچھو سجدہ کب کمپلیٹ ہوگا، اب علی سے
 پوچھو نماز کب پوری ہوگی۔ پہلے میں نکلا تھا مشیت نے نکالا تھا اب میں
 مصطفیٰ کی طبیعت سے نکلا ہوں (درود شریف)

علی زندگی بھر سورج کو دیکھا کرتے تھے مگر جب مصطفیٰ کی محبت
 ایک بار نہا فضا ہو گئی تو محبت مصطفیٰ کے کرم کا فیضان دیکھو، پہلے علی
 سورج کو دیکھا کرتے تھے، اب سورج علی کو دیکھ رہا ہے، اب سورج
 علی کو دیکھ رہا ہے، تم پوری کر لو تب ڈوبوں، عصر کمپلیٹ ہو جائے تب
 رڈیوں، تمہاری نماز ہو جائے۔ پہلے سورج سب کی نماز کے لئے آتا تھا
 اب صرف ایک امتی کے لئے آیا ہے۔ ایک امتی نے بتا دیا کہ نبی سے محبت
 ہو جائے تو علی ہو جائے، علی سے محبت ہو جائے تو ولی ہو جائے۔

(درود شریف)

رات ایک بات دھوم وصال کا موقع ہے یعنی الیسا روزہ رکھنا جس میں نہ افطار ہو نہ سحری ہو۔ ہم لوگ جب روزہ رکھتے ہیں نا تو سحری اس وقت تک کھاتے رہیں گے جب تک سحری کا ٹائم ہے۔ کھانے سے طبیعت بھر جائے گی تو پیتے رہیں گے۔ ایک ایک سیکنڈ کا استعمال کریں گے اور سحری کا ٹائم جیسے ہی ختم ہوا تب کھانا چھوڑا، دن بھر کچھ نہیں کھایا یا پیا۔ عصر کے بعد سے بیٹھ گئے ٹائم نہیں ہوا ہے مگر دسترخوان بچھ رہا ہے۔ ٹائم نہیں ہوا مگر بنانا کیلے آرہے ہیں۔ ٹائم نہیں ہوا مگر فردوس آرہے ہیں، سیب آرہے ہیں۔ ٹائم نہیں ہوا مگر چٹ پٹے بھی آرہے ہیں اور جب ٹائم ہوا تو کھانا شروع کر دیا اور کہا میں نے الحمد للہ تیس روزے رکھے۔ رات بھر کھاتا رہا کیسے نہ رکھتا۔ لیکن صوم وصال دوسرا روزہ ہے روزہ وصال الیسا روزہ ہے جس میں نہ سحری ہے نہ پانی ہے نہ دانہ ہے نہ صبح ہے نہ دوپہر میں کچھ کھاؤ نہ رات میں کھاؤ نہ دن میں کچھ کھاؤ۔ کچھ کھانا نہ پینا، نہ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ کچھ اور کھانا۔ یہ روزہ رکھنا امت کے لئے نہیں ہے۔ میرا نبی یہی روزہ جب رکھنے لگا

ایک مشلی | میرے نبی نے یہ صوم وصال رکھنا شروع کر دیا۔ نہ شام کھایا، نہ رات میں کھایا نہ دن میں کھایا۔ نہ اندر کھایا نہ باہر کھایا۔ تو صحابہ کرام نے جب دیکھا، میرا رسول بغیر کھائے پئے روزہ رکھنا شروع کر دیا لاؤ ہم بھی رکھتے ہیں۔ جب صحابہ نے رکھنا شروع کر دیا تو کمزوری بڑھتی چلی گئی۔ لوگ بیمار ہونے لگے۔ رسول نے پوچھا یہ کیا، تو کہا صوم وصال رکھ رہے ہیں۔ رسول نے کہا بلاؤ "ایک مشلی" تم میری نقل کرو گے۔ میری نقل جبریل ذکر سکے وہ پھٹ گئے میں گزر گیا۔ ص ۲

میری نقل نہ کر سکے تو اور کوئی کیا کرے گا۔ میری نقل موسیٰ نہ کر سکے اور آگے بڑھ کر بولتا ہوں میری نقل موسیٰ کلیم اللہ نے نہ کی۔ وہ طہر پر بے ہوش ہو گئے اور میں سراپا نور میں بھی ہوش میں رہا۔ کلیم اللہ اوپر جیب اور مازاغ البصی ما طغنی، میری پلک بھی نہیں چھپکی، میں چکر میں بھی نہیں آیا۔ جبکہ موسیٰ کلیم اللہ میری طرح نہیں تو یہ سر بیچا کلاتن میری طرح کیسے ہو سکتا ہے۔
ایہو کد مشلی

میرا رب مجھے کھلاتا ہے | مجھ کو میرا رب کھلاتا چلتا ہے
تم دیکھ رہے ہو میں نہیں کھاتا

پی را۔ رسول نے کیا کہا۔ کون ہے میری طرح؛ تم میری طرح ہو۔ مجھ کو میرا رب کھلاتا چلتا ہے۔ اب ایک بات کلیئر بتاؤ ہاشمی؛ اگر کچھ کھائے گا یا تو میں اندر کھساؤں گا یا باہر تیسری جگہ نہیں ہے۔ اندر کھساؤں گا تو بیوہ دیکھے گی باہر کھساؤں گا تو دوست دیکھیں گے۔

یہ کیسا رسول کا کھانا پینا ہے۔؛ اندر خدیجہ نہیں دیکھ رہی ہیں، اندر عائشہ نہیں دیکھ رہی ہیں، اندر میمونہ نہیں دیکھ رہی ہیں، اندر ام حبیبہ نہیں دیکھ رہی ہیں۔ یعنی رسول کی بیوی گھر میں نہ دیکھے۔ ابو بکر و عمر جیسے قریب رہنے والے باہر نہ دیکھیں۔

رسول کا علم کیا سمجھو گے | ارے مولویو! رسول کا جب کھانا پینا تم نہ دیکھ سکے تو رسول کا علم کیا دیکھو گے، رسول کا مرتبہ کیا دیکھو گے، رسول کا درجہ کیا دیکھو گے؛

اللہم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ نعرۃ تکبیر، نعرہ رسالت
ابو بکر نہ دیکھ سکے، عمر فاروق نہ دیکھ سکے، حضرت عثمان نہ دیکھ سکے
علی المرتضیٰ نہ دیکھ سکے۔ حسن مجتبیٰ نہ دیکھ سکے۔ نہ گھر والے نہ بیوہ رہے ہیں

باہر والے دیکھ رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کھانا پینا جب یہ اندر باہر نہ دیکھا
سکا تو آنا جب نا کون دیکھے گا، درجے کی بلندی کون دیکھے گا۔ رسول کا جب
ٹ سائیڈ دیکھنا ناممکن ہو تو ان سائیڈ کون دیکھے گا۔ باہر کا کام نہ دیکھا
اندر کا نام کون دیکھے گا۔ اس لئے میرے دوستو! حضور نے فرمایا:

یہ لو کہ مشی سارے صحابہ سرنڈر ہو گئے، تو سرکار مغلی کا سوال نہیں
ہے۔ آپ تو بے مثل ہیں۔ ہم تو محبت سے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ ہاں
نہیں چلیں گے۔ ہاں تم میری طرح ہو، تم میری نقل نہیں کر سکتے۔ میں
کم دیتا ہوں یہ کرو، یہ کرو، یہ کرو۔ یہ جو میری سنتیں ہیں، یہ میں اپنا پاؤں نہیں
بتاؤ۔ میں جہاں آؤں دیتا ہوں، یہ اپنا پاؤں نہیں دیتا۔

نیری طاقت دیکھو کہ آؤں دیتا ہوں۔ تم روزہ رکھو سال میں ایک مرتبہ
میری طرح روزہ نہیں رکھ سکتے، میری طرح نماز نہیں پڑھ سکتے۔ میری طرح
سدا تک نہیں جا سکتے۔ جتنا بتا دیا اسی طرح جاؤ۔ میری طرح کیا جا پاؤ
گے۔ میں براق پر بھی گیا اور نماز کم کرانے بغیر براق کے گیا، بغیر جبریل کے گیا
کسی کا ضرورت مند نہیں، سب میرے ضرورت مند ہیں۔

میں سب میرے محتاج ہوں | میں اگر حاجت مند ہوں تو بارگاہ
کبریا میں ہوں، میں اگر محتاج ہوں

اپنے رب کا۔

اور سب میرے محتاج ہیں۔ جبریل بھی میرا محتاج ہے، براق بھی
محتاج ہے۔ پوری کائنات میری محتاج ہے اس لئے کہ رب ہے۔
میں بنایا اور میرے نور سے سب کو۔

تو میرے رسول نے صحابہ سے کیا کہا "ایکد مشی۔ تم میری طرح

میں ہو، تو صحابہ سے کہا میں تمہاری طرح نہیں ہوں I am Not Like You

اور کافروں سے کہا I AM LIKE YOU میں تمہاری طرح بشر ہوں
 اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ POSITIVE WAY کافروں سے کہا I AM
 MAN LIKE YOU اور صحابہ سے کہا ایکہ مثلی I AM LIKE YOU
 -mc?

کافروں سے کہا تمہاری طرح ہوں | نیکیو بشری

مومن۔ کافروں سے کہا میں تمہاری طرح بشر ہوں اور مومنوں سے کہا
 تمہاری طرح نہیں ہوں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ رسول نے ان لوگوں
 دو حصوں میں بانٹ دیا ہے۔ ایک طرف کافروں کا گروہ اور ایک طرف
 مومنوں کا گروہ۔ کافروں کی طرف دیکھا تو کہا میں تمہاری طرح ہوں۔ مومنوں
 کی طرف دیکھا تو کہا میں بے مثال ہوں۔ تو جس نے جو سنا ہے وہی دہرا
 ہے (Repeat) جس نے اپنی طرح سنا ہے وہ اپنی طرح سمجھ رہا ہے

مومن اور کافر کی پہچان | اور جس نے بے مثال سنا ہے، وہ

نے کافروں اور مومنوں کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔ مومنوں سے کہا میں
 ہوں اور کافروں سے کہا میں تمہاری طرح ہوں۔ جس نے جو سنا وہی دہرا ہے۔
 اب اگر کوئی کہے رسول میری طرح ہیں تو جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب
 رسول نے چھوٹ دے دی ہے تو ہم کون میں بابت ہی لگانے والے۔ اور
 کسی نے کہا رسول بے مثال ہیں تو میں سمجھ جاؤں گا ابوبکر کی جماعت میں
 حضرت عمر کی جماعت میں ہے، حضرت عثمان کی جماعت میں ہے، حضرت
 علی کی جماعت میں ہے۔ اور جب کوئی کہے گا کہ میری طرح ہیں تو ہم سمجھ
 گے کہ ابولہب کی جماعت میں ہے، ابوجہل کی جماعت میں ہے، عتبہ

کی جماعت میں ہے۔ اُن کو ان کی جماعت مبارک ہو۔ ہم کو ہماری جماعت مبارک۔ اللہم صلی علیٰ خمد و علیٰ آل خمد

اللہ تعالیٰ راضی ہے | ایک بات چاہے کسی کی سمجھ میں آدے یا نہ آوے مگر جب موضوع اور Topic

آگیا ہے اور یہ تقریر ریکارڈ بن رہی ہے تو میں یہ بات کہنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ رسول کے کہنے کی منہمبی وجہ تو میں نے بتادی کہ اللہ نے پورب سے سورج نکالا تو رسول راضی، رسول نے پچھم سے نکالا تو اللہ راضی۔ نکالنے دو۔

تاثر جو تمہارے دل میں پیدا ہوتا ہے اسے دیکھو۔ پورب سے خدا نکالے تو رسول راضی اور پچھم سے رسول نکالے تو خدا راضی۔ اللہ سے رسول اللہ راضی رسول اللہ سے اللہ راضی اور پتہ نہیں ملا کیوں ناراض ہے؟

اللہم صلی علیٰ خمد و علیٰ آل خمد

میں ظلم کو ظلم کہوں گی | اور ایک بات اور میرے دوستو! میں اس کو ہندوستان کو نظر میں رکھ کے کہوں گا

کہو کہ مجھ کو حق ہے کہ میں اپنے ملک کے ظلم کو ظلم کہہ سکتا ہے کہتا رہا ہوں اور کہتا رہا ہوں اور یہی کہنے کے لئے ہم لوگ بغداد چھوڑ کر ہندوستان گئے ہیں۔ ہندوستان کی روٹی کھانے کے لئے نہیں بلکہ اس ملک کو جہنم سے بچانے کی کوشش کے لئے گئے ہیں۔ بچیں نہ بچیں ان کی مرضی۔ کیونکہ میرا کام نہ تو جنت کی سیٹیں بک کرنا ہے اور نہ ہی جہنم کی سیٹیں کینسل کرنا ہے میرا کام صرف بیان کر دینا ہے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

ہم تو یہ جانتے ہیں اللہ اعلم الغیب ہے۔ وہ بہتر جانتا ہے کہ کون جنت میں جائے گا وہ بہتر جانتا ہے کہ کون جہنم جائیگا

مہر کہا ہے اب لینا ہو تو لو۔ کبھی بے ایمانی نہیں کی۔ ٹھیکو بنی نہیں مانتے
ٹھیکو رسول نہیں مانتے۔

تو اے ظالمو! اے مکے کے ظالمو! اے بت پرستی اور شرکانہ
ذہنیت کی گود میں پلے ہوئے لوگو! تم ٹھیکو بنی نہیں مانتے ٹھیکو رسول
نہیں مانتے۔ تم میری دشمنی میں اتنے پاگل ہو گئے ہو۔ مت مانو مجھے نبی،
مت مانو مجھے رسول، میں تمہارے ماننے کا محتاج نہیں ہوں۔

اے ابو جہل اگر تو نہیں مانے گا تو برا بیٹا عکرمہ مانے گا۔ میں تیرے ماننے
کا محتاج نہیں ہوں۔ تو بنی مانے گا تب میں بنی ہو جاؤں گا تو رسول مانے گا
تب میں رسول ہو جاؤں گا۔ نہیں میں بنی ہوں، میں رسول ہوں، تو مانے یا نہ مانے
مگر اے کافر اگر ٹھیکو بنی نہیں مانتے، ٹھیکو رسول نہیں مانتے تو کم سے کم
مکے میں اپنی طرح بشر تو مانو اپنی طرح آدمی تو سمجھو، اپنی طرح انسان تو سمجھو!

ہمیں برابری کا حق دو جیسے ہندوستان میں آج مسلمان
مظلومیت کے عالم میں کبھی کبھی

کہتا ہے۔ اے ہندوستان کی جا برانہ حکومت کان کھول کر سن لو
کہ تو نے اگر ہم کو مسلمان نہیں مانا تو مت مانو، ہمارا اسلام نہیں مانو تو
مت مانو، ہماری سنیت نہیں مانی تو مت مانو، اسلام کے نام پر ہم
تم سے چندہ نہیں چاہتے مگر ظالمو ہم مسلمان کی حیثیت سے کوئی رعایت
نہیں دے سکتے تو کم سے کم اپنی طرح ہندوستانی تو سمجھو، اپنی طرح اندین
تو سمجھو، اپنے برابر کا حق تو دو، برابر کے شہری کا حق تو دو، عدا کا شہری
کیوں بناتے ہو۔ ایسا کسی اور ملک میں بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں کے لوگ
بھی حکومت سے کہتے ہوں کہ اپنی طرح ہمیں بھی سمجھو، اپنے برابر کا
شہری ہمیں بھی سمجھو، ہمارے ادھر۔۔۔ کا ظلم کیوں ہو رہا ہے؟

کفار کے تابوت میں آخری کیل | بڑا الم سماج میں مظلوم

آدمی تو سمجھو اس لئے کہ ابو جہل تو نے اگر مجھے اپنی طرح آدمی سمجھا ہوتا، اپنی طرح انسان سمجھا ہوتا تو میری راہوں میں کانٹے نہ بچھاتے میرے اوپر کوڑا کرکٹ نہ ڈالتے، میرے ساتھ جانوروں جیسا سلوک نہ کرتے، میرے ساتھ دندنوں جیسا سلوک کیوں ہوتا ہے، مجھ کو ذبح خانے میں لے جانے کی کوشش کیوں کی جا رہی ہے۔ میرے لئے قتل کا پروگرام کیوں بن رہا ہے

کافروں کا ظلم بیان کر دیا | اگر مجھے اپنی طرح سمجھا ہوتا تو کیا ابو لہب

ابو لہب نے ابو جہل کے اوپر کوڑا کرکٹ ڈالا۔ مجھ پر پتھروں کی بارش کیوں ہو رہی ہے میں جہاں جہاں جاتا ہوں مجھے گالیاں کیوں۔ میرے سر کے اوپر کھراکیوں پھینکا جاتا ہے، میری راہوں میں کانٹا کیوں بچھایا جاتا ہے، میرے اوپر ظلم کیوں کیا جاتا ہے۔ ارے نبی نہیں مانا امت مانو، رسول نہیں مانا نہ مانو مگر اپنی طرح سے انسان تو سمجھو، اپنی طرح بشر تو سمجھو، اپنی طرح آدمی تو سمجھو۔

میرے رسول نے یہ اعلان کر کے ابو جہل کی غنڈہ گردی کے تابوت میں آخری کیل مٹھونک دی اور ظالم سماج کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اے لوگو! میں مکے کی جس دھرتی پر جی رہا ہوں، یہ مجھے نبی کیا مانیں گے، یہ مجھے رسول کیا مانیں گے۔ یہ مجھے آدمی ماننے کو تیار نہیں، یہ بشر ماننے کو تیار نہیں، یہ انسان ماننے کو تیار نہیں، یہ مجھے انسان بھی نہیں سمجھتے تو میرے رسولانہ کافروں کے ظلم کو بیان کرنے کے لئے اپنی بشریت کا اعلان کیا اپنی آدمیت کا حق مانا ہے۔ اگر تم کو بت پوجنے کی آزادی ہے تو ہمیں بھی وحدہ لا شریک پوجنے کی آزادی دو۔ اگر کعبے میں پتھر جا سکتے ہیں تو مجھ جیسے

بشر کو بھی جانے دو۔

جو رسول نے صحابہ سے کہا ہم نے لے لیا مجھے بھی جانے دو

ملنا چاہیے۔ تو پیغمبر نے اپنا حق لینے کے لئے فرمایا: اَنَا الْبَشَرُ مِثْلَكُمْ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

یہ افریقہ کی بدقسمتی ہے کہ جو بات رسول نے کافروں سے کہی ہے یہ
کلمہ پڑھنے والے اسے اپنے لئے سمجھ رہے ہیں کہ ان سے کہلے۔ مگر یہ
ہماری خوش نصیبی ہے جو بات رسول نے صحابہ سے کہی ہے اسے ہم نے لے
لیا۔ یہ جماعت کی بد نصیبی ہے کہ جو کافروں سے رسول نے کہا وہ اس نے لے
لیا۔ جس کی فطرت جیسی تھی اس نے ویسا لے لیا
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

ختم شد۔

(وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ)

سِرَاجاً مُنِيراً

برسوں سے تقریر کر رہا ہوں لیکن مڈ ڈسے میں تقریر کرنے کا تجربہ میرے پاس نہیں ہے۔ عموماً ظہر کے بعد رات میں۔ چوبیس گھنٹے میں پانچ تقریر کیا ہے لیکن ظہر کے بعد شروع اور ختم تک۔ لیکن آج ہمارے عزیز بھائی ابراہیم صاحب نے طے کیا ہے کہ ہم آپ کو دس بجے سے پہلے اٹھائیں گے۔ میری عادت ہے رات بھر جاگنے کی فجر بعد سونے کی۔ وہی وقت میں سونے کے من میں لمبا ٹائم ہے۔ عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے، فجر تک لمبا ٹائم یا فجر کی نماز پڑھ کر سو جائے، ظہر تک لمبا ٹائم اس لمبے ٹائم کے بیچ میں جھلسا گیا۔ مارے ڈر کے میں سویا ہی نہیں کہ دس بجے اٹھائیں گے، طبیعت بوجھل رہے گی اور ہمیں یہ چھٹی نہیں ہے کہ تقریر کے بعد تھوڑا سو لیجئے گا اسٹریٹ جانا ہے۔ اور پھر وہ مجھے کہاں لے جائیں گے آپ نے ٹوریا اور پھر وہاں بھی رات کو تقریر کرنا ہے۔ رات آجائے گی۔ عادت کے مطابق پھر نہیں سوئیں گے تو شاید کل دن میں کچھ سونا نصیب ہو جائے، تو آخر کل کا سونا نصیب کے لئے اور آج کا نہ سونا نصیب کے لئے۔ میں نے اک ایسی آیت کریمہ کی تلاوت سے اپنے آپ کو مشرق کیا ہے جسے مختصر طریقے سے میں نے عنوان بنالیا

سِرَاجاً مُنِيراً - اور روشن سورج، روشن چراغ

حالانکہ پوری آیت کریمہ اس طرح سے ہے۔ پہلے پوری آیت سمجھ لیجئے پھر سِرَاجاً مُنِيراً پہنچے جو کہنہ ہے وہ کہوں گا لیکن سب سے پہلے آپ یہ سمجھئے کہ پوری آیت کریمہ یوں ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ أَنَا أَرْسَلُكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا

إِلَّا اللَّهَ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجاً مُنِيراً ط

اے نبی ہم نے تمہیں شاہد بنا کر بھیجا ہے، مبشر بنا کر بھیجا ہے، نذیر بنا کر بھیجا ہے

سراج منیر

داعیاً اللہ بنا کر بھیجا ہے اور سراج منیر کر کے بھیجا ہے۔ یا دوسرے نفلوں میں یوں بھی کہہ سکتے ہو، اے غیب کی خبریں بتانے والے ہم نے تمہیں چشم دید گواہ بنا کر بھیجا ہے خوشخبری سنانے والا بنا کر بھیجا ہے، اللہ سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا ہے اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے، روشن سراج بنا کر بھیجا ہے۔ یہ تو ہو گیا ترجمہ۔

اللہ کہہ رہا ہے | اب اس کا مفہوم یعنی خدا سوچنے کی بات ہے، کون کہہ رہا ہے؟ اللہ کس سے کہہ رہا ہے۔ نبی سے، کہے پکارا، نبی کو۔ یا ایتھا النبی انا ارسلناک شہیداً و مبشراً و نذیراً و داعیاً الا اللہ باذنہ و سراجاً منیراً۔ "یا ایتھا النبی کون پکار رہا ہے، اللہ، اچھا اللہ پکار رہا ہے کہ نہیں۔ پکارنے کے عربی میں پانچ حروف ہیں، اور دو بہت مشہور ہیں: ایتھا اور یا۔ ہمارے ہاں پکارنے کے لئے "اے" کا لفظ استعمال ہوتا ہے اے دشمنی، اے مولانا، اے قاری صاحب۔ "اے" کے علاوہ کوئی نہیں لیکن عربی میں ایتھا بھی پکارنے کے لئے ہے اور یا بھی پکارنے کے لئے جیسے: یا رسول اللہ، یا علی۔ یا ابابکر۔ یا عمر۔ یا غوث اعظم۔ یا عبدالرحیم۔ یا عبداللہ۔ یا سے بھی پکارے ہیں اور ایتھا سے بھی۔ ایتھا سے پکارے کی میں مثال ایسی دوں کہ سب کے دماغ میں سما جائے۔

التحیات میں ایتھا النبی، ایتھا سے پکارا ہے۔ لیکن

جس آیت کو میں نے پڑھا ہے اس میں ایتھا بھی ہے اور یا بھی۔ یا ایتھا النبی میں یا بھی ہے اور ایتھا بھی۔ اللہ نے دو دو حرف سے پکارا ہے۔ میں بڑے چکر میں چڑ گیا، اللہ تو پکار رہا ہے اور ملائکہ بتا رہے (دود شریف)۔

آپ نے ایسا طبع دیکھا ہی نہ ہوگا جو اللہ پر فتویٰ لگاے۔ ایسا

مذہب دنیا میں نہیں۔

پکارنا جائز ہے | بدھ مذہب کو پڑھ جاؤ، ہندی کو پڑھ جاؤ، عیسائیت کو پڑھ جاؤ، یہودیت کو پڑھ جاؤ، اسلام کو پڑھ جاؤ،

جنرل ازم کو پڑھ جاؤ۔ جتنے بھی غیر مذہبی ائمہ ہیں، سارے ازم پڑھ جاؤ مگر تمہیں کوئی عسلا ایسا نہیں ملے گا جو اپنے ملک پر فتویٰ دے جو اپنے لارڈ پر فتویٰ دے جو اپنے گڈ پر فتویٰ دے۔ یہ اللہ کو خلاف فتویٰ دیں، ان کا کہنا ہے کہ یا نبی کو پکارا نہ کرکے نبی کو پکارنا غلط۔ اب یہ کہتے ہیں کہ نبی کو مت پکارو، مثلاً کہتا ہے کہ نبی کو مت پکارو اور اللہ کہتا ہے کہ میں تو پکاروں گا۔ یا کہہ کر پکاروں گا، ایسا کہہ کر پکاروں گا۔ یا ایتھا النبی کہہ کر پکاروں گا۔ یا ایتھا الرسول کہہ کر پکاروں گا۔ یا ایتھا المنزل کہہ کر پکاروں گا۔ یا ایتھا المدثر کہہ کر پکاروں گا۔ میرے رب نے قرآن میں کئی جگہ پکارا ہے۔ کہیں یا ایتھا النبی کہہ کر پکارا ہے۔ کہیں یا ایتھا الرسول کہہ کر پکارا کہیں یا ایتھا المدثر کہہ کر پکارا کہیں یا ایتھا المنزل کہہ کر پکارا، کہیں یسین کہہ کر پکارا اللہ معبود ہو کر پکار رہا ہے اور بندہ ہو کر نہ پکار سکے تو یہ بندہ نہیں کفر کا پھندہ ہے۔

وہ شریف ... نعرہ ...

اللہ سے لڑو | اگر تم یہ چاہتے ہو کہ لوگ نبی کو نہ پکاریں تو ترکیب میں بتانا ہوں۔ واقعی پکھنا بند ہو جائے گا۔ اگر تم یہ چاہتے

ہو کہ لوگ نبی کو نہ پکاریں تو ایک کام کرو۔ ہمارے میلاد کے جیسے مت پڑو، ہماری درد گاہوں کے جیسے مت پڑو، ہمارے آستانوں کے جیسے مت پڑو، اولیاء اللہ کے جیسے مت پڑو، ہماری جماعت کے جیسے مت پڑو، اہلسنت و جماعت کے جیسے مت پڑو، نہ کسی عالم کے جیسے پڑو نہ ہماری آواز کے جیسے پڑو۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ نبی کا پکھنا بند چلائے، نبی کو نہ کرنا بند ہو جائے، نبی کو یا کہنا بند ہو جائے لوگ یا کہہ کر نہ پکاریں تو ایک کام کرو جس نے سب سے پہلے پکھا ہے اس سے لڑ جاؤ! جس نے سب سے پہلے پکھا ہے اسی سے لڑو، ہم تو بہت بعد میں پکھنے سے

ہیں اللہ نے پہلے پکارتا ہے۔ جاؤ خدا سے لڑ جاؤ جو بذلت نکلے گا مان لیں گے۔ تو یہ سن کر جماعت والے بھاگے کہ ہم خدا سے اب کیا لڑیں۔ ہمارا گرو آدم کے معاملے میں لڑ چکا ہے اور آج تک کامیاب نہیں ہوا۔ جب وہ استاد نہیں جیتے تو یہ چیلے کیا جیتیں گے۔ (دور شریف)

اللہ دے کر پکارتا | تو جب اللہ نے پکارا۔ اب دیکھ اللہ، رسول سے بڑا ہے کہ نہیں اور یہ لوگ رسول سے چھوٹے ہیں یا نہیں۔ اللہ رسول سے بڑا ہے اور ملا رسول سے چھوٹا ہے۔ اس ملا کی گردن کو کبھی پکڑو اللہ بڑا ہو کر پکارے یہ چھوٹے ہو کر نہ پکاریں۔ اور ایک بات اور سوچنے کی ہے۔ میرے دوستو! رسول کے پاس جو کچھ ہے وہ کس نے دیا۔ اللہ نے۔ اللہ نے دیا نا اور رسول نے ہم سے تو کچھ لیا نہیں، مولوی سے تو کچھ لیا نہیں، جماعت سے تو کچھ لیا نہیں جماعت ہی نے کسی سے کچھ لیا ہے۔ رسول نے جماعت سے کچھ نہیں لیا۔ نہ ان سے لیا نہ ان سے، نہ مجھ سے نہ تم سے۔ رسول نے جو کچھ لیا وہ اللہ سے لیا۔ رسول کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ کی عطا ہے نہ مالو تو خطا ہے۔ بدتمیزی کرو تو جہنم پتا ہے۔ اس لئے کہ یہ بات سمجھنے کی ہے دوستو! اللہ دے رہا رسول لے رہیں۔ رسالت اللہ نے دی، نبوت اللہ نے دی۔ امامت اللہ نے دی، سیادت اللہ نے دی، سرداری اللہ نے دی، بزرگی اللہ نے دی۔ بلند پایگی اللہ نے دی، برگزیدگی اللہ نے دی۔ آپ ذرا غور کرتے جلیئے۔ اللہ دے رہا ہے رسول لے رہے ہیں۔

قرآن اللہ نے دیا رسول کو، نماز اللہ نے دی رسول کو۔ شریعت اللہ نے دی رسول کو طریقہ اللہ نے دی رسول کو، معرفت اللہ نے دی رسول کو۔ حقیقت اللہ نے دی رسول کو اسلام اللہ نے دیا رسول کو، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اللہ نے دیئے رسول کو اللہ نے قرآن لیا رسول سے، نمازی رسول سے، روزہ لیا رسول سے، حج لیا رسول سے، زکوٰۃ لی رسول سے، اسلام لیا رسول سے، شریعت لی رسول سے۔ حقیقت لی رسول سے، معرفت

لی رسول سے، ہر لقیٰ لی رسول ہے۔ ہم لے رہے ہیں رسول دے رہے ہیں۔ اب خدا
 غور کر کے پکارو۔ اللہ دے کر پکارے اور یہ لے کر بھی نہیں پکارتے۔ دینے والے رسول
 اللہ لینے والا مثلاً۔ تو اسے مولوی اب ذرا اللہ کو دیکھ رسول سے لیا کچھ نہیں۔ اللہ نے
 دے دے کر پکارا ہے۔ بڑا ہے مگر پکار رہا ہے۔ کبریا ہے مگر پکار رہا ہے، رب العالمین
 ہے مگر پکار رہا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو پکار رہا ہے وہ رب العالمین ہے اور
 جسے پکارا جا رہا ہے وہ رحمت اللعالمین ہے۔ اللہ پکارے اور ملا نہ پکارے تو
 اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ چاہے اللہ کی مانو تو ادھر آؤ، ملا کی مانو تو ادھر
 جاؤ۔ اب اگر تم نے ملا کی مانی تو اللہ کے گھر میں جاؤں گا ملا کے گھر تم جانا۔

(درود خریف) اب سنو! اللہ نے نبی کو پکارا۔ مسجد کیا ہے، اللہ کا گھر ہے
 مسجد کیا ہے، اللہ کا گھر ہے۔ اب وہی مسجد اللہ کا گھر ہے جہاں اللہ کی بات ہو
 اور اللہ نے پکارا ہے نبی کو لہذا اس میں بھی پکارا جائے مسجد میں لکھا جائے تاکہ
 معلوم ہو یہ اللہ کا گھر ہے اس لئے یہاں نبی کو پکارا گیا۔ اس لئے جو لوگ اللہ کی بات
 نہیں مانتے وہ اللہ کے گھر میں کیوں آتے ہیں۔ اور اگر کبھی آجائیں تو نکالنے کا اختیار
 ہمارا باقی ہے اس لئے کہ اللہ نے پکارا نبی کو، جو کچھ کہا نبی سے کہا۔ کس سے کہا نبی سے
 کہا اور کس کے بارے میں کہا نبی کے بارے میں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ سِرَاجًا مُنِيرًا

اللہ رسول کا تعارف کرواتا ہے [اے نبی! ہم نے تمہیں شاہ بنایا، نبی شہ
 'نذیرا، شاہد کے معنی خوشخبری سنانے

والا۔ نذیرا، اللہ سے ڈرانے والا، اللہ کی طرف بلانے والا، چمکتا سورج بنایا، یہ
 قول کس کے بارے میں ہے، رسول کے بارے میں۔ کون کہہ رہا ہے؟ اللہ کہہ رہا
 ہے، کس کے بارے میں کہہ رہا ہے؟ رسول کے بارے میں کہہ رہا ہے۔ اب یہیں
 پر میرا سوال سنو! خدا کہہ رہا ہے رسول سے اور رسول ہی کے بارے میں، رسول کا تعارف

رسول سے، رسول کا انٹروڈکشن رسول سے، رسول کے بارے میں (MENSION) رسول ہے۔ اب اگر کوئی مجمع میں کھڑا ہو کر کہے، ہاشمی میاں آپ کا نام سید محمد ہاشمی ہے۔ آپ سید محمد محدث اعظم ہند کے بیٹے ہیں، غوث اعظم کے خاندان کے ہیں۔ مخدوم خیرت کی عسلا می میں بھی یہ کہ کچھ شریف میں آپ پیدا ہوئے اور وہاں سے جو نپور چلے گئے تعلیم حاصل کرنے کے لئے۔ پھر بنارس چلے گئے۔ اس کے بعد آپ ٹانڈہ گئے اور ٹانڈہ سے آپ مراد آباد پہنچے، مراد آباد سے آپ مبارک پور پہنچے، مبارک پور سے جامعہ عربیہ سلطان پور، وہاں سے آپ فارغ ہوئے۔ آپ نے عربی پڑھی ہے، آپ نے فارسی پڑھی ہے، آپ نے سنسکرت پڑھی ہے، آپ نے ہندی پڑھی ہے، آپ نے تھوڑی انگلش بھی جان لی ہے، آپ نے تھوڑی سی اردو بھی جان لی ہے، آپ نے تھوڑی سی گجراتی بھی جان لی ہے۔ آپ تھوڑی سی میراثی بھی سیکھ رہے ہیں، تھوڑے سے بنگلہ میں بھی ٹھس رہے ہیں۔

اس طرح سے اگر کوئی بات کرنے لگے تو جواب ملے گا، بیٹھ جاؤ۔ میرا انٹروڈکشن بھی ہے، میرا تعارف بھی ہے۔ کیوں ٹائم برباد کرتا ہے۔ میرا تعارف مجھ سے نادان! تعارف کروانا ہے تو میرا تعارف اس سے کروا جو مجھ سے ناواقف ہو۔ واقف سے تعارف کیسا؟ ٹائم ضائع کرنا ہے۔ کیا میں اپنے آپ کو نہیں جانتا جو آپ کے بتانے سے جانوں گا؟ اور وہ ہندوستان کے باہر آپ کا پتہ لگے گا۔ مجھے اپنے گھر ہی میں معلوم ہے میرا باپ کون ہے، میری ماں کون ہے، میرا گھرانہ کون ہے، میں کہاں پیدا ہوا۔ لہذا میرا تعارف کروانا ہے تو اس سے کراؤ جو نہیں جانتے۔

اے اللہ! نبی کی بات کتنی معنی تو نبی سے کیوں
کھارے کیوں نہیں کہا | کی، ابو جہل سے کیوں نہیں کی، ابولہب سے کیوں

نہیں کی؟ عتبہ و شیبہ سے کیوں نہیں کہا؟ کفار قریش سے کیوں نہیں کہا؟
 منکرین سے کیوں نہیں کہا؟ بنی کے دشمنوں سے کیوں نہیں کہا۔ بنی کو نہ جاننے

سراج منیر

والوں سے کیوں نہیں کہا۔ اے العالین! اگر کہنا تھا تو لوگوں سے کہنا تھا، اے لوگو! میرا رسول ایسا ہے، میرا رسول ایسا ہے۔ وہ شاید بھی ہے، مبشر بھی ہے، وہ نذیر بھی ہے، وہ داعیاً الا اللہ بھی ہے، وہ سراج منیر بھی ہے۔ یہ بات اے اللہ اس سے کہنی تھی جو رسول کو نہیں جانتے، رسول کی بات رسول سے۔ اچھا تم یہ جانتے ہو کہ تم کیا ہو، تم اچھی طرح جانتے ہو گے کہ میں کون ہوں کیا ہوں تو رسول بھی اپنے بارے میں جانتے ہوں گے۔

رسول گواہ کیوں ہیں؟ اگر رسول کو اپنے بارے میں نہیں معلوم تھا تو وہ گواہی کس بات کی دے رہے تھے۔ اگر انہیں اپنے مبشر ہونے کی خبر نہ ہوتی، وہ جنت کی خوشخبری کیسے سنارہے تھے؟ اگر انہیں اپنے نذیر ہونے کی خبر نہ ہوتی تو وہ اللہ ڈرا کیوں رہے تھے۔ اگر انہیں معلوم نہ ہوتا کہ میں داعیاً الا اللہ ہوں تو وہ اللہ کی طرف دعوت کیوں دے رہے تھے؟ انہیں نہ معلوم ہوتا کہ میں چکنے کے لئے آیا ہوں تو پھر وہ چمک کیوں رہے تھے؟

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانپے والے

میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ هِيَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اور جب مجھ جیسا معمولی آدمی اپنے بارے میں جانتا ہے اپنی صفتوں کو بٹاتا ہے، اپنی ڈگری کو جانتا ہے تو رسول بھی پرفیکٹ جانتے تھے کہ ان کی ڈگری کیا ہے۔ پھر ڈگری ہو اللہ سے کہنا کہ تیری یہ ڈگری ہے۔ یہ بھی کوئی بات ہوئی۔ یہ کہنا چاہیے تھا یا ایٹھا الناس کیا کہنا چاہیے تھا یا ایٹھا الناس اے لوگو! میرا رسول ایسا ہے۔ یا ایٹھا النبی کیوں۔ یہ بات نبی سے کیوں کہی یہ بات لوگوں سے کیوں نہیں کہی، لوگوں سے کیوں نہیں کہہ۔ اس لئے کہ لوگوں کی ایک فطرت ہے انسانوں کے کسی گروہ، انسانوں کے ایک بھوم سے انسانوں کی ایک جماعت

سے کوئی بات کی جائے تو نہ تو سب مانیں گے نہ سب انکار کریں گے۔ بلکہ کچھ ماننے والے ہو جائیں گے اور کچھ نہ ماننے والے۔ ایک بھڑ سے کوئی بات کہو تو کوئی ماننے والے ہوں گے اور کوئی نہ ماننے والے۔ ہندوستان میں انتخابات کا وقت ہو رہا ہے۔ ایک امیدوار آئے گا۔ کہے گا کہ میں ایسا ہوں، میں ایسا ہوں۔ دوسرا آئے گا وہ کہے گا، وہ ایسا ہے وہ ویسا ہے، نہ جانے کیسا ہے۔ شاید پیسہ ہے، بے تو پیسہ کے نہیں چاہیے۔ ہم سنیوں کو بھی پیسہ چاہیے، دارالعلوم علیہ کو بھی پیسہ چاہیے، دارالعلوم بریلی کو بھی پیسہ چاہیے۔ اہلسنت و جماعت کو بھی پیسہ چاہیے لیکن ہم لوگوں نے قانون بنالیا ہے کہ پیسہ ہو لیکن رسول کے کہے جیسا ہو۔ اور جماعت کا اصول دوسرا ہے۔ پیسہ ہو چاہے جیسا ہو۔ الٹا ہو سیدھا ہو، گورا ہو کالا ہو، چلے جیسا ہو، یہود کا ہو ہنود کا ہو، چاہے جیسا ہو، کالا ہونا جائز ہو، چاہے جیسا ہو۔

اب تقریر ہو رہی ہے۔ ہندوستان کے اندر اب پورے مجمع سے خطاب ہے درخواست ہے کہ بھے دوٹ دو، تو آپ دیکھیں گے کہ اس گروہ میں کچھ ماننے والے ہو جائیں گے اور کچھ نہ ماننے والے ہو جائیں گے۔ کچھ کہیں گے واقعی ملک کا بے نقصان ہونا ہے ملک بہت تباہی کی طرف جا رہا ہے اس دوٹ پر نہ جانیے۔ ایک بولے گا خاموش رہو یا پیسہ لے کر بول رہا ہے۔ یہ کرپٹ بات کر رہا ہے۔ ارے یار میں جانتا ہوں یہ تو بکا ہڈی آدمی ہے، اس کی بات پر دھیان مت دو۔ دیکھا مجمع دو حصوں میں بٹ گیا۔ کچھ ماننے والے ہو گئے اور کچھ نہ ماننے والے۔ کبھی شاپنگ سنٹر کے باہر لوگوں سے کوئی بات کہو نہ سب ماننے والے ہوں گے، نہ سب انکار کرتے والے۔ کسی وقت مجمع یہ تقریر کر کے دیکھ لو نہ سب ماننے والے ہوں گے نہ سب نہ ماننے والے۔ اس میں ایک عدد نکل جائے گا۔ نہ ماننے والا یا ایک عدد نکل جائے گا ماننے والا۔ کبھی کئی طور پر نہیں ہو گا اور نہ ہی کبھی مکمل طور پر ہوں ہو گا۔ یہ انسانی فطرت ہے۔ میں ایک ایسی مثال دے دوں کہ ہالیوڈ ہمارے جانے مگر مثال کو کوئی ہلا نہیں سکتا۔ مثال بے مثال ہے۔

ماننے والا صحابی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کہا: **يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَوْمُوا لِأَلَا إِلَّا اللَّهُ تَعْلَمُوا: اے**

لوگو! لا الہ سواہ پاؤ گے۔ تو رسول نے لوگوں سے کیا کہہ دیا، قل

لوگوں سے کہنے کا زلزلہ کیا نکلا۔ جب رسول نے لوگوں سے کہا تو کچھ ماننے والے ہو گئے اور کچھ نہ ماننے والے۔

صحابہ کا عقیدہ

ماننے والوں کو صحابہ کرام کے نام سے یاد کیا گیا اور نہ ماننے والوں کو کفار قریش، مشرکین عرب ابوہل اور ابوہلب وغیرہ ناموں سے یاد کیا گیا اور ماننے والوں کو ابو بکر، عمر، عثمان و علی کے ناموں سے یاد کیا گیا۔ انہیں صحابہ کہا گیا انہیں کافر میرے رسول نے بات تو بڑی سچی کہی تھی مگر سچی بات ہر جگہ مانی کب جاتی ہے جیسے ہم لوگ بھی تو سچی بات کہتے ہیں، وہ کہاں ماننے میں۔ تو یہ کوئی نئی بات نہیں کہ سچی بات کا انکار کیا جائے۔ اے جب رسول کے منہ سے نکلی بات نہیں مانی تو غلامانِ رسول کے منہ سے نکلی بات کب مانیں گے۔ ان کا بھی کنکشن پرانا ہے، ہمارا بھی کنکشن پرانا ہے اللہ صلی علی

اللہ جانتا ہے

میرے رسول نے لوگوں سے کہا: **يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کہو تو لا الہ کہنے والے بھی ہو گئے اور نہ کہنے والے

بھی۔ اس کا مطلب کیا ہے۔ لوگوں سے جب کہو گے تو اس میں سے کچھ تو اہل ہوں گے کچھ منکر، کچھ ماننے والے کچھ نہ ماننے والے **اللَّهُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ** اللہ ماضی بھی جانتا ہے، حال بھی جانتا ہے مستقبل بھی جانتا ہے۔ اسے انسان کی فطرت معلوم ہے۔ اے حبیب میں تمہاری شان بیان کرنا چاہتا ہوں، پوزیشن بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اے رسول میں تمہاری شان بیان کرنا چاہتا ہوں، تو لوگوں کی فطرت مجبور کرے گی اس میں کچھ ماننے والے ہو جائیں گے، اور کچھ نہ ماننے والے اور میرے حبیب میں تمہاری فضیلت کے انکار کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس اے نبی! میں

تمہی سے کہوں گا تا کہ نہ ادھر سے انکار ہو نہ ادھر سے انکار ہو۔ نعرۂ تکبیر
اے حبیب میں نے تجھے بنایا میں جانتا ہوں تم شاہد ہو، مبشر ہو، نذیر
ہو اور تم بن کر آئے ہو تمہیں معلوم ہے تم شاہد ہو، مبشر ہو، نذیر ہو۔
میں پنانے والا تم بننے والے۔

میں سنوارنے والا تم سنورنے والے
میں نکھارنے والا تم نکھرنے والے
میں ڈیکوریٹ کرنے والا تم ڈیکوریٹ ہونے والے
میں حسن دینے والا تم حسن لینے والے

میں دے رہا ہوں تم لے رہے ہو، میں دینے میں سخی تم لینے میں سخی
نہ میل دینے میں دامن تنگ ہے، نہ تمہارا لینے میں دامن تنگ ہے۔

اللہ دیتا ہے رسول لیتے ہیں
اللہ بے حساب دے رہا ہے، رسول
بے حساب لے رہے ہیں، اللہ
بے حساب دے رہا ہے، رسول بے حساب لے رہے ہیں۔ یہ بد نصیب چوپڑی رکھے
حساب لے رہا ہے، بے حساب کا حساب لے رہا ہے۔ اب خدا سوچو یہ بندہ جب اللہ
کا حساب لیتا ہے، تب تو ہنتا ہے اور جب اللہ ان کا حساب لے گا تب پھنتا ہے
اللہم صلی علی

وَسِرَاجًا مُنِيرًا
اور ہم نے تم کو چمکتا سورج بنایا۔

میرے دوستو! ایک لفظ ہے عربی کا "سراج"

سراج کے دو معنی ہیں۔ سراج کے معنی چراغ (لمپ) اور سراج کا دوسرا معنی سورج ہے
آفتاب ہے۔ اب اگر کسی کا نام سراج الدین ہوگا تو اس کا ترجمہ دو طرح ہوگا، چراغ الدین،
لیکن آفتاب الدین۔

سراجا منیرا کہا اور سراج کے معنی چراغ بھی ہے اور سورج بھی۔ اسی لئے رسول کو

شمس منیرا نہیں کہا گیا کیونکہ شمس کے معنی صرف سورج کے ہیں۔ دوسرا کوئی معنی نہیں۔ اگر شمس منیرا کہا جاتا تو اصل صرف سورج ہوتے اسی لئے رسول کو مصباح منیرا بھی نہیں کہا کیونکہ مصباح کے معنی صرف لمپ یعنی چراغ ہیں۔ لمپ چراغ تو رات ہی میں جلتے تو دن کا رسول کون ہوتا اور اگر سورج کہا جاتا تو سورج دن میں ہوتا ہے رات کا رسول کون ہوتا۔ اس لئے سراج کہہ دیا تاکہ تم ہی چراغ سمجھے جاؤ، تم ہی سورج سمجھے جاؤ۔ رات کے چراغ تم ہو، دن کے سورج تم ہو۔ دوسرا جہا منیرا۔ "اے رسول! ہم نے آپ کو روشن چراغ بنایا۔"

تین جلتے ہیں | کبھی آپ نے عزیز کیا جب چراغ جلتے تو تین جلتے ہیں۔ ایک لمپ چراغ جلتا ہے دوسرے پروانے جلتے ہیں چاہنے والے جلتے ہیں، تیسرے ایک جماعت ہے جو ان کے تعلق کو دیکھ دیکھ کر جلتی ہے، او کو ٹیکٹ دیکھ کر۔

دوسرا جہا منیرا "اے رسول میں نے تمہیں روشن چراغ بنایا، کیا مطلب جب تم جلو گے، تمہارے عاشق تم پر جلیں گے تو ایک جماعت دیکھ دیکھ جلیے گی۔
اللہم صلی علی

اب اگر آپ کو اطمینان ہو تو گھر میں گے اور دل جل رہا ہو تو دوڑیں گے۔ یہ دڑتا رہی ہے کہ دل لگ نہیں رہا۔ جس کا اپنی بیوی میں دل نہ لگے، جس کا اپنے بچوں میں دل نہ لگے جس کا اپنے دھندے میں دل نہ لگے۔ باہر کیوں لگ رہا ہے۔ اندر سے جل تو نہیں رہا ہے، جب چراغ جلتا ہے تو وہ بھی جلتے ہیں (اللہم صلی علی)

پروانوں کی قسمیں | پروانوں کی بھی دو قسمیں ہیں۔ پروانے چراغ پر کود کود کر آتے ہیں۔ یہ بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک موم بنی جلاؤ لیکن

جب برسات کا سیزن آئے گا تو کر کے دیکھ لیجئے گا۔ ایک سہری طرف دنیا میں کالا کالا ہوتا ہے، چھوٹا سا پر ہوتا ہے، اڑنے کے لئے نہیں جب کے لئے، وہ کود کود کر جلتے

پھر جب لبتا ہے، پھر ریٹکنے لگتا ہے۔ جب لمپ کے پاس پہنچتا ہے تو کنارے کنارے ریٹکنے لگتا ہے۔ وہ صبح تک زندہ رہتا ہے۔ صبح کو جب تم دیکھو گے تو چراغ ہے اور وہ بھی زندہ ہے۔ اشارے کی زبان بولیں گا اے سمجھنا تمہارا کام ہے لیکن ایک پہلا زوہ ہے جو کوڈ کوڈ زمین پر ریٹکتا ہے۔ شمع کے کنارے، چراغ کا طواف کرتا رہتا ہے، چکر لگاتا رہتا۔ وہ صبح تک زندہ رہتا ہے لیکن دوسرا پروانہ ہے اپنی پرواز پر، اپنی اڑان پر، اپنی عبادت پر اپنی طاقت پر گھمنڈ ہے اور اڑنے پر گھمنڈ ہے، شمع کے منہ لگتا ہے اور جا کر اس کی ٹوکھوکتا ہے۔ جو شمع کے چراغ کے منہ لگتا ہے جلا دیا جاتا ہے۔ تو جو منہ لگیں گے وہ جلا دیئے جائیں گے اور جو تمہارے قدموں میں رہیں گے جو تمہارے چہروں میں رہیں گے جو تمہارا طواف کریں گے، جو تمہارا چکر لگائیں گے انہیں زندگی ملے گی۔

اے محبوب میں نے تمہیں روشن دشمن جلا دیئے جائیں گے | چراغ بتایا ہے جو اپنی عبادت پر،

جماعت پر، لٹریچر پر، اپنی تنظیم پر، اپنی عبادت پر، اپنے نصاب پر، اپنی تہذیب پر، اپنے کلمے پر، اپنی مسجدوں پر، اپنے رکوع پر ذکر پر اپنی تسبیح پر، اپنے لوٹے پر اپنی جماعت پر اپنی چٹائی پر، سعودی یہاں پر اور مرکزی عرب کے عیاشوں کے چندوں پر اور سعودی شہزادوں کی آوارگی کی چھتر چھایا کے نیچے اور ریاض کی شہزادیوں کے کیرکٹر لیس ماحول سے پیسے لے کر اے رسول تمہارے منہ لگیں گے، وہ جلا دیئے جائیں گے۔ اس لئے تم چراغ بنا کر بھیجے گئے ہو، تم شمع بنا کر بھیجے گئے ہو۔

جو مولوی مثلاً میرے حبیب! تمہارے منہ لگیں گے وہ جلا دیئے جائیں گے اور جو تمہارے قدموں میں رہے گا جو تمہارے چہروں میں رہے گا جو تمہارا طواف کرے گا، جو تمہارا چکر لگائے گا اے زندگی ملے گی، اے صبح تک زندگی ملے گی زندگی مصطفیٰ کے قدموں میں ہے۔

سستی جھک گیا روشنی پا گیا | وسرا جاؤ منیرا: اے رسول ہم نے
آپ کو روشن چراغ بنا کے بھیجا ہے۔

روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ ایک بات نوٹ کر لو، اپنے پاس ایک شمع جل رہی ہے
اور دوسری بجھی ہوئی ہے۔ اس بجھی کو جلانے کی کیا ترتیب ہے؟ کیسے جلاؤ گے
پہلے قریب لادو یہ دُور ہے بجھا ہوا ہے اور جب قریب آجائے تو اسے کہا جھکو !
سستی جھک گیا روشنی پا گیا اور یہ اُڑے ہیں۔ اور میرے دوستو! جو اُڑ جاتا ہے وہ
اکھڑ جاتا ہے۔ جو اُڑا وہ گیا تو قریب جا کر بھی روشنی نہیں ملے گی۔ میں صرف ایک
مثال دے کر گفد جاؤں۔ آدم علیہ السلام کے سامنے فرشتے جھک گئے اور بیچ گئے
شیطان اُڑ گیا اکھڑ گیا۔ استاد اکھڑ گیا اب بھی شاگردوں کو ہوش نہ آیا۔ اے
جب آدم کے سامنے استاد نہیں ٹھہرے تو رسولِ عظیم کے سامنے تم کیا ٹھہرو گے۔ جب
آدم کے سامنے تو نہ ٹھہر سکا تو جانِ آدم، آقائے آدم، مولائے آدم، وجہِ وجود آدم، سببِ
تخلیقِ آدم، مصطفیٰ نہ ہوتے تو آدم نہ ہوتے، محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

استاد ایک نبی کی توہین کر کے نہیں بچے تو یہ رسول کی کر رہے ہیں۔ با اختیار
رسول، خاتم النبیین، رحمت اللعالمین، یہ سب قرآن کے الفاظ ہیں۔ کسی اور کو قرآن نے
خاتم النبیین کہا؟ اور کسی اور نبی کو رحمت اللعالمین قرآن نے کہا؟ تو جب نبی
کی توہین اللہ کو گوارا نہیں تو نبیوں کے سردار کی توہین —

ایک محاورہ لو اور LOVE | ایک اردو کا محاورہ لبوں کا خالص

لکھنوی زبان کا مگر ایک ہی لفظ ہے
پھر اس لفظ کو انگریزی میں (convert) بدل دوں گا تو آپ بھی سمجھ جائیں گے
تو کیا ہوا اگر کوئی چراغ جل رہا ہے اور یہ بجھا ہوا لیمپ ہے تو اس کو پہلا کام یہ کرنا
ہے کہ قریب آجائے اور دوسرا کام کرنا ہے کہ جھک جائے۔ میری بات سنو اور دل میں
عو۔ صرف جھکنے سے بھی روشنی نہیں ملے گی۔ تم قریب جاؤ جھک جاؤ، لائٹ مل

کئی، نہیں۔ اب بھی روشنی نہیں ملے گی۔ روشنی کب ملے گی جب تم قریب جاؤ
 جھک جاؤ اور لوگ جائے، لوگ گئی تو (Love) ہو گیا تو بغیر تو (Love) کے
 لائٹ نہیں یعنی اگر تم مدینے کا دیڑالے کر چلے گئے روشنی نہیں ملے گی۔ تم جالی جوم کر
 بھی چلے آؤ، روشنی نہیں ملے گی۔ وہاں کھڑے ہو کر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول
 اللہ کہہ کر چلے آؤ تو ضروری نہیں کہ روشنی مل جائے۔ میرے دوست اگر لوہے تو
 جاؤ، تو بھی روشنی اور یہیں رہ جاؤ تو بھی روشنی۔ میرا مصطفیٰ تمہارے جسم کا
 محتاج نہیں۔ اس کی نظر نہ تیری صورت پر ہے، نہ تیرے رنگ پر ہے، نہ تیری نسل
 پر ہے۔ مصطفیٰ کی نظر جغرافیہ پر نہیں ہے۔ مصطفیٰ کی نظر تیرے چہرے کی بناوٹ
 پر نہیں، اقلب کی کیفیت پر ہے، دل کی حالت پر ہے۔ ہندوستان کا گورا اگر
 باغی ہے تو ٹھکرا دیا جائے گا اور حبش کا کالا بلال عاشق ہے تو اس بلال کو کل
 دے دیا جائے گا۔ جاہ و جلال دے دیا جائے گا کیونکہ رنگ بلال کالا تو ہے
 مگر اعلیٰ تو ہے۔ رنگ بلال کالا ہے مگر کالوں میں وہ اعلیٰ ہے کیونکہ نبی نے انہیں پالا
 ہے۔

اس لئے میرے دوستو! میرا مصطفیٰ تمہارا دل دیکھتا ہے، تمہاری تسبیح
 نہیں۔ دل اور تسبیح ایک ہے تب بندہ نیک ہے اور اگر ظاہر کچھ اور ہوا اور اندہ
 کچھ اور تو یہ اور قابل غور ہے کہ گیا فی الفور۔ اللہ صلی علی۔
 و سرا جا منیرا۔ اے رسول ہم نے آپ کو روشن چراغ بنا کر بھیجا۔
 چراغ میں ایک خوبی اور ہے۔

بات نسبت بنتی ہے

اب دارون میں کتنا چاہیے۔ جہاں جس قدر ضرورت تھی دے دیا گیا۔ یورپا میں کتنا چاہیے

یورپا کو دے دیا گیا۔ کیپ ٹاون کو کتنا چاہیے، وہاں یہ دے دیا گیا۔ بنتی ہے کہیں ایک سٹور ہ بھی۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کونسا مقام ہے۔ ہوتا تو ضرور جان لیتا کیونکہ کوئی چیز استعمال کرتا ہوں تو ایڈریس پہلے جان لیتا ہوں کیونکہ ایڈریس صحیح ہے تو چیز بھی صحیح ہے۔ اگر ایڈریس غلط ہے تو چیز بھی غلط ہے تو وہ جگہ جہاں بنتی ہے کونسی ہے۔ اسکوم میں بنتی ہے تو اسکوم میں بنتی ہے۔ جہاں تم بنتی ہو وہیں رہو یہاں کیوں چلی آئی۔ اے بھلی تو یہاں کیوں چلی آئی۔ کرنٹ بول، دارون میں کیسے آگیا۔ بے اسکوم میں اور دیکھو یہاں۔ تو بھلی والوں نے بتایا کہ یہ معاملہ کنکشن سے ہو گیا۔ چیز ہے لاہور کی اور اثر یہاں ہے۔ روشنی لاہور کی اور اثر ہے فیصل آباد میں تو جواب دیا کنکشن سے۔

میں نے کہا غوث اعظم بغداد میں، خواجہ صاحب اجمیر میں، مخدوم صاحب کھوجے میں کیسے چکے، بولے کنکشن سے۔ بھلی مدینے کی ہے۔ فیضان مدینے کا ہے برکتیں مدینے کی ہیں، فتح مدینے کا ہے۔ نور مدینے کا ہے، روشنی مدینے کی ہے، اجمیر اور بغداد میں کنکشن بولی رہا ہے۔

بھلی بے رنگ ہے

ایک بات یاد رکھیے! بھلی جو ہے وہ بے رنگ ہے۔ یہ سائنس کا ایک پارٹیو زلٹ ہے

کرنٹ بے رنگ ہے۔ جو کلر ان کرنٹ۔ کرنٹ میں کوئی کلر نہیں ہے۔ کافی حد تک لوگ سمجھ گئے لیکن ہم تو کلر دیکھتے ہیں۔ ہم تو کلر دیکھتے ہیں۔ سفید بلب، گرین، پیلا سرخ، بلیو نیلا دیکھتے ہو کہ نہیں۔ تو جب کرنٹ میں کلر نہیں تو یہ کلر کہاں سے آیا؟ مکی کلر، مرکزی کلر، پیلا، سبز، سرخ، نیلا یہ سب کہاں سے آیا۔ تو سائنس نے جواب دیا۔ یہ کلر کرنٹ کا نہیں ہے۔ یہ بلیوں کا ہے۔ یہ بلیوں کا اپنا رنگ ہے۔ کلر آف بلب ہے۔ کیا مطلب؟ کرنٹ تو لے لیا سب نے کلر جب دینے لگے تو

لمبوں نے اپنا رنگ ملا دیا۔ جب دینے لگے تو اپنا رنگ ملا دیا۔ تو مصطفیٰ سے جو کرنٹ ملا وہیے رنگ تھا، ایک طرح کا تھا۔ مگر جب غوث اعظم نے دیا تو اپنا رنگ ملا دیا عزیز نواز نے دیا تو اپنا رنگ ملا دیا۔

سرکارِ نقشبند نے دیا تو اپنا رنگ ملا دیا۔

سرکارِ سہروردی نے دیا تو اپنا رنگ ملا دیا

مخدوم اشرف نے دیا تو اپنا رنگ ملا دیا۔

شاہ برکت اللہ نے دیا تو اپنا رنگ ملا دیا۔

احمد رضا نے دیا تو اپنا رنگ ملا دیا۔

یہ سلسلہ چلتا رہا تو میرے دوست اگر تم کو روشنی چاہیے تو کرنٹ سے بھی تعلق رکھو، بلب سے بھی تعلق رکھو۔ اگر کرنٹ فیضِ رسول اللہ ہے تو بلب صورتِ ولی اللہ ہے۔ ولی اللہ کے سائے میں ملے گا (منعہ تکبیر، منعہ رسالت، غازی ملت)

رنگِ قادریتِ نورنی سے ہے | اگر سفید کرتے پا بجامہ پہن کر نیلا، بلب کے نیچے کھڑے ہو جاؤ گے

تو تم نیلے دکھائی دو گے۔ ملکی بلب کے نیچے کھڑے ہو جاؤ تو ملکی نظر آؤ گے۔ اگر بلیو بلب کے نیچے کھڑے ہو جاؤ تو بلیو نظر آؤ گے۔ اگر پیلے بلب کے نیچے کھڑے ہو جاؤ تو پیلے نظر آؤ گے۔ اگر گرین بلب کے نیچے کھڑے ہو جاؤ تو گرین نظر آؤ گے۔ اسی طرح کسی بلب کا نام قادریت ہے، کسی بلب کا نام چشتیت ہے کسی بلب کا نام نقشبندیت ہے، کسی بلب کا نام سہروردیت ہے، کسی بلب کا نام ارشیت ہے، کسی بلب کا نام اشرفیت ہے۔

اب تم جس بلب کے نیچے کھڑے ہو جاؤ گے وہی نظر آئیگا۔

قادری بلب کے نیچے کھڑے ہو جاؤ گے تو قادری رنگ نظر آئے گا۔

چشتی بلب کے نیچے کھڑے ہو جاؤ گے تو چشتی رنگ نظر آئے گا۔
 نقشبندی بلب کے نیچے کھڑے ہو جاؤ گے تو نقشبندی رنگ نظر آئے گا۔
 اشرفی بلب کے نیچے کھڑے ہو جاؤ گے تو اشرفی رنگ نظر آئے گا۔

اب یہ جو تیرا رنگ ہے تیرے
نور مدینے کا رنگ مرشدی | مرشد کے رنگ دینے کا رنگ ہے

اور ایک بات اور میں بتانا چاہتا ہوں میرے دوستو! نور ملا مدینے سے رنگ
 ملا مرشد سے، نور ملا نبی سے رنگ ملا ولی سے۔ رسولِ اکرم نے نورِ دیا غوثِ اعظم
 نے رنگ دیا۔ اور نور اور رنگ میں، لائٹ اور کلر میں دوستی دیکھو۔ دونوں نے
 ملے کر لیا۔ اے نور! جہاں تک جلے گا وہاں تک میں بھی جاؤں گا۔ جہاں تک
 لائٹ جائے گی وہاں تک کلر جائے گا۔ اس لئے جہاں نبی جلے گا وہاں ولی کا
 رنگ ملے گا۔ اور جہاں جہاں ولی جلے گا وہاں نبی کا نور ملے گا۔ اس لئے
 بغداد میں نبی کا نور ہے
 اجمیر میں نبی کا نور ہے

اور اس وقت ڈربن میں بھی نبی کا نور ہے الحمد للہ اللہ صلی علیٰ

مدینے کا نور نجد کا اندھیرا | سلو! اے ٹکلیں پر بکے ہوئے مہرو
 عیاش عربوں کے چندوں پر اور بدکردار

شہزادوں کے مہیوں پر پلنے والے جماعتیو، کان کھول کر سن لو جب ولیوں
 نے اس مقدس سرزمینِ ڈربن کو نبی کا نور دے دیا تو اب یہاں تم اندھیرا نہیں
 لا سکتے یہاں تم نہیں لا سکتے۔ مدینے کا نور آچکا ہے اب نجد کا اندھیرا
 نہیں چاہیئے، ہم کو نجد کا اندھیرا نہیں چاہیئے۔ ہم کو لیٹروں کا اندھیرا نہیں
 چاہیئے۔ ہم کو گنبدِ صغریٰ کے دشمنوں کا اندھیرا نہیں چاہیئے۔ ساٹھ ہزار مہیا کو
 ختم کرنے والو، ان کے مزارات کو شہید کرنے والو! ہم کو تمہارا اندھیرا نہیں چاہیئے

ہمیں سینے کا نوزل چکا ہے، روشن بلب چاہیئے سمجھے ہوئے بلبوں سے کیا لینا دینا۔

بلب ہوئے بلب | ہاں سمجھے ہوئے بلبوں سے ایک بات یاد آ گئی۔ ہر بلب کو نہ لے لینا کچھ فیوز بھی ہوتے ہیں ایسا نہ ہو کہ شکل دیکھ کر کے گھر لے آؤ، شکل دیکھ کر گھر مت لاؤ، تار لگا کے دیکھ لو صحیح ہے تو لے لو ورنہ جھوڑ دو۔

فیوز کی بھی دو قسمیں ہیں ٹوٹا پڑا فیوز بلب، دو قسمیں ہیں فیوز کی ایک کیا ہے دو قسمیں ہیں فیوز کی۔ آپ کہیں گے ماسٹی صاحب! کیا آپ کبھی الیکٹریشن رہے ہیں۔ جی نہیں فریضے نے الیکٹریشن بنا دیا کیونکہ وارننگ کرنی پڑتی ہے نا فیوز بلبوں کی۔ تو فیوز دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک بلب ہوتا ہے، کاش آپ سمجھ جائیں میری ادوسے کیونکہ آپ کے پاس بھی وہ بلب ہے نا اس لئے سمجھ جائیں کبھی ادھر کبھی ادھر | گے۔ ایک بلب ایسا ہوتا ہے کہ اس کا تار ٹوٹ جاتا ہے، ایک کو نہ اس کا ٹوٹ جاتا

ہے۔ ایک کو نہ جو اس کا لگا ہے ایک ٹوٹا ہوا ہے اور ٹھک کر ادھر ادھر ہو رہا ہے۔ مستقل نہیں ٹوٹا، ایک سرا لگا ہوا ہے اور دوسرا ٹوٹا ہوا ہے۔ دوسرے جلتے اب جدھر سے جلا ہوا ہے بھولنے لگا گھڑی کے پنڈولم کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر، کبھی ادھر کبھی ادھر، گھڑی کے پنڈولم کی طرح۔ سمجھنے کی کوشش کرو۔ کبھی ادھر ہو جاتا ہے کبھی ادھر ہو جاتا ہے۔ میرا ذکر لیں تو کیا حرج ہے، فلاح کر لیں تو کیا حرج ہے، گیارھویں کر لیں تو کیا حرج ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔ بزرگوں نے کہا ہے ہم بھی کر لیں تو کیا حرج ہے، نہ کریں تو کیا حرج ہے۔ بنی کے زلمے نہیں ہوا صحابہ کے زمانے میں نہیں ہوا، صحابہ کے بعد نہیں ہوا، بہت بعد میں ہوا ہے نہ کریں تو کیا حرج ہے۔ جب صحابہ نے نہیں کیا تو ہم کیوں کریں؟ لیکن صحابہ نے تو اور بہت سے

کام نہیں کئے اور ہم کر رہے ہیں۔ اگر کر لیں تو کیا حرج ہے اور نہ کریں تو بھی کوئی حرج نہیں یہ بھی ٹھیک ہے وہ بھی ٹھیک ہے۔ نفی نفی گھڑی کے پنڈولم کی طرح کبھی ادھر، گھڑی کے پنڈولم کی طرح۔

میلاد کر لیں تو کیا حرج ہے نہ کریں تو کیا حرج ہے۔

گیا رحویا منالیں تو کیا حرج ہے نہ منادیں تو کیا حرج ہے۔

حسودہ پکالیں تو کیا حرج ہے نہ پکادیں تو کیا حرج ہے

امام حسین کا فاتحہ دلا دیں تو کیا حرج ہے اور نہ دلا دیں تو کیا حرج۔ کہا یہ بھی ٹھیک وہ بھی ٹھیک۔ کاہے کو جھگڑے میں پڑیں۔ کاہے کو لغزے میں جانے کا۔ کاہے کو دنگے میں جانے کا۔ آگے یہ بھی بڑھا دو، کاہے کو جنت میں جانے کا، ہم تو دھندے میں رہیں گے۔ کس لئے جھگڑا کریں۔ کاہے کو مرنے کا، کاہے کو قبر میں جانے کا۔ کاہے کو مٹی کے نیچے جانے کا۔ ہم کو تو یہیں افریقہ میں رہنا ہے، یہیں پڑے رہو۔

اسلام کو سب کچھ دو | مرنا ہے تو جینے کا پروگرام کیا۔ جب مرنا ہے تو پھر مرنے کا پروگرام بناؤ۔ مرنا ہے تو لڑکے کے لئے

پلا پتی کیوں بنائی۔ مذہب کے لئے کیوں نہیں بنائی۔ تیری بیوی بڑی کرفٹلہ جبری عورت بڑی کہ عائشہ، تو بڑا کہ نبی؟ جب تو کچھ بھی نہیں، تو جو کچھ نہیں اسے سب کچھ کیوں دے دیا۔ اولاد کو کچھ دو اسلام کو سب کچھ دو۔ بولو حسین نے اپنی اولاد کو کیا کچھ دیا؟ امت کو سب کچھ دیا۔ بولو میرے مخدوم نے اپنی اولاد کو کیا کچھ دیا؟ بادشاہ تھے تخت و تاج کو لات مار دی اور ہم کو فقیری دے دی۔ اولاد کو کیا دیا مذہب کو سب کچھ دیا۔ مرنے کا پروگرام نہیں ہے تو اولاد کو سب کچھ دے دو اکیلے کاہے کو جاؤ سب کو جہنم میں لے کر جاؤ تاکہ یہاں مزا مارا ہے تو وہاں سزا بھی حاصل کرو میں اس لئے جھجھوڑ رہا ہوں کہ ایک دل جلے گا کوئی فقرہ تیرے صنمیر کو بیدار کر دے اور تو سوچی گئے کہ اس ساٹھ برس کے سینے پر تو اپنے کو کیوں لٹکا رہے۔ یہ زندگی

سنا ہے خواب ہے اس لئے آج جاگ جاؤ، آج کا جاگنا بہتر ہے۔
 تو جب بلب کا ایک تار ٹوٹ گیا تو کبھی ادھر کبھی ادھر، کبھی ادھر کبھی
 ادھر۔ میں خیال میں یہ فیوز کھسے اور کنفیوز زیادہ ہے۔ پھر ایسے بلب کے لئے
 ہمارے بچے کیا کہتے ہیں۔ وہ ٹوٹے ہوئے سرے کو گھماتے گھماتے، دھیرے
 دھیرے اسی پوائنٹ پر لے جاتے ہیں جہاں سے وہ ٹوٹا ہوا ہے۔ اگر جڑ گیا،
 اگر کنیکٹ ہو گیا تو دس روپے بچ گئے۔ اور ایک بلب ایسا ہوتا ہے جسے روکے
 گھماتے ہیں اور گھماتے گھماتے وہیں لاتے ہیں جہاں سے ٹوٹا ہے اگر جڑ گیا تو پیسے
 بچ گئے۔

تار جڑ جاتے | اس لئے ہمارے علمائے کرام ایسے بلبوں کو گھماتے گھماتے
 دھیرے دھیرے ایک گھنٹہ تک تقریر ہوتی ہے وہیں پر
 لے جاتے ہیں جہاں سے ٹوٹا ہے کہ شاید اندر ہی اندر جڑ جائے جہاں سے ٹوٹا
 ہے تو جہرے پر لائیٹ آجائے گی اور اگر وہ ٹوٹا تار ٹوٹ کر کہیں گر گئے تو میرا
 باپ بھی اسے صحیح نہیں کر سکتا۔

تو یہ مکمل طور پر فیوز ہے۔ ایسے فیوز بلب کسی کام کے نہیں ہوتے۔ انڈیا
 میں حکیم لوگ کہتے ہیں کہ کھدرا بوتل میں مت لاؤ، بوتل کا شیشہ مڑا ہوتا ہے اس
 لئے وہ کہتے ہیں کہ بلب میں لاؤ تاکہ پیشاب دیکھ کر بیماری بتلا دیں۔ فیوز بلب
 میں لاؤ شیشہ باریک ہے دیکھنے میں آسانی ہے

پہچان لئے گئے | جب تک فیوز نہیں تھا سروں پر تھا، جب تک
 فیوز نہیں تھا بلند تھا۔ فیوز ہو جانے کے بعد ٹیبلٹ

میں پہنچا دیا گیا تو ان فیوز بلبوں سے کہا کہ تمہاری اصل جگہ کیا ہے؟
 آگے بڑھو، جب دیکھ لو گے کہ تار ٹوٹا ہے تو فیوز بلب اپنے گھر نہیں لاؤ گے
 کیونکہ پہچان لئے گئے کہ یہ تو فیوز ہے۔ ارے مولٹا نے فخر کو دیا ماشی میاں یہ دیکھو!

یہ بلب: ارے مفتی صاحب یہ تو فیوز ہے؟

جب بھائی قاسم اشرفی نے اٹھٹا کر دیکھا تو کہا: بلب؟ تار دیکھا فیوز ہے لوگوں نے دیکھا فیوز ہے۔ انٹرکے نوجوان نے دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ فیوز ہے۔ جی اے کاسٹوڈنٹ ہے۔ ایم اے کاسٹوڈنٹ ہے، میڈیکل کاسٹوڈنٹ ہے تو پہچان لیتا ہے کہ یہ فیوز ہے۔ تو بلبوں کو بڑی فکر ہوئی کہ سب پہچان لیتے ہیں کہ یہ تو اندر سے جان لیتے ہیں، اب تو بچے بھی پہچان لیتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے سے کہنے لگا کہ بھائی جلدی سے دواڑہ بندو فیوز آ رہا ہے۔

اب ان بلبوں کو بڑی فکر ہوئی کہ سب پہچان لیتے **عالمی اجتماع** ہیں۔ اس لیے عالمی اجتماع ہوا۔ دنیا بھر کے لوگ جمع ہوئے اور سوچنے لگے کہ کیا کریں کہ کوئی پہچانتے نہ پائے۔ ہندوستان کا امیر لول

رہا ہے، پاکستان کا امیر لول رہا ہے، قبرستان کا امیر لول رہا ہے۔ اجتماع ہوا۔ چاہے جہاں ہو ہمیں کیا۔

پہچان لیتے ہیں سستی۔ بچوں سے ڈر گئے، عورتوں سے ڈر گئے۔ عورتیں بھی دیکھ دیکھ کر، اودہ یہ تو فیوز ہیں کہ یہ تو لٹاؤ پر نمانہ پڑھتے ہیں لیکن ان کے چہروں پر روشنی نہیں آتی۔ ان کے دلوں میں روشنی نہیں اس لیے چہروں پر روشنی نہیں اگر دل صحیح ہو تو اس کا تاثر چہرے پر ابھرے گا اگر دل مطمئن ہے تو چہرے سے اطمینان ظاہر ہوگا

ایک عالمی اجتماع ہوا اور یہ سوچا جانے لگا کہ سب پہچان لیتے ہیں کیا کیا جائے؟ تو کوئی ہندوستان سے آیا کوئی پاکستان سے آیا، کوئی بلوچستان سے آیا، کوئی ایران سے آیا، کوئی کہیں سے آیا کوئی کہیں سے آیا۔ کافی مغز ماری رہی۔ اتنا بڑا مغز کام کر کے سلا کر اتنا ہو گیا لیکن کچھ نتیجہ نہ نکال سکا۔

نجد کے ڈاکوؤں کے سردار نے کہا، نجدی نڈار نے کہا صحابہ کرام کے مزارات

لوٹا اور مصلّا

کھودنے والی مائل طاقت نے کہا۔ میری مانو! جماعت نے

کہا تیری ہی تو مانتے ہیں۔ رسول کی تیرے آگے نہیں مانی کتاب

کبے کو نہ مانیں گے۔ اے فیوز بلبو! تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہیں نہ پہچانیں تو ایک کام

کرو۔ پوچھا، کیا۔؟ کہا، ملکی ہو جاؤ دودھیا ہو جاؤ۔ ملکی بلب ہونے کا کیا فائدہ

ہوگا؟ کہا، ملکی بلب فیوز ہوگا تو لوگ اٹھا کر جب دیکھیں گے تو تار نظر نہیں آئے

گا۔ ملکی بلب، مصلیٰ ہو مٹھ میں لوٹا ہو، دوسرے مٹھ میں تسبیح ہو، ماتھے پر داغ

ہو، لمبی داڑھی ہو۔ پڑھو چاہے نہ پڑھو ہونٹ ہلتا رہے، ہونٹ اگر نہیں ہل رہا تو

تسبیح چلتی رہے۔ تسبیح چلتی نہیں اور ہونٹ چل رہا ہے اور ہونٹ بند ہے تسبیح

چل رہی ہے۔ ہونٹ بند ہیں پتہ نہیں کوھر سے پڑھ رہے ہیں۔

ارے جب تسبیح چل رہی ہے تو ہونٹ بھی ہلنا چاہیے۔ جب اللہ اللہ اللہ

کہو، سبحان اللہ، سبحان اللہ، سبحان اللہ، الحمد للہ الحمد للہ کہو گے تو گن گے، جب

کچھ کر ہی نہیں رہے تو گن کیا رہے ہو۔ جب منہ سے کچھ کہتے نہیں تو گنتی کس کی؟

میں کویت اسٹریڈ سے جا رہا تھا۔ ایک "عزبا" بیٹھا ہوا تھا۔ منہ میں سگریٹ

تسبیح چل رہی ہے تو ہونٹ بند ہیں ابھی وقت میں دو متفاد کام جاری ہیں ہونٹ

چالو ہے تو تسبیح بند ہے، تسبیح چل رہی ہے تو ہونٹ بند ہیں۔ مٹھ میں تسبیح لے لو

بغل میں لوٹا لے لو، مٹھ لے لو، جیب میں ستونے لو اور لمبا کرتا پہن لو، انہوں نے کہا

چھوٹے بھائی کا پاٹجامہ بڑے کا کرتہ

رات میں دیر سے گئے تھے

جلدی سے ملازمت، جلدی سے آجاؤ۔ اب جلدی میں تھے۔ پندرہ دن کے لئے

گاہ سے باہر جانا ہے جلدی سے آجاؤ۔ اب یہ جلدی جلدی کیا کئے چھوٹے بھائی

کا پاٹجامہ پہن لیا۔ جلدی میں بھول گئے دیکھنا تو چھوٹے بھائی کا پاٹجامہ پہن لیا اور

بڑے بھائی کا کرتہ۔ اب تو یہ ان سے بھول ہوئی۔ ہم سے آپ سے بھول ہو جاتی تو

کوئی باہر سوچتا۔ میاں یہ کونسی بات ہے۔ پانچواں آنا اونچا، گرتہ آنا نیچا۔ ابے آنا اونچ
 نیچ چہارے اندر تو ہم کہہ دیتے بھی جلدی میں بھول ہو گئی، آدمی میں غلطی ہو گئی دراصل
 ہم رات دیر سے سوئے صبح لیٹ گئے۔ جماعت سے کہا جلدی سے آجانا۔ اب جلدی
 میں چھوٹے بھائی کا پانچواں پہن لیا اور بڑے بھائی کا کرتہ، ہم آپ ہوتے تو یہ کہتے مگر وہ لوگ
 میں غزوہ والے سب بھول تو ہو گئی، گھر میں اب کیسے کہیں کہ بھول ہو گئی تو کہتے ہیں سنت ہے
 یعنی دو بھائیوں کا کپڑا جھٹک لینا سنت ہے۔ الیسا بھی کیا معاملہ شکل بدل، صورت بدل
 لو، ملکی بلب ہو جاؤ۔ اب کیسے پہچانیں گے تو سینوں کے لئے پلاٹیم ہو گیا یاں یار اب کیسے
 پہچانیں جنفیوں کی طرح آئے ہیں، حنفیوں کی طرح بولتے ہیں، حنفیوں کی طرح کھاتے ہیں،
 شافعیوں کی طرح آئے۔ کیا کریں یار نماز ہماری طرح پڑھیں، اذان ہماری طرح ہے، رکوع ہماری
 طرح ہے، سجدہ ہماری طرح ہے۔ یا یہ پہچانیں کیسے؟ اندر دیکھتا نہیں یہ تو ہو گئے دودھیا
 بلب جن کا تار دکھتا نہیں، ملکی بلب کا تار دکھتا تو جب باہر سے کچھ دیکھتا نہیں تو کیسے بلیں
 یہ کون ہے۔ اب سینوں کو بھی بڑی پریشانی ہوئی اور ایک عظیم الشان میلاد کے موقع پر ایک
 سنی نے سوال کر دیا۔ یہ سب تو ملکی بلب ہو گئے پہچانیں کیسے؟ ہمارا جو پیر مرشد تھا کھڑا
 ہو گیا اور کہا دیکھو ایک کام کرو جب ملکی بلب کو مارکیٹ میں دیکھو، جب ملکی بلب کو
 مارکیٹ میں دیکھو تو پکڑ کر گھر مت لے جاؤ۔ کیا طریقہ ہے ملکی بلب کے لانے کا تم دکان میں
 گئے تم نے کہا ایک ملکی بلب دو، جب وہ ملکی بلب دے تو پکڑ کر گھر مت لے جاؤ پلگ
 میں لگاؤ، اور مین دباؤ مل جائے تب لاؤ۔ اگر تم کو ملکی بلب راستے میں دیکھ جائے تو یا
 غوث اعظم المدد کے پلگ میں لگاؤ اور اگر چہرے پر مسکراہٹ آجائے اور المدد کہہ دے تو
 کچھ ٹو اپنا ہے اور اگر مرہا جائے تو سمجھو نبوز ہے (مدد شریف)

تو سن جی طرح سے ساؤتھ انڈیائی کے بلوں میں جو روشنی ہے وہ ہمیں کی بجلی
 سے ہے لیکن اولیاء اللہ میں جو روشنی ہے وہ نورِ محمدی سے ہے، وہ چراغِ نبوت سے
 ہے، وہ نبوت کے چراغ سے چمک رہے ہیں، نبوت کے چراغ سے دمک رہے ہیں

کیونکہ اگر انہیں عکسِ نبوت بنایا گیا ہے تو مصطفیٰ جانِ رحمت کو چراغِ نبوت بنایا گیا ہے
 اللہ فرماتا ہے وسراجاً منيراً..... دافع
 الحمد للہ رب العالمین — اسی وقت صلوة و سلام کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

نشانِ اولیاء

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشّٰهِدِيْنَ وَالتّٰكْرِيْنَ
بارگاہِ رسالتِ مآب میں ہدیہ درود پیش کیجئے !

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
ایک مرتبہ اور ہدیہ درود و سلام پیش کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالحَسَنِ وَالحُسَيْنِ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا
جَدِّ الْحَسَنِ وَالحُسَيْنِ

نبی اور آلِ نبی پر ایک مرتبہ اور ہدیہ صلوة پیش کریں۔

تیرے کرم کی بات ہے خواجہ

میری کیا اوقات ہے خواجہ

ہاتھ میں تیرے ہاتھ ہے خواجہ

تیرا میرا ساتھ ہے خواجہ

عارضِ تاباں کیسے برہم !

ایک ہے دن اک رات ہے خواجہ

سب پر بڑے اظہر تر ہے

یہ کیسی برسات ہے خواجہ ؟

ایک دن اجیرِ مقدس میں خواجہ غریب نواز کی باگاہ میں بیٹھا تھا
دور آستانے پر نگاہ تھی، اور آستانہ پر غور کرنے لگا تو پہلے تو آستانہ

کو دیکھا پھر لفظ آستانہ کو جان گیا، تو آستانہ پر توجہ ڈالی تو ایک مسئلہ بن گیا۔ میرے خواجہ یہ آستانہ ہے اور کیونکہ میں آستانے پر کھڑا ہو کر بلبل رہا ہوں یہ آستانہ ہے یہ درگاہ ہے۔ تو یہ بات جو آستانے پر فٹ ہوتی ہے لیٹے لیٹے چاہے بیٹھے بیٹھے سُنئے کہ :

میرے خواجہ یہ آستانہ ہے (لفظ آستانہ کو ذہن میں رکھیے) آس ٹوٹی تو صرف طعنہ ہے۔ آس ٹوٹی تو یہ مت سمجھیے گا کہ خدم صابر کلیری کی وجہ سے آستانہ ہے، یہ مت سمجھیے گا کہ خدم سمنانی کی وجہ سے آستانہ ہے۔ اس آستانہ میں ہماری آس ہے، سنیوں کی آس ہے اور آس جب ٹوٹ جائے گی تو آستانے میں سے طعنہ بچے گا۔ میرے خواجہ یہ آستانہ ہے۔ (غیرہ)

ہمیں ذات سے محبت ہے | لوگ صفتوں کے پیچھے بھاگتے ہیں کچھ لوگ صفت کی قدر کرتے ہیں کہ ہاشمی میاں تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ تمہارے اندر تقریر کی صفت ہے اور ایک دوسری جگہ گیا، پوچھا کہ تم نے مجھے کیوں بلایا ہے؟ کہا میاں آپ کی ذات سے محبت ہے چاہے آپ مقرر ہوتے، چاہے آپ گونگے ہوتے ہم تو آپ کو اس لئے بلاتے ہیں کہ آپ کی ذات سے محبت ہے۔

صفت سے محبت کرنا لباس سے محبت کرنے جیسا ہے اور لباس کو بدلنا جاسکتا ہے، ذات بدلی نہیں جاسکتی۔ کسی کو تقریر سے محبت ہے کسی کو مصنف سے محبت ہے۔ کسی کو آدمی سے محبت ہے کسی کو اس کے صن سے محبت ہے، کسی کو صفت سے محبت ہے، کسی کو جوانی سے محبت ہے دھل گئی تو محبت بھی ڈھل گئی، مگر ذات سے محبت ہے تو کبھی نہیں ڈھلے گی، تو ذات کی محبت اور ہے، صفت سے محبت اور ہے۔ اسی فرق کو سامنے

رکھ کر شعر سنئے گا۔

وہ مسدب ہے اور دانا ہے جو تیری ذات کا دیوانہ ہے
 رشکِ فردوس بن گیا وہ بشر جس کے گھر تیرا آنا جانا ہے
 خواجہ غریب نواز: جس کے گھر تیرا آنا جانا ہے۔
 بے طلبی عطا تیری عادت ہے (بے ملنگ دینا تیری عادت ہے)
 بے طلبی عطا تیری عادت ہے تیری شاعری کا کیا ٹھکانہ ہے
 اور کچھ اپنے نام سے فائدہ اٹھایا ہے اور دیکھیں کس طرح سے غریب نواز
 کو خوش کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ:
 ہاشمیت کی آبرورکھنا!

وجہ بھی بتائی خواجہ غریب نواز کیوں رکھیں گے۔ اس کی وجہ مصرعہ ثانی میں
 عرض کیا ہے۔

ہاشمیت کی آبرورکھنا! یہ گھرانہ، تیرا گھرانہ ہے
 میرے خواجہ تمہیں سلام کیا ہر آدمی کو اپنے کسی نہ کسی کام پر فخر ہوتا
 ہے۔ کوئی کہتا ہے میں انگلینڈ سے ڈگری لایا، کوئی کہتا ہے میں نے دارالعلوم بنایا۔ ارے بھئی تم نے کوئی کام کیا۔ ہاں!
 میں نے ایک درگاہ بنائی۔ کوئی نہ کوئی قابلِ ذکر کام ہر کوئی جانتا ہے۔ ایک صاحب
 نے بھی اپنا قابلِ ذکر کام ایک شعر میں کہا ہے۔ ویسے شعر تو بڑا سادا ہے
 لیکن دل کو چھو گیا ہے۔

حضرت سیدنا آل رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ حضرت فاضل ربیوی
 کے پیرو مرشد ہیں۔ ان سے پوچھا گیا۔ انہوں نے خود فرمایا: اگر مجھ سے
 میرا خدا پوچھے گا کہ تم میرے لئے کیا لائے ہو تو میں احمد رضا کو پیش
 کروں گا اور جب سیدنا آل رسول کی خدمت میں حضرت علی حسین کچھوچھوی

حاضر ہوئے تو انہوں نے انہیں نے خلافت دی اور کہا: علی حسین جب خلافت میں نے تمہیں دے دی ہے۔ تمہارے بعد کسی کو خلافت نہیں دوں گا تا کہ میرے خاتم الخلافہ تم رہو تو کچھ فخر کے دو چار کام کسی پاس ہوتے ہیں۔ ایک صاحب بھی فخر یہ کہتے ہیں کہ میرے خواجہ تمہیں سلام کیا

اک یہی عمر بھر میں کام کیا

اَلَا اِنَّا اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْنَا هُمْ وَلَا هُمْ يَخْزِنُون

ولی اللہ کو کوئی خوف نہیں | "خبردار! بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے، نہ کوئی غم۔"

سارے ولیوں کو دیکھ لو، کسی کو کوئی غم ہے؟ اور کوئی دکھ کی آواز ملتی ہے وہاں سے؟ لَا خَوْفٌ عَلَيْنَا هُمْ وَلَا هُمْ يَخْزِنُون

یہ بات تو ان اولیاء اللہ لَا خَوْفٌ عَلَيْنَا هُمْ سے بھی ملے ہے ان سے کیوں نہیں کہا گیا یہ اَلَا اِنَّا کیوں؟

اِنَّا اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ بے شک اللہ کے ولی، اِنَّا اولیاء اللہ سے بھی بات کہی جاسکتی تھی مگر یہ اَلَا کیوں؟ — تو یہ اَلَا ردِ بلا کے لئے ہے۔

قرآن میں لفظ تو لفظ کوئی حرف بھی خواہ خواہ نہیں ہے۔ ایک حرف بھی خواہ خواہ نہیں ہے، ایک حرف بھی قرآن میں بلا ضرورت نہیں ہے۔ ایک حرف بھی عبث و بیکار نہیں ہے بلکہ اس کا اپنا ایک مقصد ہے اور اسے صرف مومن ہی سمجھ سکتا ہے۔

اَلَا اور اِنَّا | اَلَا اِنَّا اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ میں کہہ رہا ہوں اِنَّا اولیاء اللہ سے جب بات ہو سکتی تھی تو اَلَا کہنے کی کیا ضرورت؟

کیونکہ جب یہ بات کہی جا رہی ہے کہ اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے نہ غم،

اللہ کے دلیوں کو کوئی خوف نہیں، کوئی ڈر نہیں، یہ بات کہنی تھی تو الا خبردار کیوں؟ گویا قرآن یہ سبق دے رہا ہے کہ خبردار اسی وقت کہا جاتا ہے جب کوئی بے خبر ہو۔ اگر دنیا میں کوئی بے خبر نہ ہو تو خبردار کرنے کی کیا ضرورت؟ کسی جھٹکے اور پر نہیں لکھا ہوتا کہ خبردار کیونکہ جھٹکے گاہ لیکن ۴۴۵ دولت کے نیچے لکھا ہوتا ہے۔ یہ کھمیا ہے اور دو ٹہنی لگی ہوئی ہے اور کھوپڑی اور نیچے ۴۴۵ دولت لکھا "خطرہ خبردار، تو جہاں خطرہ ہوگا وہیں خبردار کیا جائے گا اب ایک سڑک جو بالکل صاف ہے، بالکل سیدھی ہے، صحیح ہے اس پر کوئی ٹکے گا خبردار؟ لیکن اگر آگے چل ٹوٹا ہوتا ہے تو خبردار بھی کیا جائے گا۔ اور پورڈ بھی لگادیا جائے گا۔ دائیں سے مرڈو۔ بائیں سے مرڈو۔ تو جہاں خطرہ ہوتا ہے وہیں خبردار کیا جاتا ہے۔

ولی کی بارگاہ میں کیوں خبردار کیا جا رہا ہے۔ عالم الغیب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ نبی کی بارگاہ میں عزائیل کو بے خبری نے شیطان بنا دیا۔ خدا اسی بے خبری نے اس لئے کہ آدم علیہ السلام کے آگے جھکنے سے ٹکرا کر دیا۔ وہ بات قرآن اس انداز سے کہہ رہا ہے:

وَإِذْ قُلْنَا لِمَٰلِكُ اسْجُدُوا

فرشتوں کو پڑھانے والا جنت بدر | جب اللہ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے لئے سجدہ تعظیم

بجائے تو سب سجدے میں چلے گئے سوائے ابلیس کے فسجدوا الا ابلیس سوائے ابلیس کے۔ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ، اس نے بڑائی کی اور ہو گیا کافروں میں سے، اے اللہ نے کافر کہا کہ نہیں، اللہ نے ابلیس کو کافر کہا کہ نہیں۔ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ کافر ہو گیا۔ کس کو کافر کہا، پہلے مومن تھا جو پہلے جنت میں جاتا تھا، جو پہلے فرشتوں کو پڑھاتا تھا۔ تو فرشتوں کو پڑھانے

والے کو اللہ نے کافر کہا۔ جنت میں آنے جانے والے کو اللہ نے کافر کہا۔ چھ کوڑ برس عبادت کرنے والے کو اللہ نے کافر کہا اور اللہ نے اپنے بندوں کی آنکھ سے پٹی کھول دی کہ جب فرشتوں کو پڑھانے والا کافر ہو سکتا ہے تو یہ بچوں کو پڑھانے والے کیوں نہیں ہو سکتے۔ ارے جب اپنے شاگردوں کی جماعت بنا کر جنت میں جانے والا، ارے جب ملائکہ کی جماعت لے کر جنت میں جانے والا کافر ہو سکتا ہے تو یہ لوگوں کی جماعت بنا کر لے و نڈ جانے والے ہو جائیں گے تو کونسی حیرت کی بات ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

ہم پوچھتے ہیں کہ چھ کوڑ برس سجدے کرنے والا ہو سکتا ہے تو یہ پانچ وقت سجدہ کرنے والے کیوں نہیں ہو سکتے۔ ؟

معلوم ہوا کفر سے بچانا نہ عبادت کا کام ہے نہ علم کا کام نہ درجے کا کام ہے۔ اگر کفر سے بچانا علم کا کام ہوتا تو ابلیس بھی عالم تھا۔ کفر سے کیوں نہیں بچا اگر عبادت کا کام تھا تو وہ بڑا عبادت گزار تھا، کفر سے کیوں نہیں بچا۔ ؟ معلوم ہوا کفر سے بچانا عبادت کا کام نہیں ہے۔ کفر سے بچانا محبت کا کام ہے وہ عبادت تو کرنا جانتا تھا، محبت کرنا نہیں جانتا تھا۔

عبادت اور ہے محبت اور ہے۔ رسول کی دی ہوئی عبادت تو یزید کے کیمپ میں بھی تھی لیکن رسول کی دی ہوئی محبت صرف حسین کے سینے میں تھی۔ صرف کربلا کے شہیدوں کی زندگیوں میں تھی اس لئے عبادت کرنا اور ہے، محبت کرنا اور ہے۔ یہ کچھ محبت والے ہو گئے عبادت نہیں کرتے، کچھ عبادت والے ہو گئے، محبت نہیں کرتے۔

عبادت والے اور محبت والے | ہم جیسے اس لئے کرتے ہیں عبادت بھی کرو، محبت بھی کرو، کیونکہ عبادت

تجھے فاسق ہونے سے بچائے گی اور محبت تجھے کافر ہونے سے بچائے گی۔
عبادت تجھے وفادار بنائے رکھے گی اور محبت تجھے غدار نہیں بننے دے گی
تو اللہ نے اس کو کافر کہا، اللہ نے کافر کو کافر کہا کہ نہیں؟

کافر کو کافر کہو | قرآن میں ہے قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ۔

اے میرے محبوب کافر کہو: قُلْ اے محبوب کہیے!
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ۔ اے کافر! تو اللہ نے رسول سے کافر کو کافر کہلایا
کہ نہیں اور رسول نے کافر کو کافر کہا کہ نہیں۔ تو اللہ کافر کو کافر کہے، رسول اللہ
کافر کو کافر کہیں تو یہ مسئلہ کون ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ کافر کو کافر نہ کہو۔ اچھا
اگر یہ کہہ دے تا کافر کو کافر نہ کہو۔ پوچھو کیوں؟ کافر کو کافر کہیں نہ
کہیں۔ آگے چل کر مسلمان ہو گیا تب کافر کو کافر نہ کہیں آگے چل کر مسلمان
ہو گیا، تب تو میں کہوں گا مسلمان کو مسلمان نہ کہو آگے چل کر مسلمان، کافر
ہو گیا تب؟ کیا مسلمان آگے چل کر کافر نہیں ہوا۔ ارے آج نہیں رسول
کے ہاتھ پر ایمان لایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور زکوٰۃ
دینے سے انکار کیا اور کافر ہو گئے۔

جب حضور کے ہاتھ پر کلمہ پڑھنے والے کافر ہو گئے تو پھر آج ملا کے
ہاتھ پر پڑھنے والے کو ہونے میں کتنی دیر لگے گی؟ وارے کیا یہ فتویٰ ہے یہ
تقویٰ سے کہ تقویٰ ہے۔ یہ کیا ہے؟

آجے چل کر اگر مسلمان، یہ فتانوں کسی نے مان لیا تو تمہارا کام ختم ہو جائے
گا۔ اب ایک لڑکے کو بولا۔ کیا نام ہے تیرا۔ عبد اللہ۔ تیرے باپ کا کیا نام ہے
اسد اللہ۔ تیری قومیت کیا ہے؟ چپ۔ میں سمجھا تو میت نہیں سمجھا۔ تیری
نیشنلٹی کیا ہے، تو چپ۔ میں سمجھا نیشنلٹی نہیں جانتا۔ غصے میں آکر میں نے
کہا۔ بول تو پیدا کہاں ہوا۔؟ تو بولا۔ ہندوستان میں پیدا ہوا۔ تو کہتا کیوں نہیں

میں ہندوستانی ہوں۔ کیسے کہوں آگے چل کر جاپانی ہو گیا۔ تب آگے تو کچھ بھی
 ہو جائے گا، کیا ابھی سے۔ اے تو جوان ہے، آگے چل کر بوڑھا ہو گیا تب ؛
 رہ تو ہونا ہی ہے۔ کیا ابھی بوڑھا، تو پھر بوڑھا ہی کیوں۔ آگے چل کر مر گیا تب
 کیا تم زندہ ہو۔ کیا زندہ زندہ لگائی ہے، آگے چل کر مر گیا۔ ہمارا اسدام یہ نہیں
 کہتا۔

چور کو چور کہو | اگر آج کوئی مسلمان ہے تو ہے، اگر آج کافر ہے تو کافر
 ہے جب تک جو بولی ہے اسی کے تحت اس پر فتویٰ لگ سکتا
 ہے۔ مثال دے رہا ہوں۔

جب تک کلمہ نہیں پڑھا دینا نے انہیں کافر اعظم کہا اور جب کلمہ پڑھ لیا
 تو دینا نے انہیں فارق اعظم کہا۔ کیا کہتے ہیں کافر کو کافر نہ کہو۔ میں کہتا ہوں ابھی
 نودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جاتا ہے۔ کافر کو کافر نہ کہو۔ یہی تو کہتے ہیں میں
 کہتا ہوں کس کو کافر نہ کہیں، کافر کو، کس کو؟ یعنی کافر کہہ چکے ہیں اور
 پھر کہتے ہیں نہ کہو۔ تم نے کہیں کہا کافر۔ سچا بات تو یہ تھی کہ مسلمان کو کافر
 نہ کہو۔ صبح بات یہ ہے، مسلمان کو کافر نہ کہو۔ اس جماعت نے مسلمان کاٹ
 کر کافر لگا دیا۔ کوئی ملک ایسا نہیں جو چور نہ کہے، ڈاکو کو ڈاکو نہ کہے، خیرا
 کو شرابی نہ کہے، جواری کو جواری نہ کہے، عورت کو عورت نہ کہے، مرد کو مرد نہ کہے
 جنس بدل دیتی میں غور نہیں۔ میں نے اخبار پڑھا، ایک عورت مرد ہو گئی، مرد ہو گئی کر
 ہو گیا۔ ابھی اخبار میں آیا کہ وہ سہیلیوں میں محبت تھی، ایک سہیلی سہیلا ہو گئی تو
 پھر رد کی کو رد کی نہ کہیں۔ آگے چل کر روکا ہو گئی تب۔ ارے دنیا کا طریقہ یہ ہے
 کر کا لے کو کالا کہا جائے گا۔ نیلے کو نیلا کہا جائے گا، ہرے کو ہرا کہا جائے گا پیلے
 کو پیلا کہا جائے گا، سفید کو سفید کہا جائے گا۔ فز کس کو فز کس، کیمسٹری کو کیمسٹری
 زواہجی کو زواہجی کہیں گے۔ مسلمان کو مسلمان کہیں گے، سنی کو سنی کہیں گے

ظلمتِ ظلمت ہی رہے گی | ہندوستانی کو ہندوستانی کہیں گے، بخاری
کو بخاری کہیں وہ چاہے انڈیا میں اور

چاہے نہ ہو۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو جیسا بتا ہے اس کو ویسا ہی بولا جاتا ہے۔ اب اگر کوئی اندھیرا اپنا نام ضیاء رکھے، اپنا نام اجالا رکھ لے، ظلمت اپنا نام ضیاء رکھ لے تو ظلمت، ظلمت ہی رہے گی۔ وہ ضیاء نہیں بنے گی، ارے جو دنیا کی ضیاء نہیں وہ دین کی ضیاء کیا بنے گی۔ یہ تو بڑی موٹی سی بات ہے جس کو ضیاء الدینا ماننے کو تیار نہیں اس کو ضیاء الدین ماننے کو تیار کیسے ہوں گے۔ (غفرہ)

تو بات یہ تھی مسلمان کو کافر نہ کہو تو کیا کیا مسلمان کو کاث کر کافر لگا دیا۔ اس سے جماعت کا پروگرام معلوم ہو گیا۔ مسلمان کو کافر نہ کہو اور کافر کو لگانا یہ پروگرام ہے ان کا ورنہ اللہ نے فرمایا، وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ اور رسول سے کہلویا: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ! اللہ کہے عبد اللہ نہ کہے، اللہ بڑا ہے کہ عبد اللہ، ملا کہتا ہے نہ کہو، اللہ کہتا ہے کہو۔ کس کی مانو گے۔ اللہ کی۔ بس اللہ کی مانتے رہو، اللہ والے رہو۔ اسی لئے اللہ دلیں کی بات ہو رہی ہے۔
خبردار کیا گیا ہے | **أَلَا قَدْ أَوَلَّيْنَا لِلَّهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا**
هُمُ يُخْزَوْنَ

خبردار تو یہ ۷۷۵ لوٹ پر خبردار کھبے پر انگلی مت لگانا: کُفْلًا ہوتا رہے جان چسپی جائے گی۔ روک دیا گیا۔ یہ ذمہ داری ہے انتظامیہ کی یہ عوام کی فلاح کے لئے اور ان کو بچانے کے لئے ہے۔ یہ حکومت کا انتظام ہے کہ جہاں جہاں خطرہ ہو وہاں عوام کو بتا دیا جائے کہ کرنٹ جان لے لے گا۔ انگلی اٹھایا، توجہ چاہوں گا، سارے بولنا چاہتا ہوں، انگلی اٹھی اور جان جائے گی۔ تو حکومت خبردار کر رہی ہے، بزرگ لوگ خبردار کر رہے ہیں، ڈیپارٹمنٹ کے لوگ خبردار کر رہے ہیں، دیہات کے لوگ، شہر کے لوگ خبردار کر رہے ہیں کیونکہ جان جانے

کا خطرہ ہے۔ یہ کرنٹ ہے۔ اب یہ بلب ہٹا دو۔ انگلی اٹھ گئی جان چلی جائے گی۔ پہلے تو دور ہی سے بچا لیا۔ تو جہاں جان کا خطرہ ہوتا ہے وہاں خبردار کیا جاتا ہے۔ تم نے اگر چلتے ہوئے کرنٹ پر، جاری دساری کرنٹ پر انگلی اٹھائی تو جان جانے کا خطرہ ہے۔

میرا رب اپنے بندوں سے اتنی محبت کرتا ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو خبردار کیا کہ دیکھو چلتے ہوئے جاری کرنٹ کے دوران اگر تو نے بجلی کی طرف انگلی اٹھائی تو تیری جان جانے کا خطرہ ہے اور اگر اولیاء اللہ کی بارگاہ میں انگلی اٹھائی، گستاخی کی تو تیرا ایمان چلا جائے گا۔ تو بہ ہمارا سماج ہے جو ہماری جان بچانے کے لئے ہمیں خبردار کر رہا ہے اور وہ ہمارا پروردگار ہے جو ہمارا ایمان بچانے کے لئے بارگاہِ ولایت میں حاضری کے لئے ہمیں خبردار کر رہا ہے۔

اَلَا اِنَّا اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلٰیہِمْ
وَلَا هُمْ يَخْزَنُوْنَ ۝

اسلام سے جہانگیر بنا

خبردار! اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم۔ دیکھو اولیاء اللہ کی بات ہندوستان میں یہ مت سمجھنا کہ جہانگیر سے اسلام بنا ہے، جہانگیر سے بادشاہت کا معیار پھیلا ہے، اکبر کے دین الہی کی بکواس پھیلی ہے، یہاں اچھے بُرے دونوں قسم کے لوگ ہیں، ہندوستان کے اندر۔ لیکن تم کو بتاؤں میں بُرے بھی ملیں گے۔ تم کو ہندوستان کے شہنشاہوں میں

یہ جماعت اولیاء ہے

شرابی ملیں گے لیکن اولیاء کات فلاح جب

مبارت میں آیا تو پوری جماعت اولیاء میں تم کو کوئی برا نہیں ملے گا۔ کوئی غریب نواز ملے گا کوئی بندہ نواز ملے گا، کوئی محبوب الہی ملے گا، کوئی قطب الاقطاب ملے گا۔ آج بھی جو ماحی میں لیٹا ہے وہ مخدوم ہے آج بھی راج علی کی دھوم ہے

۱. جماعت میں نہ کوئی شرابی ہے نہ کوئی جواہی ہے نہ کوئی فاسق ہے نہ
فاجر ہے نہ کوئی کافر ہے نہ گستاخ ہے، نہ بھٹکا ہوا ہے۔ یہ عرفان یہ ادب
اللہ ہے۔

برسوں پہلے آئے۔ کوئی نو سو سال پہلے آیا، کوئی سات سو برس پہلے آیا
کوئی چھ سو برس پہلے آیا، کوئی پانچ سو برس پہلے آیا۔ تو اللہ والے نو سو برس
پہلے بھارت میں ہیں اور یہ جماعت والے سو برس سے ہیں۔ مجھے بتاؤ نو سو
برس کا ولی اللہ صبح ہے یا سو سال کا عبد اللہ صبح ہے۔ آستانے بنے ہوئے
ہیں نو سو برس سے عرس ہو رہا ہے۔ نو سو برس سے فاقہ ہو رہا ہے، نو سو
برس سے رک جا رہا ہے۔ سو برس تو کیا یہ آٹھ سو برس تک گمراہ تھے ان کوئی
ہدایت کس راستے سے ملی ہے؟

جسے غوث الاعظم بھیجیں وہ اسلام کا نمونہ ہے | ایک بات بتاؤ
جسے غوث الاعظم

بھیجیں گے وہ اسلام کا نمونہ ہے نا۔ غوث اعظم نے جس کو بھیجا اس کو تم بھی
خوش آمدید کہو۔ اچھا ایک بات بتاؤ کہ ابھی رمضان شریف کا چاند دیکھو
گے؟ اور وہ داڑھی منڈے آکر اطلاع دیں گے تو مانو گے، اور ایک بہت
بڑی داڑھی والا ہے اور ایک کونے میں بیٹھا غٹا غٹا شراب پی رہا ہے یعنی
وہ حرام کام کر رہا ہے تو اس کی گواہی مانو گے یا نہیں؟ یقیناً یہ کھلا حرام ہے
تو اس کی گواہی قبول نہیں۔ اور داڑھی منڈانا گناہ ہے لیکن گواہی قابل
قبول ہے۔

فاسق کی گواہی قابل قبول نہیں | داڑھی کٹانا، برے کام کرنا، جوا،
کھیلنا، یہ عمل کی غلطیاں ہیں۔ اس
پر جب گواہی نہیں مانی جاتی کہ چاند نکلا کہ نہیں نکلا، تو جو بدعتی ہو وہ تو گمراہ

ہے تو گمراہ کی گواہی نہیں۔ بالکل نہیں مانی جائے گی۔ ایک گمراہ کی گواہی پر جب چاند نہیں مانا جاتا تو کچھ اور مانا جاسکتا ہے؟

اب یہ کہتے ہیں عرس کرنا بدعت ہے، فاتحہ کرنا بدعت ہے، کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا بدعت ہے۔ میلاد شریف بدعت ہے۔ اچھا! بدعت کب سے تم بول رہے ہو؟ برصغیر میں سو برس سے اور دنیا میں ڈھائی سو برس سے، ڈھائی سو برس سے پہلے تم تھے ہی نہیں۔ ڈھائی سو برس پہلے میلاد ڈھائی سو برس پہلے عرس، ڈھائی سو برس پہلے تیجہ، ڈھائی سو برس پہلے چالیسواں، ڈھائی سو برس پہلے گیدڑوں، ڈھائی سو برس پہلے چھٹی شریف، ڈھائی سو برس پہلے دسویں، ڈھائی سو برس پہلے سترھویں۔

امام حسین کا فاتحہ

غوث اعظم کا فاتحہ

غریب نواز کا فاتحہ

مخدوم سمنانی کا فاتحہ

محبوب الہی کا فاتحہ

صابر کلیری کا فاتحہ

سرکار نقشبند کا فاتحہ

ڈھائی سو برس پہلے اولیاء اللہ کا فاتحہ ہو رہا ہے۔ میلاد ہو رہا ہے۔

چادر چڑھائی جا رہی ہے، عرس ہو رہا ہے اور وہ سب مسلمان کر رہے

ہیں۔ عالم ہے تو عرس کر رہا ہے۔

مجدد ہے تو عرس کر رہا ہے

مولوی ہے تو عرس کر رہا ہے۔

سُنی ہے تو عرس کر رہا ہے۔

کیا یہ سب بدعتی ہیں؟ | سبھی کر رہے ہیں۔ اور سب ہو گئے بدعتی
اور جب سب بدعتی ہو گئے تو سو برس سے
پہلے کے سبھی مسلمان بدعتی ہوئے۔

اب یہ جماعت پیدا ہوئی تو ان کو ملا قرآن۔
پوچھو قرآن کس کے ہاتھ سے ملا، بدعتی کے۔
منزل کس کے ہاتھ سے ملی، بدعتی کے۔
روزہ کس کے ہاتھ سے ملا، بدعتی کے۔
مخلیعت کس کے ہاتھ سے ملی، بدعتی کے۔

تو جب بدعتی کے کہنے سے چاند نہیں مانا جاسکتا تو بدعتی کے کہنے سے خدا
کو مانو گے؟ بدعتی کے کہنے سے رسول کو مانو گے؟ اگر تم نے ہیں بدعتی کہا تو
تمہاری جڑ ہی کٹ جائے گی۔ اور میں نے تو ایسے پیڑ پر پھل ہی نہیں دیکھا جس
پر پڑ کی جڑ ہی نہ ہو۔

طعنہ زنی کیوں کرتے ہو؟ | یہ اپنے باپ کے لئے سوچے کہ جب باپ
کے بارے میں اتنا نالائق ہے تو آپ کے
لئے کتنا نالائق ہوگا۔ اور طعنہ یہ دیتے ہیں کہ خواجہ اجمیری پر چادر چڑھایا
کہا۔ ہاں، غنلاف چڑھایا؟

تو طعنہ کیا مارتے ہیں، کیا ان کو سرزدی لگتی ہے۔
من کا جملہ دیکھو، انداز دیکھو، تیردہ بیوہ؟

کیا ان کو سرزدی لگتی ہے، ٹھنڈک لگتی ہے جو تم ان پر غنلاف چڑھاتے
ہو؟۔ اس کا جواب دو طرح سے ہے۔ ایک جواب یہ ہے کہ ایک عالم از
جواب ہے۔

کونسا جواب دوں؟ دونوں، اتنا۔ مجمع میں دونوں میں نا :

جہاں سے جواب۔ لا اصل لہ، اس کی کوئی اصل نہیں۔ کوئی ثبوت نہیں۔
جیسے کوتیسا۔

کیا اولیاء کو سردی لگتی ہے؟ سوال کرتے ہیں۔ اولیاء کو سردی لگتی ہے؟

جواب۔ ہاں؛ لگتی ہے (حالاتِ دہاں) کیا سردی لگتی ہے۔ وہ تو بہت راحت بخش ہے، لیکن جیسے کوتیسا۔ کیا تمہارے
خواجہ صاحب کو سردی لگتی ہے جو تم غلاف چڑھاتے ہو۔ تمہارے پیرِ عارف
کو سردی لگتی ہے کیا؟

بولو۔ اہں لگتی ہے۔ ارے بھئی ہمارے بزرگ نے ستر سال کی عمر میں انتقال
کیا۔ تو مثال کے طور پر وہ بمبئی میں ہے۔ تو بمبئی میں سخت تر گرمی۔ اور ستر برس
کی عمر کو جھیلے ہوئے، اب جب وہ قبر میں گیا تو پہلی بار جنت کی کھڑکی کھلی اور
جنت سے جب ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آتی تب سوچا اوپر سے غلاف چڑھا دو
(یہ ہے جہاں سے جواب)

اور تمہارا بزرگ جب مرتا ہے اور قبر میں لیٹا تو جہنم کی کھڑکی کھلی اور اندر سے
تو پہلے ہی جل رہا ہے تو اوپر سے کیا اور غلاف ڈالو گے۔ (جہاں سے جواب)

جیسے ایک صاحب نے جہاں سے اعتراض کیا۔ یا یہ جو شہرہات میں حلوہ
پکاتے ہو اور اپنے بزرگوں کو بھیجتے ہو تو کیا وہ بزرگ کھاتے ہیں؟ (وہ جاہل تھا
اس نے یہ نہیں جانا کہ کھانا نہیں جاتا ثواب جانا ہے ہم ایصالِ طعام نہیں کرتے۔
ایصالِ ثواب کرتے ہیں) قرآن کریم جو پڑھا ہے ثواب ہے، جو کھا یا ہے ثواب
ہے تو جو ثواب ہے ہم اسے بھیجتے ہیں۔ حلوہ ٹھوڑی جاتا ہے۔ وہ جاہل تھا
بولو۔ حلوہ ضرور جاتا ہے۔ تو بولے! جب حلوہ کھاتے ہوں گے تو بعد میں حاجت
بوتی ہوگی کیونکہ پیر میں بڑ چیز بنائے گی وہ باہر تو آئے گی۔ تو جب افکِ پاک خانہ
آتا ہوگا تو قبر میں ہی تو کرتے ہوں گے۔

کہا۔ گزشتہ جہاتی ہوئی؟ — جواب دیا۔ نہیں۔ بولا کہیں؟ جو تمہارے
ہاں سے کچھ نہیں جاتا تو تمہارے مردے بھوکے رہتے ہوں گے۔ وہ اٹھالے جاتے
ہیں۔ یہ بے جا بلائے جواب۔

اس لئے 'جا بلائے' اعتراض مت کرو۔ اس لئے میں اپنی عوام کو ویسا ہی جواب
سکھا دوں گا۔

عالمانہ جواب کیا اللہ کے دلیوں کو سردی لگتی ہے؟ کیا ولی اللہ کو سردی
لگتی ہے جو عنکلاف چڑھا دیا۔ عالمانہ جواب دو کر تم
بتاؤ۔ کیا کعبۃ اللہ کی دیواروں کو سردی لگتی ہے جو عنکلاف چڑھا دیا۔؟ کعبہ کے
پتھروں کو کیا ٹھنڈک لگتی ہے؟

کیا کعبے کو سردی لگتی ہے | وہ بے جان پتھر جن میں روح نہیں ہے
کعبے کی دیواروں پر تم نے عنکلاف کیوں
چڑھایا؟ انڈین نے کہا یہ سعودی عرب والوں نے چڑھایا۔ انہیں سے پوچھو۔
جس نے گنبد خضریٰ سے ٹوٹ لگائی ہو۔

جس نے جنت البقیع میں ساتھ ہزار صحابہ کی قبروں کو کھود کر مچنک دیا ہو۔
ایسی جنگیزی حکومت سے بات کون کرے؟ ان سے تو مقابلہ کرنے کو جی چاہتا
ہے۔ ہو سکتا ہے وہ کہیں کہ سعودیہ والوں سے پوچھو، وہ چڑھاتے ہیں، ہم تو نہیں چڑھاتے
تو گھر میں گھس جاؤ اور اسے چھوڑ دو مت۔ ہماری کے پاس چلے جاؤ، قرآن پاک اٹھاؤ۔
پوچھو اس سے کیا قرآن کو سردی لگتی ہے جو اس پر عنکلاف چڑھا دیا ہے؟
یہ تختی اور کاغذ پر لکھا قرآن اس کو ٹھنڈک لگتی ہے کیا؟
تو کیا کاغذ کو اس کے کور کو اور ٹائٹل بیج کو ٹھنڈک لگتی ہے؟

وہ چڑھاتے ہیں، ہم چڑھاتے ہیں | اب چنیں گے کیونکہ گھر میں
عنکلاف چڑھا رکھا ہے۔

اس لئے وہ جواب نہیں دیں گے کیونکہ وہ ہم کو چڑھاتے ہیں۔ ان کا کام بے سنیوں کو چڑانا اور ہمارا کام ہے عنلاف کو چڑھانا۔

ہم اولیاء اللہ کے مزارات پر عنلاف چڑھاتے ہیں۔ وہ چڑھاتے ہیں اور ہم چڑھاتے ہیں۔ الگ الگ قیمت ہے۔ ہم عنلاف چڑھاتے ہیں، وہ دیکھ دیکھ چڑھاتے ہیں مگر اس چڑھانے اور چڑھانے میں ایک توجہ طلب بات ہے۔

ہم زبریں ہیں وہ زیریں ہیں | اگر اللہ نے ہماری تقدیر میں عنلاف چڑھانا رکھا اور ان کی قسمت میں چڑھانا ہے تو ان کو چڑھانا مبارک نہیں چڑھانا مبارک، توجہ چاہوں گا۔

چڑھانے میں زبر ہے۔ چڑھانے میں زیر۔ ہم زبر ہیں وہ زیر۔ اس لئے ہم جواب دیں گے۔ ہم تو عنلاف چڑھاتے ہیں کیونکہ ہم کو پیسہ ملتا ہے، ڈالر ملتا ہے، کچھ کو ریال سے ملتا ہے، ریال والوں کو آل سے ملتا ہے۔ (نفرہ تکبر، نفرہ رسالت)

اس لئے یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم بتائیں کہ ہم کیوں چڑھاتے ہیں مثال کے طور پر میں نے ایک انگلش کے پروفیسر سے کہا، ڈسکوری آف انڈیا، (DISCOVERY OF INDIA) لے آؤ، وہ گیا چالیس منٹ میں آیا۔ میں نے کہا آپ انگلش کے پروفیسر ہیں آپ نے چالیس منٹ لگا دیئے۔؟ وہ بولا ہاشمی میاں آپ کی لائبریری میں گیا تو وہاں کتابوں کا جنگل تھا ایک ہماری کھولی اور ایک موٹی سی کتاب نکالی، پلٹ کر دیکھا، اس کیپٹل، کتاب واپس رکھ دی پھر ایک موٹی سی کتاب نکالی، پلٹ کر دیکھا۔

قرآن پاک کی شناخت | تو میں نے مولینا وارث سے کہا جا کر کے جلدی سے بخاری شریف لیتے آؤ۔ مولانا وارث گئے

تو پینتالیس منٹ میں آئے۔ میں نے کہا مولانا پانچ منٹ زیادہ لئے آپ جیسا پڑھا لکھا آدمی: بولے کیا کرتے۔ ایک موٹی سی کتاب نکالی پلٹ کر دیکھا مہن ابن ماجہ ہے۔ اندر رکھی، پھر ایک موٹی کتاب نکالی۔ پلٹ کر دیکھا ابوداؤد ہے، اندر رکھی پھر ایک موٹی سی کتاب نکالی پلٹ کر کے دیکھا جامع ترمذی ہے، اندر رکھی پھر ایک موٹی سی کتاب نکالی پلٹ کر دیکھا موطن امام مالک ہے، اندر رکھ دی۔ پھر ایک موٹی سی کتاب نکالی پلٹ کر کے دیکھا فتح الباری ہے، واپس رکھی۔ پھر ایک موٹی سی کتاب نکالی ارشاد السہادی ہے اسے بھی واپس رکھا، پھر ایک موٹی سی کتاب نکالی، پلٹ کر کے دیکھا، عبدالقاری ہے۔ اندر رکھ دی۔ ہم سمجھ گئے خروج بخاری آگئیں۔ بخاری آجائے گی۔ پھر کتاب نکالی، دیکھا بخاری ہے تو لے کے آ رہے ہیں۔ میں نے کہا مولانا وارث صاحب جیسا علمی مذاق رکھنے والا صاحب قلم 45 منٹ میں بخاری خریف لے کر آیا۔ تو میرے گھر کا ایک خادم بے مہین خاں۔ ہمارے ہاں یوپی میں نام رکھنے میں کوئی پراہم نہیں ہے۔ پیر کو پیدا ہو جائے تو پیر ہے، منگی کو پیدا ہو جائے تو مشکوٰۃ، بدھ کو ہو جائے تو بدھیا، معمرات کو ہو جائے تو معمراتی اور جمعہ کو ہو جائے تو جمن، نو پراہم، جمن خان آجی مضید کیا کر رہے ہو؟ ظہر کی غار پڑھ کے آ رہے ہیں۔ وضو سے ہو؟ ہاں! جاؤ قرآن خریف لے کے آؤ۔ وہ گیا اور پانچ منٹ میں لے کے آگیا۔ میں بولا۔ مہین خان تم کو پڑھنا نہیں آتا۔ کیا اچھا بھینس برابر تم، ان پڑھ بلا تعلیم اور پانچ منٹ میں آگیا۔ مولانا وارث جمال صاحب بخاری لینے گئے اور پچاس منٹ میں آئے مگر تو پانچ منٹ میں قرآن لے کر آگیا۔ بولا۔ حضور ہم کو کوئی الٹ پلٹ کر دیکھنا تھا؟ اندازاً مٹولی جس پر عنفات دیکھا لے کر چلا آیا۔ اب تو تم سمجھ گئے ہو گے کہ عنفات کیوں چڑھاتے ہیں۔ اللہ کے رسول کا کلام ہے بخاری۔ اللہ کے رسول

قرآن ڈھونڈنا نہیں پڑا | کلام سے مسلم ترمذی، لیکن ڈھونڈنا پڑا۔
 بہت بڑا نیشنل لیڈر ہے لیکن اس کی کتاب
 کو ڈھونڈنا پڑا۔ مگر قرآن کو ڈھونڈنا نہیں پڑا سینکڑوں کتابوں میں جس پر غلات
 دیکھائے کر چلے آئے۔

اب سمجھ گئے ہو گئے کہ غلات کیوں چڑھاتے ہیں۔ غلات اسی لئے چڑھتے
 ہیں کہ اے قرآن تو دنیا کی کسی کتاب کی طرح نہیں ہے۔ لیکن رہنا ہے دوسری
 کتابوں کے ساتھ۔ اے قرآن کہیں تجھے دنیا کی کتاب کے برابر نہ سمجھ لے۔ اس
 لئے کتاب اللہ پر غلات چڑھا دو۔ اور اے کعبہ تو مسجد ہے تو کہیں دوسری
 مسجدوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے دوسری مسجدوں کے برابر نہ سمجھ لیں۔ اس
 لئے کعبہ اللہ پر غلات چڑھا دو

کعبہ پر غلات ولی پر غلات | اور اے اللہ کے ولی! تجھے دوسرے
 مردوں کے ساتھ لیٹنا ہے۔ کہیں دوسرے مردوں کے برابر نہ سمجھا جائے، ولی اللہ
 پر غلات چڑھا دو۔

ایک بات اور اچھی طرح سے سمجھ لیجئے کہ کعبہ اللہ پر غلات چڑھا دو
 تب بھی وہ کعبہ ہے، نہ چڑھاؤ تب بھی کعبہ ہے۔ کتاب اللہ پر غلات چڑھاؤ
 تب بھی وہ کتاب اللہ ہے، نہ چڑھاؤ تب بھی وہ کتاب اللہ ہے۔ ولی اللہ
 پر غلات چڑھاؤ تب بھی وہ ولی نہ چڑھاؤ تب بھی وہ ولی ہے۔ مطلب
 یہ ہے ولی اللہ کو غلات کی ضرورت نہیں، کتاب اللہ کو غلات کی ضرورت
 نہیں، کعبہ اللہ کو غلات کی ضرورت نہیں، ہمیں غلات کی ضرورت ہے
 کعبہ اللہ کے لئے غلات نہیں، صاحبوں کے لئے ہے۔ کتاب اللہ کے لئے
 غلات نہیں ہے، تاریخوں کے لئے ہے۔ ولی اللہ پر غلات ولی اللہ کے لئے
 نہیں ہے، لوگوں کے لئے ہے۔ کعبے کا غلات بتا رہا ہے کہ غلات آواز دے

را ہے، یہ تمہارا گھر نہیں ہے، یہ عام مسجد نہیں ہے، اللہ کا خاص گھر ہے۔

ایک مثال بے مثال | کتاب اللہ کا عتلاف دیکھو۔ ایک بات بتاؤ
ایک روکا جو پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتا۔ مسجد

سے نکلا، اپنے دوست سے کہا میری کتاب کاپی پکڑو میں پیشاب کرنے جا رہا ہوں، سڑک کے کنارے کھڑے کھڑے... خیر یہ اندھا ہے یہاں کچھ کھانے پینے کا بھی سلسلہ کھڑے کھڑے ہوتا ہے، یورپ گیا پتہ نہیں کیا کیا کھڑے کھڑے ہوتا ہے۔ وہ روکا اسی حالت میں گھر آیا، لائبریری آیا، کتاب نکالی رکھ دی، کتاب نکالی رکھ دی۔ ایک موٹی سی کتاب نکالی، کھولی تو حشر حشر کانپنے لگا۔ اس لئے کہ وہ کوئی دوسری کتاب نہ تھی۔ وہ قرآن تھا اس نے جلدی سے ہماری میں رکھ دیا۔ اس کا دل کانپنے لگا کیونکہ وہ نوجوان روکا گنہگار تھا مگر عذر نہیں تھا۔ سیدھا اپنے باپ کے پاس پہنچا۔ کہا، ابا جان! آپ نے میری ہماری میں قرآن پاک رکھا، اچھا کیا، قرآن کو نہیں ہم کو غلاف کی ضرورت ہے | لیکن اس پر غلاف کیوں نہیں چڑھایا، کہا

بیٹا قرآن کو غلاف کی ضرورت ہے؟ "نہیں نہیں قرآن کو غلاف کی ضرورت نہیں تھی جیسے ناپاکوں کو غلاف کی ضرورت ہے، اس لئے کہ میں پاکی کی حالت میں نہیں تھا۔ میں نصاب کی کتاب ڈھونڈ رہا تھا کہ قرآن کو چھو بیٹا کیونکہ اس پر غلاف نہیں تھا۔ اگر غلاف ہوتا تو میری ناپاک انگلیاں دیکھ کر کتراجا تیں اور ناپاکی میں غلاف کو چھونے کی غلطی نہ ہوتی۔

لہذا غلاف اس لئے چڑھایا جاتا ہے تاکہ ناپاکی میں قرآن کے پاس نہ جاؤ۔ غلاف اس لئے چڑھایا کہ ناپاک لوگ قریب نہ جائیں۔ تو کعبۃ اللہ پر غلاف اس لئے ہے کہ ناپاکی میں قریب نہ جانا، ولی پر غلاف اس لئے ہے کہ ناپاکی میں اسے نہ چھونا کیونکہ جو پاک انگلیاں ہیں وہ چھوئیں۔ تو غلاف اسی لئے چڑھایا جاتا

ہے تاکہ ناپاک کی پہنچ نہ ہو سکے۔

ناپاکی میں تم داس کیپٹل چھو سکتے ہو۔

ناپاکی میں تم ڈسکوری آٹ انڈیا چھو سکتے ہو

ناپاکی میں تم جونس دین دی پوائنٹ چھو سکتے ہو

ناپاکی میں تم ولیم اسکاٹ ولیم وڈورڈ تھو اور شیلیسپیئر کی تحریریں کو چھو سکتے

ہو لیکن ناپاکی میں قرآن نہیں چھو سکتے اسی لئے اس پر عنفات چڑھا دیا تاکہ

ہر کتاب سے وہ الگ ہو جائے اور ناپاکی میں کوئی اسے چھو نہ سیکے تو ظاہر ہے

ناپاکی کو عنفات نے دیکھا۔ ناپاکوں کو تکلیف نہیں ہوئی اب آپ کی انگلی اگر پاک نہیں

ہے اور تمام دنیا دار مصنفین کی کتابوں کو اگر آپ چھوتے ہوئے چلے جارہے ہیں اگر بیچ

میں قرآن آیا تو کترا جاؤ گے کہ نہیں۔ عنفات کو دیکھ کر انگلی کترا جائے کہ نہیں اور اگر

انگلی پاک ہے تب چھوتی ہوئی پسلی جائے گی اور ناپاک ہے تو

عنفات کو دیکھ کر کترا جائے گی۔ جلد سنو۔ اگر تمہاری انگلی پاک ہے تو قرآن کو بھی چھوتی

ہوئی آگے نکل جائے گی لیکن اگر ناپاک ہے تو عنفات کو دیکھتے ہی کترا جائے گی

نودیوں بہ عنفات نرور چڑھاؤ تاکہ جو پاک ہوں وہ چھوتے ہوئے چلے جائیں اور جو ناپاک

ہوں وہ کترا کرنے لکل جائیں گے تو انہیں کترانے سے۔ اسی سے تو ہم پہچانیں گے کہ

یہ کیا ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اب رہی بات چومنے کی۔ جیسے ہی ہم نے انفا کے عنفات چوما ایک ہم

ہمارے اور تمہارا شرک ہے۔

کیا قرآن چومنا شرک ہے؟

ہم نے مزار بھی نہیں چوما بس اس کا عنفات اٹھا کر کے چوم لیا اس کا عنفات

اٹھا کر کے آٹھ سے لگایا ہمارے اوپر ہم ڈال دیا گیا شرک۔

اگر کوئی تھوڑا پڑھا لکھا ہے تو شرک بولتا ہے اور اگر چالیس دن میں مولوی

ہوا ہے تو بتا ہے گیر اللہ کو چومنا، غیر اللہ نہیں گیر اللہ کو چومنا شرک ہے
 گیر اللہ کو چومنا سرک ہے۔ یوپی والوں نے سوچا کیا بولا، گیر اللہ کو چومنا سرک ہے
 تمہارے اس سرک کو ہم شرک لیں گے۔

غیر اللہ کو چومنا شرک ہے

مولوی نے ایک اجتماع کیا اور اجتماع
 میں اس نے بڑا لمبا چوڑا لیکچر دیا۔ غیر اللہ
 کو چومنا شرک۔ غیر اللہ، نا سوائے اللہ غیر اللہ کیا ہے جو اللہ نہیں ہے وہ غیر اللہ
 تو غیر اللہ کو چومنا شرک ہے۔ پوری رات بولتا رہا۔ گینا گھر میں اور سو گیا، فجر کے
 لئے اٹھا۔ گلا خراب ہے۔ بیوی کے پاس گیا۔ غور کرو، مولوی اجتماع کے بعد گھر
 گیا، بیوی سو رہی تھی، مولوی سو گیا، بیوی سو رہی تھی۔ فجر کے لئے مولوی اٹھا بیٹوں
 سو رہی تھی۔ مولوی نے دھوکا، بیوی سو رہی تھی، مولوی نے فجر پڑھی، بیوی سو
 رہی تھی۔ سورج نکل آیا بیوی سو رہی تھی۔ یہاں ہے نا گھر کا حال تو پھر یہ با۔ کیسے
 نماز پڑھانے جاتے ہیں۔ جب گھر میں نہیں پڑھا پار ہے۔

پہلے گھر صبح کرو

ارے پہلے اپنا گھر صبح کر دو پھر ہمارا گادیں صبح کرنا
 اور اب بیوی کے پاس گیا۔ بیگم ادب سے دھیرے
 دھیرے بیگم! اب وہ اتنی آواز میں کہاں اٹھنے والی ہے۔ بیگم غم تو غم بیگم
 ارنبی آواز سے بولا۔ تب وہ ہر دم کر کے اٹھی۔ "کیا بات ہے؟" بیگم ذرا کافی
 پلا دو۔ رات تقریر بہت تیز تیز کی گلا خراب ہو گیا۔ ابھی یہ بات کی تھی کہ دیکھا
 گڈو دو رہا ہے۔ گڈو جو رونے لگا۔ "ای ای ای! وہ مولوی صاحب لڑکے کو"

بیٹے کو چومنا محض شرک ہے

کر باہر نکل گئے کہ بیوی ڈسٹرب نہ ہو
 اور کافی بن جائے۔ گڈو کو لے کر باہر
 گئے، کوئی دکان کھل رہی تھی دار سے بسکٹ لیا بسکٹ لے کر کے کہا:-

"لے بیٹا! لے میرے کھجے۔ میرا دل، میرا گڑھ، میری ادھڑی، نہ دو میرے

چاند، میرا تارا، میری گنگا، میری جمنہ! اب اس کو چمکار رہے ہیں۔ پھسلا رہے ہیں اور اس کے منہ میں بسکٹ ڈال دیا۔ اور جب بسکٹ ڈل گیا تو وہ تنقوڑا سا روننا بھول گیا۔ تو جب روننا بھول گیا تو چہرہ کھل گیا، چہرہ جب کھل گیا تو باپ میں محبت کا جوش آیا اور مانتا چوما، گال چوما، گلا چوما۔ ایک سُستی دیکھ رہا تھا آکر اس نے پکڑا مولانا عبد اللہ، اب بول عبد اللہ۔ اے بولو! تمہاری گود میں کون ہے؟ اس نے پوچھا۔ مولوی صاحب بتاؤ تمہاری گود میں کون ہے؟ "میرا لڑکا ہے۔" نہیں یہ سوال نہیں ہے۔ "تمہاری گود میں اللہ ہے کہ غیر اللہ۔ بول گود میں کون ہے؟ اللہ ہے کہ غیر اللہ۔" بولے۔ استغفر اللہ! معاذ اللہ! یہ تو غیر اللہ ہے! سُستی نے کہا۔ رات تم نے اجتماع میں کہا تھا "غیر اللہ کو چومنا شرک ہے اور کہہ رہے ہو یہ غیر اللہ ہے، تو صبح ہی صبح شرک! کیوں پہلی بار لڑکے کو چوما ہے۔ یہ پہلا شرک ہے یا پرانا ہے۔

سُستی کو موقع مل جائے تو چھوڑتا نہیں۔ وہ کون ہے جس نے اپنے بیٹے کو نہیں چوما۔ تو کیا غیر اللہ کا چومنا شرک ہے تو شرک بہت پرانا معاملہ ہو جائے گا۔ اب جب پکڑا گیا تب مولوی صحیح صحیح بولتا ہے۔

عبد اللہ بھائی سن! میں نے اس کو چوما ہے نا۔ ہاں چوما ہے۔

چومنے کا تعلق عبادت سے نہیں محبت سے ہے | چومنے کا تعلق

نہیں ہے محبت سے ہے۔ اب صحیح بول رہا ہے۔ جب پکڑا گیا تب صحیح بول رہا ہے۔ چومنے کا تعلق عبادت سے نہیں ہے۔ میں نے عبادت نہیں چوما ہے۔ یہ میرا بیٹا ہے محبت سے چوما ہے۔ چومنے کا تعلق عبادت سے نہیں ہے۔ محبت سے ہے۔ جب صحیح بولا تب سُستی نے کہا! مولوی صاحب!

اس مسئلہ میں اب ہم اور تم ایک ہو گئے ہیں۔ ہمارا اختلاف ختم ہو گیا۔
 تم کہتے ہو جو منے کا تعلق محبت سے ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جو منے کا
 تعلق محبت سے ہے۔

ہم اللہ والوں کو چومتے ہیں | مگر ہماری تمہاری قسمت کا فرق یہ ہے کہ تمہیں گھروالوں سے محبت ہے
 تم گھروالوں کو چومتے ہو۔ ہمیں اللہ والوں سے بھی محبت ہے۔ ہم اللہ والوں کو چومتے
 ہیں۔ میں نے کہا: اے اللہ! ہم جو میں کر نہ چومیں۔

کالا کالا چومو | تو مجھ سے حج نے کہا جو آنے والا ہے، لوگ جانے والے ہیں
 حج بولا کون نہیں چوستے غیر اللہ کو۔ میں نے کہا کچھ جماعت
 واسے میں جو کہتے ہیں نہیں چومنا چاہیے۔ "بیج دو میرے پاس" حج بولا۔ جو مولوی
 کہے اے میرے پاس بیج میں بغیر غیر اللہ جمائے حاجی نہیں بننے دوں گا۔ تم ہندوستان
 میں سفید سفید نہیں چوتے تھے۔ جاؤ کیجھ میں کالا کالا چومو، جبراسود معنی پتھر اسود معنی
 کالا۔ تودہ کہتے ہیں دیکھو میاں ہم جبراسود کو اس لئے چومتے ہیں کہ جنتی حجر ہے۔ یہ جواب
 دیں گے۔ تو تم اس کو جواب دو کہ مولوی صاحب تمہاری نادانی کی بھی کوئی حد ہے

جنتی پتھر چومتے ہیں جنتی بشر نہیں | کہ جنتی حجر چومتے ہو جنتی بشر
 نہیں، جنتی حجر چومتے ہو جنتی
 بشر نہیں۔ لے لے بتاؤ جنتی حجر بڑا کہ جنتی بشر، یہی جنتی جنتی برابر حجر
 بڑا کہ بشر، اشرف المخلوقات پتھر ہے کہ آدمی۔ جب پھوٹے کو چوم لیا تو بڑے
 میں کیوں جھجک رہے ہو۔ تب وہ کہتے ہیں۔ رسول نے چوما ہے، اس لئے چومتا
 ہوں، رسول نے چوما ہے، رسول کا لب لگا ہے اس لئے چومتا ہوں۔ اگر یہ کہیں تو
 تم جواب دینا۔ ایک لفظ میں جواب کہ نادان! جس پتھر کو رسول کا لب لگے۔
 اسے تم چومتے ہو اور گنبد خضریٰ میں رسول کا سب کچھ لگے۔ وہاں لب لگا ہے،

قبر میں سب لگا ہے۔ جب لب کا یہ حال ہے تو سب کا کیا حال ہوگا۔
غفرہ تکبیر، غفرہ رسالت، لغو غوثیہ

رسول نے بشر کو چوما ہے | ایک بات اور میں آپ کو بتا دوں کہ کہیں گے کہ رسول نے پتھر کو چوما، ہم پتھر کو چومیں

گے۔ رسول نے حجر اسود کو چوما ہے، ہم حجر اسود کو چومیں گے۔ رسول نے بشر کو نہیں چوما کہ ہم بشر کو چومیں۔ رسول نے آدمی کو نہیں چوما کہ ہم آدمی کو چومیں رسول نے ان کو نہیں چوما کہ ہم ان کو چومیں۔ تو تم بھی اسی جھٹکے میں جواب دینا کہ :-

رسول نے آدمی کو بھی چوما ہے، رسول نے بشر کا بھی بوسہ لیا ہے، رسول نے ان کا بھی بوسہ لیا ہے۔ میں تم سے پوچھتا ہوں امام حسین کو چوما ہے کہ نہیں، امام حسن کو چوما ہے کہ نہیں۔ رضی اللہ عنہما علیہ السلام کو چوما ہے کہ نہیں۔ میرے رسول نے پتھروں میں اگر حجر اسود کو چوما ہے تو ان لوگوں میں حسن اور حسین کو بھی چوما ہے۔ (غفرہ تکبیر)

حجر اسود کو بھی چومو اور جنتی بشر کو بھی | اور دونوں کو جو کہ رسول نے ان لوگوں کو ذہن دے دیا

اے میرے وفادارو! ایسا حجر ملے تو حجر چومو، ایسا بشر ملے تو بشر چومو۔ ایک لمحے کے لئے میں توجہ چاہوں گا۔ میرے دوست! انہوں نے کہلے کر جو منا شرک ہے۔ میں کہتا ہوں جو منا شرک شکن ہے، وہ کہتے ہیں چومنا شرک سے بچنا ہے، میں کہتا ہوں جو منا شرک توڑ شرک سے بچنا ہے تو چومو۔ یہ ثابت ہے۔ شرک سے بچنا ہو تو چومو۔ یہ ثابت

کرنا میرا کام ہے۔ کیسی عجیب بات ہے جو چیز شرک کہی جا رہی ہو اسے شرک توڑ کہنا، وہ شرک شکن ہو۔ ایک بات بتاؤ۔ اللہ کو چھو سکتے ہو اگر کوئی بمبار

شان اولیاء

اللہ کو چھو دے تو پانچ لاکھ میری طرف سے لے لے کوئی مشکل نہیں ہے۔ اگر میں ایک فرید سے کہہ دوں دے دیں گے۔ مگر اللہ کو چھو کے ہٹاؤ، اللہ کو پکڑ کے بتاؤ ابے جس کو چھولیں وہ اللہ بجا نہیں۔ وہ ملا ہو سکتا ہے اللہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ کو پکڑا نہیں جاسکتا، اللہ کو چوما نہیں جاسکتا۔ اللہ کا بوسہ لے سکتے ہو کوئی بھی اللہ کا بوسہ سکتا ہے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں، وجہ اس لئے کہ:

چومنا شرکِ شکن ہے ^{اللہ} **مکان مکانات سے پاک ہے۔**

تعلین، تعلینات سے پاک ہے۔

حد اور حدود سے پاک ہے۔

جسم و جسمانیات سے پاک ہے۔

زمان و زمانیات سے پاک ہے۔

اللہ لا محدود ہے اسے چوما نہیں جاسکتا، اسے چھوا نہیں جاسکتا اسے پکڑا نہیں جاسکتا۔ اللہ کو چھو نہیں سکتے اس کو چوم نہیں سکتے۔ یہ طے ہے جب یہ طے ہے کہ خدا کو چوما نہیں جاسکتا تو یہ بھی طے ہو گیا کہ جسے ہم چوم لیں گے وہ اللہ ہو سکتا تو جس طرح سے عیسیٰ کی عظمتوں کو دیکھ کر ان کے معجزات کو دیکھ کر لوگوں نے انہیں اللہ کہہ دیا، کہیں ایسا نہ ہو کہ غوث اعظم کی عظمتوں کو دیکھ کر، غریب نواز کی کرامتوں کو دیکھ کر، فہر دم سمنانی کی عظمتوں کو دیکھ کر، ان کی کرامتوں اور چمکار کو دیکھ کر کہیں لوگ غوث و خواجہ کو خدا نہ کہہ دیں۔ اس لئے انہیں چوم لو۔ جب تم چوم لو گے تو دل کہے گا ہم سنا نہیں چوم لیا ہے یہ اللہ ہو نہیں سکتے اس لئے کہ اللہ کو چوما نہیں جاسکتا اور جسے چوم لیں گے وہ اللہ ہو نہیں سکتا۔ تو چومنے نے ہمیں شرک سے بچا دیا۔

رہ گئی بات اولیاء اللہ پر صلی کی تو تم کیا حمد کرو گے۔

تم کیا جانو دل کی شان کیا ہے ۔
 تم کو کیا معلوم اسلامک سٹیٹ کیا ہیں ۔
 تم کو کیا معلوم یہ صوفی کیا ہوتا ہے ۔

یہ عارف باللہ کیا ہوتا ہے ۔
 اس کے لئے تو پروردگار

ماضی کا ڈر نہیں مستقبل کا ڈر ہوتا ہے

نے اپنے ذمے لے لیا

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

”یہ وہ لوگ ہیں جنہیں نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم“

ایک بات ابھی طرح سے یاد رکھو! آدمی ماضی سے ڈرتا نہیں، دکھی ہوتا
 ہے بھوک کال سے۔ دکھ پہنچتا ہے گزرے ہوئے دنوں سے، بیٹا مر گیا اس
 کا دکھ ہے اور ڈر جو ہے وہ مستقبل کا ہوتا ہے۔ ڈر کا تعلق مستقبل سے ہے
 آدمی آنے والے دنوں سے ڈرتا ہے اور گئے ہوئے دنوں سے دکھی ہوتا ہے
 دکھ کا تعلق ماضی سے ہے اور ڈر کا تعلق مستقبل سے ہے۔ روکا مر گیا اس کا
 دکھ ہے، کہیں مر نہ جائے اس کا ڈر ہے۔

جنگل میں ایک شیر تھا، ایک خانصاحب تھے انہوں نے شیر کے منہ میں
 ہاتھ ڈال دیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا پیٹ چیر دیا۔ مار دیا شیر کو۔ ڈر لگا شیر
 آ رہا ہے۔ ڈر جاؤ گے نا۔ اتنا بے یگانگ واقعہ ہے۔ مذاق نہیں ہے۔ گپ شپ نہیں
 ہے۔ وہ فرید خان ہے۔ جنگل میں شیر کو مارا تو شیر خان ہو گئے اور جب وہ بادشاہ
 ہوئے شیر شاہ ہو گئے، شیر شاہ ہو گئے۔ یہ گپ نہیں ہے واقعہ ہے۔

تو خطرناک سے خطرناک واقعہ بیان کیا جائے تم ڈر گے نہیں کیونکہ وہ گزرے
 ہوئے زمانے کا ہے۔ کر بلا کا ذکر کریں تو دل دکھی ہو جائے گا، ڈر نہیں لگے گا
 دکھ ہوگا، غم ہوگا۔ لیکن کہیں کر بلا کا واقعہ بھر دہرا نہ دیا جائے، اس کا ڈر ہوگا۔

باب مرگیا اس کا غم ہے، کہیں مرنے جائے اس کا ڈر ہے تو ڈر کا تعلق مستقبل سے ہے۔ مستقبل ڈراتا ہے۔ اور ماضی غم دیتا ہے۔

اللہ کے ولی کو دکھی نہیں کہہ سکتے | ^{اللہ فرماتا ہے} لَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۔

اللہ کے ولیوں کو نہ خوف ہے نہ غم۔ اور غم کا تعلق ماضی سے ہے۔ خوف کا تعلق مستقبل سے ہے اور خدا کہتا ہے انہیں خوف نہیں، خدا کہتا ہے انہیں دکھ نہیں۔ تو جسے دکھ نہیں، ماضی نے کچھ دیا نہیں اور جسے ڈر نہیں وہ مستقبل سے ڈرا نہیں۔ تو مستقبل میں اتنی طاقت نہیں کہ ولی کو ڈرا سکے اور ماضی میں اتنی طاقت نہیں کہ اللہ کے ولی کو دکھی کر سکے تو اللہ کا وہ ولی جو زمانوں سے نہیں ڈرتا اس کا یہ جماعت کیا بگاڑے گی؟ یہ ٹکڑے کے مصلح کیا بگاڑ لیں گے۔

جو خدا کی نصرت پر ہو۔

جو خدا کے بھروسے پر ہو۔

اس کو خیال کی بنیاد پر

یہ عرب کے خندوں کی بنیاد پر

یہ نجدی سرحدوں کی بنیاد پر۔ ہم رسول پاک پر غمداری کی جو بنیاد ڈالے

ہوئے ہو۔ یہ نجد میں تمہیں مبارک ہو لیکن عبارت کی دھرتی پر

سرکار نقشبند کے ماننے والے

محبوب الہی کے ماننے والے

گنج شکر کے ماننے والے

غریب نواز کے ماننے والے

مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندی کے متوالے، امام احمد رضا کا
وفا دار اپنی جان دے سکتا ہے اپنا ایمان نہیں دے سکتا اپنے عقیدے
کا سودا نہیں کر سکتا۔

یہ ہندوستان خواجہ غریب نواز کا ہندوستان ہے۔ یہ بھارت دلیوں کی سرزمین
ہے یہ اللہ کے پیچا ننے والوں کی دھرتی ہے، یہ اللہ والوں کی دھرتی ہے۔ یہ
انسانیت کے نوازنے والوں کی دھرتی ہے۔ ارے تخت و تاج کو مخدوم اشرف
نے چھوڑا تو انہیں ایلن پسند نہیں آیا۔ ہندوستان پسند آیا ہمارا بھارت
پسند آیا۔ بھارت ہمارے مرشد کی دھرتی ہے اس لئے ہمارا بھارت ہم سے
کوئی چین نہیں سکتا۔

جب تک غریب نواز رہیں گے بھارت میں غریب رہے گا۔ جب تک
بندہ نواز رہیں گے بھارت میں بندہ رہے گا، جب تک اشرف ہیں اشرفیت
رہے گی، جب تک امام رضا ہے رضویت رہے گی اور جب تک ہم سب ہیں
سنیت رہے گی۔ (نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت)
اگر بیڑول ڈالر پر ان کو غرور ہے۔

اگر عرب کے روپے پیسے پر ان کو گھمنڈ ہے اور ہم کو ہماری غریبی کو لٹکارتے
ہیں تو

مخدوم اشرف ہماری طاقت ہیں۔

غوث اعظم ہماری طاقت ہیں۔

غریب نواز ہمارے لئے طاقت ہیں۔

سُنی نوجوانو! اٹھو | ادب و کرام کا سہارا لے کر سنی نوجوانو! اٹھو بلکہ جس
طرح انسانیت کو بھانے کے لئے تخت و تاج کو

مخدوم اشرف نے ٹھوکر ماری اور مخدوم سمنانی نے دنیا کو درس دیا کہ کرسی کے

کے لئے بندہ نہیں ہے بلکہ خدمت کے لئے بنایا گیا ہے۔ ہدایت کے لئے بنایا گیا ہے۔

اقتدار کے لئے نہیں بنایا گیا، پروردگار کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس لئے انسان کی خدمت کریں گے۔

سُنّیو! تمہیں عزیزی مبارک | جماعت کو اگر امیری پر ناز ہے کہ وہ دولت مند ہے، اس کے پاس ڈالر

ہے، اس کے پاس پونڈ ہے، اس کے پاس سعودی ریال ہے، اس کے پاس کویت کا دینار ہے تو ان کو دولت مبارک ہو، ان کو امیری مبارک ہو اور ہم بمبئی کے عزیز مسلمانوں کو عزیزی مبارک ہو۔

اے سُنّیو! تم اپنی عزیزی پر شرمندہ مت ہونا۔ تم اپنی عزیزی کو کمزوری مت سمجھنا، اپنی عزیزی کو بے بسی مت سمجھنا، اپنی عزیزی کو مجبوری مت سمجھنا یہ عزیزی طاقت ہے، یہ عزیزی سرمایہ ہے، یہ عزیزی میرے رسول کی پسند ہے یہ عزیزی صوفیائے کرام کی محبت کی علامت ہے۔ اس عزیزی سے ڈرنا مت، عزیزی سے جھکنا مت، عزیب کو گلے لگاؤ عزیزی پر فخر کرو۔ اگر جماعت کے امیروں کو اپنی امیری پر ناز ہے تو اعلان کر دو کہ بمبئی کے عزیز مسلمانوں کو اپنی عزیزی پر ناز ہے اور وہ اس لئے کہہ رہے ہیں۔ توجہ چاہوں گا۔

اے جماعت کے امیروں! تمہارے پاس کوئی امیر نواز نہیں ہے، ہم غریبوں کے پاس عزیب نواز ہے اور جب تک عزیب نواز رہیں گے اس وقت تک کوئی عزیب کسی امیر کی چوکھٹ پر نہیں جھکے گا اس لئے کہ عزیب نواز ولی اللہ ہیں اور ولی اللہ نہ ڈرتا ہے نہ دکھی ہوتا ہے تو میرا خواجہ مخدوم اشرف جن کا عرس ہوتا ہے سرکار مخدوم سلطان سید جہانگیر

سمانی سلطنت سمنان میں جو غوث الاعظم میں جو جہانگیر میں جو عالم پناہ
 اللہ کے ولی کو خوف نہیں | میں جو غوثِ وقت میں جنہوں نے
 غوثیت پر ناز ہو کر :

نظام کائنات کو چلایا ہو
 جو تمام دلیوں کا سردار رہا ہو
 جو اپنی صدی کا مجدد رہا ہو
 جو شیخ الاسلام والمسلمین رہا ہو
 جو مجدد اسلام رہا ہو
 جو مجتہد فی الطریق رہا ہو

جس وحدت الوجود کے فلسفے کی تبلیغ بھی کیا ہو وہ عظیم ترین ہستی باب
 ہمارے نگہبان ہوگی اس لئے کہ رب خود فرماتا ہے کہ اللہ کے ولی کو نہ کوئی خوف
 ہے نہ کوئی غم گویا خدم اشرف کو نہ کوئی غم ہے نہ کوئی خوف جب اشرف کو
 غم نہیں تو اشرفی کو کیا غم ہے جب اشرف نہیں ڈرتے تو اشرفی کیوں ڈرے
 گا۔ اس لئے کہ :

اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
 اللہ کے ولی کو جب خوف نہیں ہے تو ان کے ماننے والوں کو کلبے کا خوف
 ہو۔ تو نہایت بے خوفی سے کھڑے ہو جائیے اور بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ و
 سلام پیش کیجیے !

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 ہر چرخِ نبوت پہ روشن دُور
 شہسوارِ ارم تاجدارِ حم
 شبِ اسری کے دوہا پہ دائمِ درود
 مرثیٰ کی زیبِ وزینت پہ مرثیٰ درود
 نورِ عینِ لطافت پہ اُلفِ درود
 سروِ نازِ قدمِ معززِ رازِ حکم
 نقطہٴ سیرِ وحدت پہ یکتا درود
 صاحبِ صفتِ شمس و شمسِ القمر
 جس کے زیرِ لوا آدم و من ہوا
 شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
 گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
 نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
 فوشہٴ بریمِ جنت پہ لاکھوں سلام
 قریش کی طیبِ و زینت پہ لاکھوں سلام
 زیبِ وزینِ لطافت پہ لاکھوں سلام
 یکہ تازیٰ فیضیت پہ لاکھوں سلام
 مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام
 نائبِ دہشتِ قدرت پہ لاکھوں سلام
 اس سزا سے بہارت پہ لاکھوں سلام

غرض تا فرش ہے جس کے دریں گلیں
 اصل ہر بود و بہود تخسیم و بود
 فتح باب نبوت پہ بے عدد درود
 شرق انوار قدرت پہ نوری درود
 بے سیم و قسیم و عدیل و مثیل
 سرز غیب ہدایت پہ غیبی درود
 ماہ لا موت خلوت پہ لاکھوں درود
 کنز ہر یکس و بے نوا پر درود
 مطلع ہر سعادت پہ اسد درود
 پر تو اسم ذات اقدس پر درود
 خلق کے دادرس سب کے فریادرس
 کعبہ سے یکس کی دولت پہ لاکھوں درود
 شمع بزم دنی ہو میں گم گن آنا
 انتہائے دُنی ابتداء لے یگی
 کثرت بعد قلت پہ اکثر درود
 رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
 ہم غریبوں کے آقا پہ بے عدد درود
 فرحت جان مومن پہ بے عدد درود
 بسبب ہر بسبب منتہائے طلب
 مصدر منظریت پہ انکس درود
 جس کے جلوے سے سر جہاں کلیاں کلیں
 قد بے سایہ کے سایہ مرعیت
 طائرانِ قدس جس کی ہیں قریاں
 وصف جس کا ہے آئینہ حق نما

اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
 قاسم کنز نعمت پہ لاکھوں سلام
 ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام
 فتح از مدار قربت پہ لاکھوں سلام
 جو حصہ فرد عزت پہ لاکھوں سلام
 عطر حجب نہایت پہ لاکھوں سلام
 شاہ ناموت جلوت پہ لاکھوں سلام
 حریر ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
 مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام
 نسوہ جامیت پہ لاکھوں سلام
 کھف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام
 مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام
 شرح متن ہویت پہ لاکھوں سلام
 جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام
 عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام
 حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
 ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
 غنیمت قلب ضلالت پہ لاکھوں سلام
 علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام
 منظر مصدریت پہ لاکھوں سلام
 اس گل پاک بخت پہ لاکھوں سلام
 محل مدودِ رافت پہ لاکھوں سلام
 اس سے سرو قسامت پہ لاکھوں سلام
 اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سیر مردانِ غم رہیں
 وہ کرم کی گھٹا گیسوئے شک سا
 كَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي مَطْلَعِ الْفَجْرِ حَقِ
 نعتِ نعتِ دل ہر ہجرِ پاک سے
 دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
 چشمہ ہر میں موجِ نورِ ہلال
 جس کے ملتے شفاعت کا سہارا
 جس کے سجدے کو کمرابِ کعبہ بھکی
 ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افکن مژدہ
 اشکباری مڑگاں پر برسے درود
 معنیِ قَدْرِایِ مقصدِ مَاطِعی
 جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
 پہچی آنکھوں کی شرم و حیا نہ درود
 جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
 اُن کے خد کی سہولت پہ بیمد درود
 جس سے تاریک دل بگم گمانے لگے
 چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
 طہنمِ بارِغِ حق یعنی رُخ کا عسرق
 خط کی گرد دہن وہ دل آرا پہن
 ریشِ خوش مستدل مرہمِ ریشِ دل
 پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
 وہ دہن جس کی ہر باتِ وحیِ خدا
 جس کے پانی سے شادابِ جان بچاں

اُس سرتاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
 مگنہ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام
 مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
 شانہ کرنے کی حالت پہ لاکھوں سلام
 کاینِ عملِ کرامت پہ لاکھوں سلام
 اُس رگِ باخسیت پہ لاکھوں سلام
 اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
 اُن جودوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
 فلکِ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 بسکبِ دُورِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
 نرگسِ بارِغِ قدرت پہ لاکھوں سلام
 اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
 ادنیٰ بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
 اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
 اُن کے قد کی رشاقیت پہ لاکھوں سلام
 اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
 نمکِ آگیںِ صباحت پہ لاکھوں سلام
 اس کی سچی براقیت پہ لاکھوں سلام
 سبزہ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 صالہِ نازِ ندرت پہ لاکھوں سلام
 اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
 چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
 اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

اس زلالِ ملاوت پہ لاکھوں سلام
 اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
 اُس کی دیکشِ بلاغت پہ لاکھوں سلام
 اُس کی خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
 اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام
 اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
 اُس تہتم کی عسادت پہ لاکھوں سلام
 اُس گلے کی نصارت پہ لاکھوں سلام
 ایسے شافوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
 یعنی مسرتِ نبوت پہ لاکھوں سلام
 پستیِ قصصِ ملت پہ لاکھوں سلام
 موجِ بحرِ ماحمت پہ لاکھوں سلام
 ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
 ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام
 اُس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام
 انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
 ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
 شرحِ صدرِ فسادت پہ لاکھوں سلام
 غنیمتِ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام
 اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
 اُس کمر کی مسایت پہ لاکھوں سلام
 زانوؤں کی دجاہت پہ لاکھوں سلام
 شمعِ رازِ اسالت پہ لاکھوں سلام

جس سے کمارِ کنو میں شیرہ ہاں بنے
 وہ زباں جس کو سب گُن کی گنجی کہیں
 اُس کی پیاری فصاحت پہ ہمدرد
 اُس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درد
 وہ دُعا جس کا جو بن ہمارِ قبول
 جس کے گتے سے پتے جھڑیں زرد کے
 جس کی تسکین سے دوتے ہونے ہنس پڑیں
 جس میں نہریں ہیں شیرِ دُشکر کی رواں
 دوشِ بردوش ہے جن سے شانِ شرف
 محبرِ اسود کہہ جانِ دل
 رُونے آئینہِ مسلمِ پشتِ حضور
 ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
 جن کو بارِ دُعا کی پروا نہیں
 کہہ دینِ وایاں کے دونوں ستون
 جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
 نور کے چشے لہرائیں دریا بہیں
 عیدِ مشکِ کشائی کے چمکے ہلال
 رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفعِ درد
 دلِ سجد سے درا ہے مگر یوں کہوں
 گلِ جہاں ہلک اور جو کی روٹی غذا
 جو کہ حزمِ شفاعت پہ کھینچ کر ہمدی
 انبیاء نہ کرے زانو ان کے حضور
 ساقِ اسل قدم شاخِ غنسلِ کرم

کمال قرآن نے خاک گزر کی قسم
 جس سہانی گمڑی چمکا طیبہ کا پاند
 پہلے سجدہ پہ روز ازل سے درود
 زرب شاداب و ہر مزع پر شیر سے
 بھائیوں کے لیے ترک پستاں کریں
 جہد والا کی قسمت پہ صد ہا درود
 اللہ اللہ وہ چکسنے کی پھین
 آشتے بوٹوں کے نشوونما پر درود
 فضیل پیدا نشی پر بیٹہ درود
 بے بناوٹ ادا پہ ہزاروں درود
 بھینی بھینی ہلک پر ہلکتی درود
 بیٹی بیٹی عبارت پہ شیریں درود
 رسیدی رسیدی روش پہ کردوں درود
 روز گرم و شب تیرہ و تار میں
 جس کے گھرے میں ہیں انبیاء و ملک
 اندسے بیٹے جہا جہل دکنے لگے
 لطف بیداری شب پہ بے حد درود
 خندہ صبح عشرت پہ ذری درود
 دمی فوئے لیفت پہ دائم درود
 جس کے آگے کبھی گردنیں جھک گئیں
 کس کو دیکھایہ مونس سے پچھے کرنا
 گردہ و دست انجم میں رنشاں ہلال
 شور و تجسیر سے سحر سحرانی ہیں

اُس کف پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام
 اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
 یاد گاری اُمت پہ لاکھوں سلام
 برکاتِ رضا ساعت پہ لاکھوں سلام
 دودھ پیوؤں کی نصفت پہ لاکھوں سلام
 بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام
 اُس خدا بھائی صورت پہ لاکھوں سلام
 کھلتے غنوں کی نکمت پہ لاکھوں سلام
 کیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام
 بے تکلف طاحت پہ لاکھوں سلام
 پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
 اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام
 سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام
 کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام
 اُس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام
 جلوہ ریزی دعوت پہ لاکھوں سلام
 عالم خواب راحت پہ لاکھوں سلام
 گریہ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
 گرمی شانِ سلطوت پہ لاکھوں سلام
 اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام
 آنکھوں والوں کی منت پہ لاکھوں سلام
 بدر کی دفع ظلمت پہ لاکھوں سلام
 جنبش جنبش نظرت پہ لاکھوں سلام

یعنی ہے سورہ نور جن کی گواہ
جن میں روح القدس بے اہوازہ جائیں
ثبوع تابان کاشانہ اجتہاد
جہاں نشانہ بدرد آمد پر درود
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا
خاص اس سابق سیر قرب خدا
سایہ مصطفیٰ مایہ اصطفیٰ
یعنی اس افضل المخلوق بعد الرسل
امدق الصادقین سید المتقین
وہ عسمر جس کے اہل پر شید اسفر
فارق حق و باطل امام الہدی
ترجمان نبی ہم زبان نبی
زاہد مسجید امدی پر درود
دور مقرر قرآن کی سلک بھی
یعنی عثمان صاحب قیص ہدی
مرتضیٰ شیر حق اجمع الاشجعین!
اصل نسل مفاوحہ وصل خدا
اولیں دافع اہل رفض و خروج
شیر شیر زن شاہ خیر شکن
ماہی رفض و تغفیل و نصب و خروج
مومنین پیش فتح و پس فتح سب
جس مسلمان نے دیکھا انہیں اک نظر
جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی

ان کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام
اس سراق کی عصمت پہ لاکھوں سلام
مفتح حبار ملت پہ لاکھوں سلام
حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام
اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام
احمد کا ملیت پہ لاکھوں سلام
عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
ثانی انبیا جبرت پہ لاکھوں سلام
چشم و گوشت وزارت پہ لاکھوں سلام
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
تیغ سلول شدت پہ لاکھوں سلام
حبان شان عدالت پہ لاکھوں سلام
دولت جیش حسرت پہ لاکھوں سلام
زبور ذر نورِ حقیقت پہ لاکھوں سلام
عہد پوش شہادت پہ لاکھوں سلام
ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
باب فضل ولایت پہ لاکھوں سلام
حپاری رکن ملت پہ لاکھوں سلام
پر تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام
حامی دین و سنت پہ لاکھوں سلام
اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام
اس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام
اُن سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

فروائے دیراں سے بن گونجتے
 وہ چقا پاق ٹنجر سے آتی مسدا
 ان کے آگے وہ عمرہ کی جانبازیاں
 الغرض ان کے ہر ٹوکے پہ لاکھوں درود
 ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
 ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
 پارہائے صفت خیمہ ہائے قدس
 آبِ تطہیر سے جس میں پودے سے
 خونِ خیر الزل سے ہے جن کا خیر
 اُس بتوں جگر پارہ مصطفیٰ
 جس کا آنکھیں دیکھا مردہ ہرنے
 سیدہ زاہرہ طیبہ طہرہ
 وہ حسن مجتبیٰ سید الاسما
 ادبِ مہر ہدیٰ موج بکر ندی
 شہدِ خوار لب لبان نبی
 اُس شہید بلا شاہ گلوں قبا
 دُر درج نجف مہر برج شرف
 اہل اسلام کی مادرانِ شہادت
 جلو گیتان بیت اشرف پر نہاد
 ریتا پہلی ماں کیف امن و اماں
 عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی
 منزل من قصبلا نصبت و مخب
 بنیت مسرتی آرام حسان نبی

غرض کوس جبرأت پہ لاکھوں سلام
 مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام
 شیر عزانِ سلطنت پہ لاکھوں سلام
 اُن کی ہر خود خصلت پہ لاکھوں سلام
 ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام
 اُن کے اصحاب و محترت پہ لاکھوں سلام
 اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
 اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام
 ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام
 جملہ آرائے حقیت پہ لاکھوں سلام
 اُس روائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
 جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
 راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام
 رُوحِ رُوحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام
 چاشنیِ گیسرِ عصمت پہ لاکھوں سلام
 بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام
 رنگِ رومی طہارت پہ لاکھوں سلام
 بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام
 پردِ گیتانِ حقیت پہ لاکھوں سلام
 حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام
 اُس سرائے سلاست پہ لاکھوں سلام
 ایسے کو شک کی زینت پہ لاکھوں سلام
 اُس مریم برأت پہ لاکھوں سلام

ہائی ساقیان شراب طور
 اور جتنے ہیں فہر زادے اسی شاہ کے
 ان کی بالا شرافت پہ اصلی درود
 شافعی، مالک، احمد، امام حنیف
 کا ملاں طریقت پہ کامل درود
 غوث اعظم امام التقی و التقی
 قطب و ابدال و ارشاد و ارشاد
 مروخیل طریقت پہ بے حد درود
 جس کی منبر ہوئی گردن ادیاد
 شاہ برکات و برکات پیشینیاں
 سید آل محمد امام ارشد
 حضرت حمزہ شیر خدا و رسول
 نام و کام و حق و جان و حال و مقال
 نورِ حباں عطرِ مجموعہ آلِ رسول
 زیب، ستبادہ ستبادہ نور می نہاد
 بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
 تیرے ان دستوں کے طفیل اے خدا
 میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
 ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
 کاش مشر میں جب اُن کی آمد ہو اور

زین اہل عبادت پہ لاکھوں سلام
 اُن سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام
 اُن کی دالاسیادت پہ لاکھوں سلام
 چار بابخ امت پہ لاکھوں سلام
 عادلان شریعت پہ لاکھوں سلام
 ہمدرد شاہِ قدرت پہ لاکھوں سلام
 محی دین و ملت پہ لاکھوں سلام
 فرید اہل حقیقت پہ لاکھوں سلام
 اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام
 نور بہار طریقت پہ لاکھوں سلام
 گلِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام
 زینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام
 سب میں اچھے کی سوسہ لاکھوں سلام
 میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام
 احمد نورِ طینت پہ لاکھوں سلام
 تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام
 بندہ تنگ خلعت پہ لاکھوں سلام
 اہلِ ولد و عیشیت پہ لاکھوں سلام
 شاہ کی بادیِ امت پہ لاکھوں سلام
 بیچیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مہر سے خدمت ہے قدسی کہیں ان رضا
 مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

صلوات اللہ علیہ وسلم

وَاقِمُوا الصَّلَاةَ

بارگاہ رسالت میں مدیہ درود و سلام پیش فرمائیں !

ابھی مجھے اس سیٹ پر بیٹھے ہوئے چند منٹ بھی نہیں ہوئے، کرسی منہ والے
دیر نہ لگی کہ لوگوں نے ہمارا اور پھول میرے گلے میں ڈالنا شروع کئے۔ جنہیں میں
نام سے جانتا ہوں اور ان لوگوں نے بھی پھول چڑھائے جن کو میں نام سے نہ
جان سکا۔

ایک بات بتائیے کہ یہ جو پھول میرے گلے میں ڈالے گئے شرعاً صحیح
ہیں یا نہیں۔ کسی نے اس کو حرام کہا۔ کسی کو پھول پیش کرنا ناجائز ہے۔ کسی
فرقے اور کسی ٹائپ کے مولوی نے آج تک یہ بات نہیں کہی ہوگی کہ گلے میں
پھول ڈالنا یا ہاتھ میں پھول لینا حرام ہے ورنہ تو سارے باغیچے ویران ہو
جائیں گے۔ یہ جو ہمارے آپ نے میرے گلے میں ڈالا اس کو شرعاً نہ تو کسی نے
ناجائز کہا نہ بدعت اور نہ حرام۔ بلکہ سنت تو یہ ہے کہ جو کوئی اسے سونگھے وہ
درد و شریف پڑھے کیونکہ خوشبو سرکار کو پسند اور یہ پھول خوشبودار تو
پسندیدہ سرکار، اب جو بیکار وہی برسرِ پیکار

پھول ڈالنا جائز ہے یا نہیں | اچھا یہ پھول میرے گلے میں
جو ڈالے گئے ہیں، مجھے کیا سمجھ

کر ڈالے گئے۔ مجھے کیا سمجھتے ہوئے ڈالے گئے؟ زندہ یا مردہ! بھئی یہ
مجھے زندہ سمجھ کر ہی تو چڑھائے گئے ہیں۔ یہ جو میں کرسی پر بیٹھا ہوا ہوں،
میں زندہ ہوں یا مردہ۔ یہ تو کوئی بحث کی بات ہی نہیں تو ایسا زندہ ہوں کہ
مولانا نبی کو تو مردہ کہہ سکتا ہے لیکن مجھے مردہ کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہے

یہیں سے سبزیوں کا عقیدہ واضح ہو گیا کہ ہم بھول ہمیشہ زندوں پر چڑھاتے ہیں۔ اسی چھوٹی سی بات سے بات کلیئر ہو رہی ہے کہ ہم بھول ہمیشہ زندوں پر چڑھاتے ہیں۔ زندہ چاہے زمین پر ہو یا زمین میں، بھول ہمیشہ زندوں پر ہی چڑھائے جاتے ہیں، زندہ چاہے زمین پر ہو یا زمین میں، زندہ چاہے زمین پر ہو یا کسی پر ہو۔ مردہ ہو تو ہم گھاس بھی نہیں ڈالیں گے۔ صرف زندوں پر ہی بھول چڑھائے جاتے ہیں جبھی تو مردوں کو اعتراض ہو رہا ہے۔

نماز قائم کرنے کا مطالبہ ہے | میں نے جس آیت کریمہ کی تلاوت کا حشر حاصل کیا ہے اس کا سیدھا سادا ترجمہ تو یہ ہے کہ "نماز قائم کرو" واقیمو الصلوٰۃ نماز کو قائم کرنے کا مطالبہ ہے۔

یہ نہیں کہا کہ نماز پڑھو، یہ نہیں کہا کہ نماز شروع کرو، یہ نہیں کہا کہ نماز کے لئے چل پڑو۔ واقیمو الصلوٰۃ، نماز قائم کرو۔ نماز قائم کرنے کے لئے دو باتیں ضروری ہیں کہ نماز قائم ہی نہیں ہو سکتی اگر ان دو باتوں میں سے کوئی ایک بھی کم ہو۔ قرآن نماز قائم کرنے کا آؤر دے رہا ہے۔ اول یہ کہ نماز پڑھنا ضروری اور دوسری بات یہ کہ پڑھی ہوئی نماز کا بچا یا ضروری۔ اگر نماز پڑھی نہیں تو بچاؤ گے کہا اس لئے کہ اگر تم نماز پڑھتے گے، اور گنوانے گے۔ نماز پڑھتے گے اور لٹاتے گے۔ نماز پڑھتے گے اور برباد کرتے گے، تو قائم کب ہوگی۔

دولت کھائے بھی اور بچائے بھی | اس لئے کہ یہ مثال سمجھ لیں کہ اگر کوئی شخص دولت مند بننا چاہے تو وہ پہلے تو دولت کو کھائے، پھر اسے بچائے۔ اگر

آپ ایک کروڑ کمائیں اور سو کروڑ اڑائیں تو دولت مند کیسے بنیں گے۔ آپ سے اچھا تو وہ رکشے والا ہے جو دس روپے کماتا ہے اس میں سے پانچ روپے خرچ کرتا ہے اور پانچ بچا لیتا ہے۔

تو اس مثال سے واضح ہوا کہ نماز کو قائم کرنے

نماز پڑھنا ضروری اور بچانا ضروری

کے لئے دو بات ضروری ہیں:

۱۔ نماز کو پڑھنا ضروری ہے۔

۲۔ نماز کو بچانا ضروری ہے

اس لئے ضروری ہے کہ جو مسجد کرواے بچاؤ

جو کوٹ کرواے بچاؤ

جو اقامت کرواے بچاؤ

قیام کو بچاؤ، سجود کو بچاؤ، قرأت کو بچاؤ۔ پہلی رکعت ہو۔ دوسری رکعت ہو۔ تیسری رکعت ہو۔ چوتھی رکعت ہو۔ فجر کی چار رکعتوں کو بچاؤ، عصر کی آٹھ رکعتوں کو بچاؤ، ظہر کی بارہ رکعتوں کو بچاؤ۔ عصر کی آٹھ رکعتوں کو بچاؤ۔ مغرب کی سات رکعتوں کو بچاؤ، عشاء کی سترہ رکعتوں کو بچاؤ۔ پڑھتے بھی رہو اور بچاتے بھی رہو۔

اگر تم نے نماز پڑھنا شروع کر دیا تو یہ اچھا کیا لیکن اگر

نمازیں برباد ہو گئیں تو کیا ہوگا

نماز بچانے کا ڈھنگ نہیں ہے تو سب کچھ برباد ہوتا چلا جائے گا

سب سے برباد ہو گئے تو پھر کیا ہوگا ؟

نمازیں برباد ہو گئیں تو پھر کیا ہوگا ۔

ایک عقل والے نے سوال کیا کہ کیا نمازیں برباد ہو سکتی ہیں ؟

کیا عبادتیں برباد ہو سکتی ہیں ؟
 کیا ریاضتیں برباد ہو سکتی ہیں ؟
 کیا سجدے برباد ہو سکتے ہیں ؟
 کیا ذکر و تسبیح برباد ہو سکتی ہے ؟
 کیا ہم اللہ کی عبادت پر عبادت کریں اور یہ برباد ہو جائے گی ؟
 کیا ہم ریاضت پر ریاضت کریں یہ برباد ہو جائے گی ؟
 کیا تقویٰ برباد ہو سکتا ہے ۔
 کیا طہارت برباد ہو سکتی ہے ۔
 کیا نمازیں برباد ہو سکتی ہیں ؟
 کیا سجدے برباد ہو سکتے ہیں ؟
 کیا عبادت برباد ہو سکتی ہے ۔ ابھی تو ہم یہ سوال کر رہے تھے تب
 تک اسلام نے کہا چپ رہو ۔
 عبادتیں برباد ہو چکی ہیں ۔
 ریاضتیں برباد ہو چکی ہیں ۔
 تقویٰ برباد ہو چکا ہے ۔
 ابھی تو سوچ ہی رہا ہے یہ تو بہت پہلے ہو چکا ہے ۔
 سجدے پر سجدے کرتا رہا مگر بچا نہ سکا ۔
 ریاضت پر ریاضت کرتا رہا مگر بچا نہ سکا
 تقویٰ پر تقویٰ کرتا رہا مگر بچا نہ سکا

کچھ نہ بچا سکا | بوجھ کن ؟ کہا وہی جس نے چھ کر ڈر بری تک
 سجدے پر سجدہ کیا مگر جب نبی کے آگے
 پہنچنے کا حکم دیا گیا تو وہ اپنا سجدہ نہ بچا سکا، اپنی ریاضت نہ بچا سکا

اپنی عبادت نہ بچا سکا، ریاضت نہ بچا سکا۔ اپنا تقویٰ نہ بچا سکا۔

میرے دوستو جب اتنا بڑا استاد۔ اتنے علم والا۔ اتنی عبادت والا۔ اتنی ریاضت والا۔ اتنا تقویٰ والا۔ فرشتوں کو پڑھانے والا جب فرشتوں کو پڑھانے والا نبی سے غداری کر سکتا ہے تو یہ بچوں کو پڑھانے والے نبی سے غداری کر جائیں تو یہ کونسی حیرت کی بات ہے۔

چالیس کروڑ برس کا عبادت گزار | یہ بات آہی گئی ہے

تو ہم اسے گھیر میں کیوں رکھیں۔ ٹاپ گیر لگا کے آگے کیوں نہ بڑھ جائیں اس لئے آسانی سے سمجھنے کے لئے میرے دوستو اس شے ایسی عبادت کی۔ وہ کیسا عبادت گزار ہے۔ ایک ہفتے کا نہیں۔ چالیس دن کا عبادت گزار نہیں۔ اسی دن کا۔ نہیں، گھر بھر کا۔ نہیں، محلے بھر کا۔ نہیں، جماعت بھر کا؟۔ نہیں، ملک بھر کا؟۔ نہیں، سینکڑوں برس کا عبادت گزار؟۔ نہیں، ہزاروں برس کا؟۔ نہیں۔ چھ کروڑ برس، چھ کروڑ برس لگاتار۔ اہلیس نے مستقل چھ کروڑ برس عبادت کی۔ چھ کروڑ برس پہلے مذہب ہی نہیں تھا۔ چھ کروڑ برس پہلے جھگڑا ہی نہیں تھا۔ چھ کروڑ برس پہلے لفظ ہی نہیں تھا۔

جھگڑا سو برس سے ہے | یہ جھگڑا تو صرف سو برس کا ہے

یہ مذہب تو سو برس ہی سے ہے۔ اسلام چودہ سو برس سے ہے۔ تو یہ اور تو سب کچھ ہو سکتے ہیں اسلام نہیں ہو سکتے۔ اسلام پہلے سے جماعت بعد میں ہے۔ مثلاً اگر کوئی کہے کہ میں مکان گراؤں گا۔ پتہ چلا کہ مکان پہلے ہے۔ گرانے والا اب میں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کہے میں میلاد نہیں

ہونے دوں گا۔ عرس نہیں ہونے دوں گا۔ تو اس سے ظاہر ہوا۔
 نہیں والا بعد میں ہے۔ جو بعد میں ہے تو ہی بدعت ہے۔ اور بعد
 میں تو یہی ہیں دوستو۔

تعظیم نبی سے انکار | وہ، یعنی ابلیس عبادت کرتا رہا جب
 تک اللہ سے کرویائی۔

جب تک اللہ نے اپنا سجدہ کروایا، تب تک وہ کرتا رہا۔
 جب تک اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر کروایا ابلیس کرتا رہا۔
 مگر جب اللہ تعالیٰ نے نبی کی تعظیم کا حکم دیا تو انکار کر دیا۔ اور ابلیس
 کا یہ انکار قرآن کے اندر اسی طرح موجود ہے :

وَ اذ قلنا لِلْمَلٰٓئِكَةِ سَجِدُوْا اٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا

اِلَّا ابْلٰیْسَ اَبٰوَاۤ اُسْتَكْبَرُوْكَ اَنۡ مِّنَ الْكَافِرِیْنَ

”جب اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ تمام فرشتے آدم کو سجدہ تعظیم بجا
 لائیں تو سب سجدے میں گر گئے سوائے ابلیس کے۔“

اللہ کی عبادت کر لیا نبی کی تعظیم نہیں | اس نے نبی کی
 تعظیم سے انکار کر دیا۔

دیا۔ یہیں ہے شیطان کا مزاج معلوم ہو گیا۔ ابلیس کی سوچ معلوم ہو
 گئی۔ اس کا مزاج معلوم ہو گیا۔ اس کی فطرت معلوم ہو گئی۔ ابلیس
 کی نیچر معلوم ہو گئی کہ جب تک اللہ تعالیٰ نے عبادت کرویائی۔ تب
 تک وہ عبادت کرتا رہا۔ مگر جب نبی کی تعظیم کا حکم دیا تو انکار کر دیا۔
 چو کر ڈیرس وہ اللہ کی عبادت کرتا رہا مگر ایک سیکنڈ کے لئے نبی کی
 تعظیم نہیں کر سکا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ابلیس کی یہ فطرت ہے کہ اگر
 اللہ عبادت کرائے تو کرو

اللہ عبادت کہے تو کرو

اللہ ذکر کرائے تو کرو

اللہ تسبیح پڑھائے تو کرو

اللہ پاکی بیان کرائے تو کرو

اللہ اپنا سجدہ کروائے تو کرو

اللہ اپنی عبادت کرائے تو کرو

اللہ اپنی ریاضت کرائے تو کرو

اللہ اپنا ذکر کرائے تو کرو

لیکن اگر نبی کی تعظیم کا حکم اللہ تعالیٰ دے تو نہ کرو — یہی مزل ہے

یہی اس کا ماضی ہے — یہی اس کا حال ہے۔

شیطان توحید کا منکر نہیں | شیطان نے اللہ کی عبادت سے کبھی انکار نہیں کیا۔ میں چیلنج

کرتا ہوں کہ ابلیس نہ تو لا الہ الا اللہ کا منکر تھا، وہ خدا کی توحید کا منکر نہیں تھا۔ نہ خدا کی حمدیت کا منکر۔ نہ خدا کی قدرت کا منکر۔ نہ اللہ کی نامریت کا منکر۔ نہ اللہ کی حاکمیت کا منکر، نہ اللہ کی ذات کا منکر۔

اس نے اللہ کی صفات کا انکار نہیں کیا۔

اس نے اللہ کی توحید کا انکار نہیں کیا۔

اس نے اللہ کی الہیت کا انکار نہیں کیا۔

اس نے اللہ کی الوہیت کا انکار نہیں کیا۔

اس نے اللہ کی معبودیت کا انکار نہیں کیا۔

اس نے خدا کے سجدہ ہونے کا انکار نہیں کیا۔

یہ حیلہ کشتی کیسی؟ | اس نے اللہ کی عبادت ایک برس نہیں

دو برس نہیں، ایک چتہ نہیں۔ دو چتہ نہیں۔ تین چتہ نہیں۔ چھ کروڑ برس تک وہ اللہ کی عبادت کرتا رہا۔ ذکر یہ ذکر کرتا رہا۔ عبادت پہ عبادت۔ ریاضت پہ ریاضت کرتا رہا۔ مگر جب نبی کی تعظیم کا حکم دیا تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی برداشت نہ کیا۔

اے اللہ میں تیری عبادت کرنے کو تو تیار ہوں مگر تیرے نبی کی تعظیم کو تیار نہیں۔

یہیں سے شیطان کی فطرت معلوم ہو گئی۔ یہیں سے شیطان کا مزاج معلوم ہو گیا۔ شیطان عبادت کے لئے تو تیار ہے مگر نبی کی تعظیم کے لئے تیار نہیں۔

جو شیطان کا انکار وہی ان کا انکار | عبادت کرنے کے لئے

پڑھاؤ تو پڑھیں گے۔ ظہر پڑھاؤ تو پڑھیں گے۔ عصر پڑھاؤ تو پڑھیں گے۔ مغرب پڑھاؤ تو پڑھیں گے۔ عشاء پڑھاؤ تو پڑھیں گے۔ نماز کہو تو پڑھیں گے۔ روزہ کہو تو رکھیں گے۔ حج کہو تو کریں گے۔ زکوٰۃ کہو تو دیں گے۔ عبادت چلے جتنی کر لو کریں گے۔ مگر ان سے نبی کی تعظیم کا کہہ کر دیکھ لینا، انکار کر دیں گے۔ اس لئے کہ جتنے پر استاد تیار ہے۔ اسی انکار پر شاگرد تیار ہیں جہاں اس کا انکار ہے وہیں ان کا بھی انکار ہے۔ جہاں اس کا اقرار ہے وہیں ان کا بھی اقرار ہے۔ تو جو اس کا زلٹ ہے وہی ان کا زلٹ ہے۔

کیا جنت ابلیس کیلئے نہ تھی؟ | میں ایک سوال آپ سے کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے بتاؤ

جنت کے دروازے ابلیس کے لئے کھلے ہوئے تھے یا نہیں؟ —
 یقیناً اس کے لئے دروازے کھلے تھے، چوبیس گھنٹے کھلے تھے —
 وہ جب چاہتا تھا جنت میں چلا جاتا تھا۔ جھولے پر مسٹر ابلیس
 پرارہتا — رعب سے بیٹھا کرتا — فرشتے اس کی ڈوری پکڑ
 کر جھولا جھلاتے تھے — جنت میں جا چکا ہے — جھولے پر
 بیٹھ چکا ہے — جنت کی ہوا کھا چکا ہے — جنت کا مزہ لے
 چکا ہے — لیکن بتاؤ جنت سے نکلا گیا ہے یا نہیں — جرم بتاؤ
 غلطی بتاؤ کیا تھی — وہ تو اللہ کی عبادت سے کبھی نہیں رکا — پھر
 کیوں جنت سے نکلا —؟

اس کا ایک ہی جواب ہے کہ نبی کی تعظیم سے انکار کر دینے پر اس کی
 عبادت اس کے کام نہ آئی — نبی کی توہین کے بعد اس کے سجدے
 اس کے منہ پر مار دیئے گئے — کتنے سجدے؟ ان گنت سجدے
 جب چھ کروڑ برس کا سجدہ ہوگا تو کتنا لمبا ہوگا — اے غیرت مند مسلمانو!
 نبی کی توہین کرنے والے کے منہ پر اگر چھ کروڑ برس کے سجدے مارے
 جا سکتے ہیں — اگر چھ کروڑ برس کے سجدے بیکار ہو گئے تو یہ گنتی کے
 پانچ سجدے کیا کریں گے —؟ جب ان گنت کا یہ حال ہے
 تو گنتی والوں کا کیا حال ہوگا!

اس غلطی کو مت دہراؤ | اس لئے اس غلطی سے ڈرو جس سے
 سجدوں کو بریلو کر دیا۔ اس غلطی کو

مت دہراؤ۔ فجر پڑھو تو اسے بچاؤ — ظہر پڑھو تو اسے بچاؤ —

وہ غلطی مت دہراؤ جس کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا — وہ غلطی جس پر کہا گیا "نکل جنت سے چل جہنم میں" — وہ اندر تھا باہر ہو گیا نبی کی تعظیم کے انکار پر — کیا وہ کوئی اور غلطی تھی فسمجد و الا ابلیس سب سجدے میں چلے گئے سوائے ابلیس کے — تو قرآن نے جو غلطی بتائی وہ انکارِ تعظیمِ نبوت ہے — آدم علیہ السلام کی تعظیم کے انکار پر وہ جنت سے باہر کر دیا گیا — وہ اندر تھا باہر ہو گیا — تو یہ لوگ تو پہلے ہی باہر ہیں — بولو یہ لوگ دنیا میں ہیں جنت میں تو نہیں — تو جو پہلے ہی باہر ہیں وہ اندر جائیں گے کیسے — ؟ جس غلطی سے وہ نکلا ہے وہی دہراؤ گے تو اندر کیسے جاؤ گے ؟ سجدوں سے ؟ سجدہ تو اس کے پاس بھی تھا وہ کیوں نہ رہ سکا عبادت سے ؟ عبادت تو اس کے پاس بھی تھی وہ کیوں نہ رہ سکا ریاضت سے ؟ تو ریاضت تو اس کے پاس بھی تھی ۔

وہ عبادت، عبادت ہی نہیں نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عبادت، عبادت ہی نہیں اور

نبی کی تعظیم کے انکار پر مبنی ہو۔ وہ عبادت اللہ کو پسند ہی نہیں — اسی لئے سب سے پہلے نبی کی بارگاہ میں اکڑنے والے کو سزا دے دی۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فضل فرمایا کہ جیسے ہی پہلا نبی بھیجا تو اس کے سامنے جو اکڑا اسے رسوا کر دیا تاکہ میرے محبوبوں کے آگے کوئی اکڑے نہ۔

نہ اپنے علم کے غرور پر — نہ اپنی عبادت کے غرور پر — نہ اپنے سجدوں کے غرور پر — نہ اپنی ریاضت کے غرور پر — نہ اپنی عبادت کی طاقت پر — میرے محبوبوں کے آگے تم اکڑو گے

تو آدم کے آگے اکرٹنے والے کا جو حشر ہوا وہ ان کے سامنے ہے۔
 میں بڑے چکر میں پڑ گیا کہ جب آدم کے دشمن کے لئے پناہ نہیں ہے
 — تو رسول اعظم کے دشمن کو کیا پناہ ملے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ
 وَسَلِّمْ

سجدہ جانتا تھا لیکن تعظیم نہیں | اب نتیجہ یہ حال
 ہوا کہ ابلیس سجدہ

کرنا جانتا تھا — تبھی تو چھ کرڈ برس سجدہ کیا — لیکن سجدہ
 کو بچانا نہیں جانتا تھا — جو بچانے کا معاملہ آیا تو فیل ہو گیا۔
 اس لئے اے مسلمانوں تم سجدہ کرو تو اسے بچاؤ — فجر پڑھو تو
 اسے بچاؤ — ظہر پڑھو تو اسے بچاؤ — عصر پڑھو تو اسے بچاؤ —
 مغرب پڑھو تو اسے بچاؤ — عشاء پڑھو تو اسے بچاؤ — اور جب
 پڑھتے رہو گے اور بچاتے رہو گے تو نماز انشاء اللہ قائم ہوگی —
 وَاَقِمُوا الصَّلٰوةَ یعنی نماز قائم کرنے کا مطالبہ پورا ہو جائے گا۔
 صرف پڑھنے سے پورا نہیں ہوگا — بچانا پڑے گا۔

ایک مثال | مثلاً جیسے آپ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں۔
 صحت کے لئے ڈاکٹر نے درد دیکھا —

بلڈ پریشر چیک کیا اور جنرل چیکنگ کے بعد کہا — دیکھو یہ انجکشن
 لگوا لینا — یہ کیپسول کھانا — یہ گولی لینا — یہ شربت پینا
 جب مریض جانے لگا تو اسے کہا دیکھو! اور بھی سنتے جھاڑ —
 کھٹانہ کھانا — کردانہ کھانا — ڈالڈانہ کھانا — کئی کچھ
 منع کیا — یہی تو پرہیز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان اور عمل دینے کے لئے کہا۔ دیکھو روزہ رکھنا — نماز پڑھنا — حج کرنا — زکوٰۃ دینا — چار ڈاکڑ نے دیا چار اسلام نے دیا یہ نماز پڑھنا — روزہ رکھنا — حج کرنا — زکوٰۃ دینا — اور نماز پڑھنا — اور جب ہم چلنے لگے تو کہا سُنو! رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی نہ کرنا، اور اگر کبھی یہ بد پرہیزی کر دی تو نماز، نماز نہ رہے گی، حج، حج نہ رہے گا — زکوٰۃ، زکوٰۃ نہ رہے گی — تو رسول کی گستاخی سے بچتے رہنا — یہ پرہیز ہے وہ دوا ہے — تو یہ لوگ دوا کھانا تو جانتے ہیں مگر پرہیز کرنا نہیں جانتے اسی لئے تو پرہیز گاروں سے لڑ رہے ہیں۔

غریب نواز بہت بڑے پرہیز گار تھے۔
 غوث اعظم بہت بڑے پرہیز گار ہیں
 محبوب الہی بہت بڑے پرہیز گار ہیں
 بتاؤ کہ یہ پرہیز گار ہیں کہ نہیں؟
 صدیقین پرہیز گار ہیں کہ نہیں؟
 شہدائے کرام پرہیز گار ہیں کہ نہیں؟
 صالحین پرہیز گار ہیں کہ نہیں؟

ان سے بڑا پرہیز گار کون ہوگا — ان سے

نماز پڑھتے جاؤ اور بچاتے جاؤ

زیادہ عزت والا کون ہوگا — ان سے زیادہ عظمت والا کون ہوگا —؟
 اب میرے دوستو جو بد پرہیز ہوگا، اس کی لڑائی پرہیز گار سے ضرور ہوگی۔ اسی لئے میرے دوستو! کہیں بھی جاؤ تو چپ رہتے ہیں —

اجمیر جاؤ تو بڑا شت نہیں ہوتا — کلیئر جاؤ تو بڑا شت نہیں ہوتا۔
 اسی لئے بد پرہیز کی لڑائی پر ہیزگار سے ہے — اللہ تعالیٰ نے ہم کو
 نماز جیسی نعمت دی ہے تو اس کو بچانے کا بھی حکم دیا ہے —
 جب نماز پڑھتے چلے جاؤ گے اللہ اسے بچاتے چلے جاؤ گے تو
 نماز انشاء اللہ قائم ہوگی اور ضرور قائم ہوگی۔

پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نماز ہے کیا؟ — کون بتائے کہ
 نماز کیا ہے —؟ پھر ہم کس سے پوچھیں کہ نماز کیا چیز ہے؟
 یہ کس سے پوچھیں — انہوں نے کہا ان سے پوچھو — ان سے
 پوچھو — اس سے پوچھو — اس سے پوچھو — میں نے کہا جانے
 دو یا — جو لایا ہے اسی سے پوچھو — نماز نہ میرا باپ لایا
 نہ آپ کے باپ لائے — جو لایا ہے وہی جانتا ہے —
 دینے والا اللہ لینے والے رسول — اللہ نے رسول کو دیا — رسول
 نے آکر لوگوں کو دیا۔

وسیلہ کیوں ضروری ہے؟ | میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا
 یا اللہ تو نے لوگوں کو ڈائریکٹ

کیوں نہیں دیا۔ اے اللہ تو تو ارادہ ہے تو مالک ہے۔ تو پاؤں پر ہے
 تو تار مطلق ہے۔

رسول کے ذریعہ دوں گی | نماز ملے تو رسول کے ذریعے سے
 رسول کے وسیلے کے بغیر خود

دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم جو کام کریں گے نبی کے وسیلے سے کریں
 گے — اے رسول ہم چاہتے ہیں کہ نماز گھر گھر پہنچے مگر تمہارے

بغیر وسیلے کچھ نہیں ملتا

ڈائریکٹ اللہ سے لیا ہو۔ نہ رستے میں اللہ کے ولی ملے ہوں

نہ رستے میں رسول اللہ ملے ہوں ڈائریکٹ اللہ سے لیا ہو

نہ جبریل کا کوئی احسان ہو ڈائریکٹ اللہ سے لیا ہو

نہ رسول کا کوئی احسان ہو

نہ صحابہ کا کوئی احسان ڈائریکٹ اللہ سے لیا۔

تو سو بہت سی چیزیں ہیں جو ڈائریکٹ اللہ نے بنا دیں جیسے زمین کو گن

نیکون کہہ دیا اور ہو گئی۔ زمین کو ڈائریکٹ بنایا اللہ نے۔

آسمان کو ڈائریکٹ بنایا اللہ نے

ہوا کو ڈائریکٹ بنایا اللہ نے

تو یہ جو ایک دنیا ہے جس کو ڈائریکٹ بنایا وہ زمین ہے اور وسیلے سے دیا

ہے دین۔

ڈائریکٹ دیا زمین اور وسیلے سے دیا دین۔ تاکہ دین والا میرے حبیب کا

محتاج رہے۔ اور ڈائریکٹ آنے کی بات نہ کرے۔

اسلام بغیر وسیلے کے نہیں ملے گا

تو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پروردگار عالم نے ڈائریکٹ اسلام عمر ابن

خطاب کو جب نہیں دیا کیونکہ جب تک وہ رسول اللہ تک نہیں گئے، اللہ

تک نہیں پہنچ پائے۔

صحابہ کرام کو اللہ اس وقت ملا جب رسول اللہ ملے

صحابہ کرام کو اسلام اس وقت ملا جب رسول اللہ ﷺ
 سبھی صحابہ کرام اللہ کو پانے کے لئے رسول اللہ کے پاس جا رہے ہیں
 بکوٹی حجر اسود کے پاس نہیں جا رہے۔

کوئی کعبہ کے پاس نہیں جا رہا ہے
 کوئی دطاف کے پاس نہیں جا رہا ہے
 اس لئے کہ کعبہ میں تو پتھر ہیں ہم نہیں جائیں گے۔
 اللہ صلی علی سیدنا محمد وعلی آل محمد

اللہ کی حکمت رسول کی مصلحت

اللہ کی جو حکمت ہے وہ میں بتاؤں گا۔
 رسول کی مصلحت کیا ہے وہ بھی میں بتاؤں گا
 اس لئے کہ ہم اللہ والے بھی ہیں اور رسول والے بھی ہیں اس لئے کہ دونوں کی بات
 بتانا اور دونوں کی وضاحت کرنا۔ کیونکہ ہم دونوں کے وکیل ہیں اللہ کے بھی اور ان کے بھی
 اس لئے کہ ان کا بھی اور ان کا بھی (DIFFERENCE) کریں گے اور رسول کی مصلحت وہ
 بھی بتائیں گے۔

اللہ کی حکمت اس وقت سمجھ میں آئے گی جب موسیٰ کلیم اللہ کو دیکھو گے حضرت
 موسیٰ یہ سننے کے بعد کہ پچاس نمازیں سرکار لے کر آئے ہیں۔
 موسیٰ علیہ السلام! آپ کو نماز سے کیا دل چسپی ہے، آپ کی قوم کے لئے تو جانیں
 رہی ہیں۔

کیونکہ بنی اسرائیل کو تو پڑھنا نہیں۔ رسول اپنی قوم کے لئے پچاس لاویں یا سولہ لاویں
 آپ کیوں اس میں دل چسپی لے رہے ہیں سرکار!

موسیٰ علیہ السلام نے کہا

تو حضرت موسیٰ زبانِ حال سے کہیں گے
 اُن کا واقعہ زبانِ حال سے کہے گا، ہاشمی تم نے سمجھا نہیں یہ جو رسول آ رہا ہے
 یہ اعلیٰ ہے میں ادنیٰ ہوں
 یہ اعلیٰ ہے میں ادنیٰ ہوں
 یہ افضل ہے میں مغضول ہوں
 یہ مقتدی ہے میں مقتدی ہوں
 یہ اگے اگے میں پیچھے پیچھے
 میں وجود تو یہ سبب وجود
 میں موجود تو یہ وجہ موجود
 میں اگر نبی تو یہ ہے خانِ نبوت
 میں ہوں اگر حسن تو یہ ہے وجہ حسن
 میں کلیم تو یہ حبیب
 میں یہاں تو یہ لامکاں
 میں کہاں یہ کہاں
 میں ادنیٰ یہ اعلیٰ

نبی بھی حضور کو اپنی مثل نہیں سمجھا

کل تک تو رسولوں نے رسول کو اپنی طرح نہیں سمجھا کیونکہ موسیٰ رسول ہیں حضرت
 موسیٰ علیہ السلام رسول ہیں۔ صاحب کتاب ہیں۔ صاحب مذہب ہیں۔ کلیم اللہ ہیں۔

اللہ کا رسول ہے لیکن میرے رسول کو اپنی طرح نہیں سمجھا
اور آج کے مولوی رسول کو اپنی طرح سمجھنے کی غلطی کہتے ہیں اور حضرت موسیٰ سے
ڈرو۔ میں بہت ڈرتا ہوں۔ تم بھی ڈرو۔

حضرت موسیٰ سے ڈرو

ملک الموت اٹھے تھبہ لو چھنے کے لئے کہ روح لے جاؤں۔
تو موسیٰ نے طمانچہ دے مارا اور آنکھ پھوٹ گئی، یہ جلال موسیٰ ہے۔
حضرت موسیٰ نے جب ایک ہاتھ فرشتے کو مار دیا تو فرشتہ برداشت نہیں کر سکا جب
موسیٰ علیہ السلام دیکھیں گے کہ یہ میرے آقا کو اپنی طرح کہہ رہے ہیں۔ اور اگر ایک
ہاتھ مار دیا تو کیا یہ برداشت کر لیں گے۔

اگر فرشتے کی آنکھ لکل گئی تو مسلمان کا بھی نکل جائے گا۔
حضرت موسیٰ سے ڈرو، کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسیٰ کے
بھی رسول اور کوئی بھی اپنے رسول کی توہین کو برداشت نہیں کرے گا۔ اور جب
دیرائے نیل موسیٰ علیہ السلام کے ڈنڈے کو برداشت نہ کر سکا تو یہ کیا کر پائیں گے
وہ بندے جو چندے پر زندہ ہیں جو باہر کے پیسوں پر تحریک چلا رہے ہوں
جو باہر کے پیسے سے اپنے ضمیر کا سودا کر رہے ہوں۔

حضرت موسیٰ نے یہ تعلیم دی ہے

وہ عصائے موسیٰ کی تاب کیا لاسکیں گے۔

ارے عصائے موسیٰ تو بہت دور کی بات ہے۔ یہ تو دورہ فاروقی کی تاب
نہیں لاسکتے۔

ذوالفقار حیدری کی آنچ میں پگھل جاؤ گے

چہ جائیکہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ ذہن دے رہے ہیں کہ دیکھو آنے والا اعلیٰ ہے

آنے والا سرکار ہے

سرکاروں کا سرکار

بادشاہوں کا بادشاہ

راجاؤں کا راجا

نبیوں کا نبی

رسولوں کا رسول

بڑوں کا بڑا

اعلاؤں کا اعلیٰ

بزرگوں کا بزرگ

سب سے بڑوں کا بڑا۔

جب آئیں گے تو جلوہ ربانی دیکھوں گا

میں چھوٹا یہ بڑے، کس منہ سے کہوں کہ چلتو۔ کیسے کہوں کہ یا رسول اللہ پھر لوٹ جائیے۔

میری دل چسپی ان کے لوٹنے میں ہے کیونکہ یہ جب لوٹیں گے اور لوٹیں گے تو خدا کو دیکھیں گے اور پلٹیں گے تو میں ان دیکھنے والی اور پلٹیں گے تو میں ان دیکھنے والی آنکھوں کو دیکھوں گا۔

آنکھوں میں تجلی دیکھوں گا

میری دل چسپی نماز سے زیادہ ان کی آنکھوں میں تجلی دیکھنے میں ہے۔ اب میں کیسے لٹاؤں۔ یہ تو کہہ نہیں سکتا کہ آپ پلٹیں۔ یہ چیز ادب کے خلاف ہے تو موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول کو اور کوئی چیز واپس جانے پر مجبور کرے یا نہ کرے اگر میں اُمت کا ذکر چھڑ دوں گا تو خیال اُمت میں نبی پلٹ جائیں گے اس لئے کہ اُمت سے پیار کرنے والا ایسا نبی نہ پیدا ہوا ہے نہ پیدا ہوگا۔ ایسا نبی دنیا میں نہیں جو اُمت سے اتنا پیار کرے۔

موسیٰ کا جذبہ

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ۔ پچاس وقت کی نماز آپ کی اُمت پر بار ہے۔ بوجھ ہو جانے گی۔ اُمت کے بوجھ کا خیال آتے ہی رسول پلٹ گئے۔ اب پلٹ کر کے بارگاہ کبیر یا میں نماز کم کروائے تو اللہ نے موسیٰ کا جذبہ دیکھتے ہوئے کہ اگر میں یکبارگی کم کر دوں تو موسیٰ ایک بار دیکھیں گے اور دھیرے دھیرے کم کر دوں گا تو موسیٰ بار بار دیکھیں گے،
تو موسیٰ کے شوق دید کو دیکھ کر،
موسیٰ کی طلب دید کو دیکھ کر
موسیٰ کو درشن کا بھکاری پا کر
درشن کا بھکشک پا کر
درشن کی بارگاہ میں طالب پا کر
رحم آیا کر دگار کو

جلوہ طور دیکھ لیا

رب تعالیٰ نے فرمایا۔ اور پچاس سے پتالیس کیا پتالیس کو چالیس کیا۔
 رسول آئے تو حضرت موسیٰ نے کہا۔ اور کم کرو آئیے
 منہ سے تو نماز کی بات کر رہے اور آنکھوں سے آنکھوں میں دیکھ رہے ہیں
 رسول کی آنکھوں میں دیکھ رہے ہیں
 رسول کی پتلیوں میں بھیلی ہوئی تجلی دیکھ رہے ہیں۔
 رسول کی سفیدی میں اس تجلی کو ڈھونڈ رہے ہیں۔
 پھر حضور جب واپس آئے اور انہوں نے نماز کو کم کر دیا۔ خدا کا دیدار کیا اور
 نماز کم کر دے کے واپس آئے۔
 تو حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر بھی آنکھوں میں دیکھ رہے ہیں۔ اس طرح نو مرتبہ
 نگاہ رسول میں دیکھ رہے ہیں۔

موسیٰ نے کہا میں ڈائریکٹ نہ دیکھ سکا

آپ قوم سے فرما رہے ہیں کہ میری تقدیر میں ڈائریکٹ دیکھنا تو نہیں ہے، طور پر
 جو میں نے دیکھا تھا وہ ذات کی تجلی نہ تھی۔ جنت کی تجلی تھی۔ اور محمد عربی جو دیکھ
 کر آ رہے ہیں، ذات دیکھ کر کے آ رہے ہیں تو میرے مقدر میں جو وسیلہ ہے
 اس سے پہلے میں نے طور کے واسطے سے دیکھا تھا اور آج نور کے واسطے سے
 دیکھ رہا ہوں۔

تو رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بنا کر تجلی دیکھ رہے ہیں
 اس لئے کہ موسیٰ علیہ السلام بار بار دیکھیں گے

حضور صاحب اختیار میں

اس بات سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حکمت سمجھ میں آگئی۔ لہذا اب رسول کی محنت نبی سنتے چلو۔

اے میرے اُمیتو! میری طاقت دیکھو۔ میرا اختیار دیکھو، میرا یار دیکھو۔ یہ بات مت سمجھنا کہ میں جبریل کا محتاج ہوں۔ یا میں رف رف کا محتاج ہوں۔ یا میرے اندر جانے کی طاقت نہیں۔ ایک بار مجھے خدا لے گیا۔ سبحان اللہ الذی اسری بعبیدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ ایک بار خدا لے گیا تو بار خود جارہا ہے اور جب خود جارہا ہے جبریل ساتھ نہیں میں۔

جب خود جارہا ہوں تو جبریل ساتھ نہیں ہے
جب خود جارہا ہوں تو براق ساتھ نہیں ہے
جب خود جارہا ہوں تو رف رف ساتھ نہیں ہے۔

ضرورت نہیں شان و شوکت تھی

تو یہ جو جبریل آئے تھے یہ میری ضرورت نہیں میری شان و شوکت تھی
تو یہ جو براق بھیجا گیا تھا شان و شوکت کے لئے
تو انبیاء کی جو جماعت دی گئی تھی شان و شوکت کے لئے تھی۔
تو جبریل نے جو مقام پکڑا تھا وہ میری شان و شوکت دکھانے کے لئے تھا
اس لئے کہ میں بغیر جبریل کے دیکھو گیا ہوں۔
تو نہ اونہ لہائی نے پچاس سے پتالیس کیا۔ تو پھر گیا تو چالیس سے پتالیس۔

اور ایک بار خدائے کیا تو بار خود گیا۔
تو خدا میں لے جانے کی قدرت ہے
تو میرے اندر جانے کی صلاحیت ہے۔

تحفہ معراج نماز ہے

ایسے حسین موقع پر یہ نماز تحفہ ملی۔
صور نے فرمایا کہ خدا تک پہنچنا میری معراج ہے اور نماز تک پہنچنا تیری معراج ہے۔

اسی لئے فرمایا۔ الصلوٰۃ معراج المؤمنین
نماز مومنوں کی معراج ہے۔

نماز معراج کی یاد ہے
نماز معراج کا جشن ہے
نماز معراج کا ثمرہ ہے
نماز جب بھی پڑھو گے معراج یاد آئے گی
یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نماز پڑھو اور رسول یاد نہ آئیں۔
میں کہتا ہوں کہ معراج کا مال ہے۔ نماز کیوں نہ یاد آئے۔

دینے والے کو بھی یاد رکھو

ایک مثال کے ذریعہ سمجھ لیں کہ اگر کوئی تمہیں روپیہ دے تو روپیہ یاد رکھو دینے
والا نہیں

اور میں کہتا ہوں جب تک تم خواہ یاد آئے گی تب تک گورنمنٹ یاد آئے گی۔

اور جب اذان ہوگی تو فجر یاد آئے گی
 اور جب اذان ہوگی تو طہر یاد آئے گی
 اور جب مال لوگے تو دینے والا بھی یاد آئے گا
 کھانا کھاؤ گے تو رزاق یاد آئے گا
 دنیا میں رہو گے تو خلاق یاد آئے گا
 جب تم ہو لو گے تو ہوا بنانے والا یاد آئے گا۔
 ایسا نہیں ہوتا کہ مکان میں جاؤ اور مکان بنانے والا یاد نہ آئے۔
 اب ایسا ہونا تو ممکن نہیں کہ مسجد جاؤ تو مسجد والا یاد نہ آئے
 ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ نماز پڑھو اور نماز والا یاد نہ آئے۔
 معراج نہ ذہن میں آئے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ نماز بندگی کے لئے
 نہیں۔ نماز پڑھتے پروپیگنڈہ کے لئے پڑھتے ہیں۔

نماز دینے والے کو یاد کرو۔

اگر بندگی کے لئے پڑھتے ہو تو یقیناً دینے والا بھلا یاد ہوتا ہے
 یہ تو ایسے ہے نماز کے لئے چلے گئے
 روزہ لے کر چلے گئے
 زکوٰۃ لے کر چلے گئے
 جس نے دیا ہے اس کی پرواہ بھی نہیں کیا۔
 اس کا جشن مناؤ تو حرام ہے۔
 اس کی یاد مناؤ تو حرام ہے۔
 اس کا دن مناؤ تو حرام ہے۔

اس کا جشن کرو تو حرام ہے

دینے والے کا ہر معاملہ حرام ہو جائے اور
ارے میرے دوستو! جو مل جائے وہ جائز ہے

لینے والے دو قسم کے ہیں

لینے والے دو قسم کے ہوتے ہیں
میرے پاس ایک آدمی آیا۔ میں اپنے علاقے کی بات کر رہا ہوں
میں یورپی کی بات کرتا ہوں۔

محسن کا احسان یاد رکھنے والا

ایک تو وہ کریمے پاس آئے اور کہنے لگے، ہاشمی میاں! پانچ ہزار روپے
دے دیجئے۔ یا کوئی عبدالرحمن سیٹھ سے پانچ ہزار روپے لے دیجئے۔
اب وہ گیا! عبدالرحمن سیٹھ کے پاس اور پانچ ہزار روپے لے کر اپنا کام
چلایا۔

کسی نے پوچھا! تیری گلاڑی پھنسی تھی اب چلی کیسے؟
کہنے لگا! اللہ عبدالرحمن کو اچھا رکھے۔ بڑے موقع پر پانچ ہزار دیا۔ اللہ
اس کے بچوں کو اچھا رکھے۔ انشاء اللہ میں ایک ہفتے کے اندر پانچ ہزار لوٹا دوں
گا۔ مگر میں لوٹا کے بھی احسان ادا نہیں کر سکتا ماس لے کر جب میری گلاڑی پھنسی
گئی تھی تب دیا تھا۔ اگر وہ نہ دیتا تو میری عزت برباد ہو جاتی۔ اللہ عبدالرحمن۔
سکے بچوں کو اس کی اولاد کو اس کے کاروبار کو اچھا رکھے، بڑے موقع پر کام آیا
تو مال میں یا لیکن مال والے کو جہول نہیں رہا۔ بھلا یا نہیں یاد رہا۔ احسان سے

دیا جا رہا ہے۔

مال کا ذکر ایک بار کرتا ہے دینے والے کا ذکر بار بار کرتا ہے۔

پانچ ہزار کا ذکر ایک بار کیا

لیکن عبدالرحمن اچھے رہیں

عبدالرحمن کے بچے اچھے رہیں

عبدالرحمن کا گھرانہ اچھا رہے

عبدالرحمن کا دھندا اچھا رہے

عبدالرحمن بچاس مرتبہ اور مال ایک مرتبہ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شریف آدمی ہے۔

ڈاکہ ڈال کے لے جانے والا

ایک اور ہمارے علاقے میں لینے والے بہت ہیں۔ دو بجے رات کو آتے

ہیں۔ دروازے توڑ کے دس پندرہ آدمی بندوق لے کر آتے ہیں۔

پوچھتے ہیں بولو مال کدھر ہے۔

سونا کدھر ہے

چاندی لاؤ

مال لاؤ

روپیہ لاؤ

پیسہ لاؤ۔

تجوڑی کہاں ہے۔

بھنجی کہاں ہے۔

پھر لوٹ مار کر کے سارا مال لے کر چلے گئے۔

جب پولیس اُنی تو وہ جا چکے تھے۔

اب وہ جب جا کے جنگل میں مال بانٹتے ہیں تو مال ہی پران کی نظر ہے، مال والے پر کوئی نظر نہیں۔

مال والے سے کوئی محبت نہیں

مال والے کا کوئی ذکر نہیں۔

ایسے لوگوں کو لوگ ذکیت کہتے ہیں جو مال لے کے چلے جائیں لیکن مال والے کی پرواہ نہ رکھیں۔

ایک ہم لوگ ہیں کہ رسول سے نماز لیا

رسول سے روزہ لیا۔

رسول سے حج لیا

رسول سے زکوٰۃ لیا۔

ہم رسول کو یاد کرتے ہیں

اب کوئی پوچھتا ہے کیا حالات ہیں تو کہا خدا رسول کو اچھا رکھے۔

وہ نہ ہوتے تو نماز نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو روزہ نہ ملتا

وہ نہ ہوتے تو حج نہ ملتا

وہ نہ ہوتے تو زکوٰۃ نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو شریعت نہ ملتی

وہ نہ ہوتے تو خدا نہ ملتا۔

وہ نہ ہوتے تو کعبہ نہ ملتا۔

وہ نہ ہوتے تو قبلہ نہ ملتا۔

وہ نہ ہوتے تو ایمان نہ ملتا۔

اللہ رسول کو اچھا رکھے

اللہ رسول کے گھر والوں کو اچھا رکھے

رسول کی آل اولاد کو اچھا رکھے۔

رسول کے ساتھیوں کو اچھا رکھے۔

بدر والوں کو اچھا رکھے

أحد والوں کو اچھا رکھے

خیبر والوں کو اچھا رکھے۔

گھر والوں کو اچھا رکھے

کر بلا والوں کو اچھا رکھے۔

خوش اعظم کو اچھا رکھے۔

غریب نواز اچھے رہیں

محبوب الہی اچھے رہیں۔

کہا کیوں؟

رسول نے ہمیں اللہ سے ملا دیا

فرمایا! یہ سب رسول والے ہیں کیونکہ رسولؐ نے ہم کو پتھروں کے آگے جھکنے

کے بجائے خدا کے آگے جھکایا۔

اگر رسولؐ نہ ہوتے تو پتھروں کے آگے جھکتے۔

اگر رسول نہ ہوتے تو درختوں کے آگے جھکتے۔
اگر رسول نہ ہوتے تو سمندر واد کے آگے جھکتے
اگر رسول نہ ہوتے تو دریاؤں کے آگے جھکتے
اگر رسول نہ ہوتے تو ہواؤں کے آگے جھکتے۔

ہم رسول کو یاد کریں گے

کیونکہ نماز ملی رسول سے
روزہ بلا رسول سے
حج بلا رسول سے
زکوٰۃ ملی رسول سے۔
شریعت ملی رسول سے
حلال بلا رسول سے
حرام کا پتہ بلا رسول سے
خدا بلا رسول سے
عقیدت ملی تو رسول سے
لا اِلهَ اِلَّا اللہ رسول سے
محمد رسول اللہ رسول سے
کلمہ طیبہ رسول سے
کلمہ شہادت رسول سے
ضروریات دین رسول سے
آئین اسلام رسول سے

یو را قرآن رسول سے
 تو رسول نہ ہوتے تو کچھ نہ ملتا۔
 اے رسول آپ چکے رہیں۔ اے رسول
 بچک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
 میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
 تو سلامت رہے تو زندہ رہے
 تیری انجمن آباد رہے
 تیری امت آباد رہے
 تیری قوم آباد رہے
 تیری ملت آباد رہے

وہ نماز لے کے بھاگ گئے

ایک وہ لینے والا ہے جو کہ رہا ہے رسول نہ ہوتے تو نماز نہ ہوتی اور
 دوسرا وہ لینے والا ہے۔
 نماز لے لیا۔
 روزہ لے لیا
 حج لے لیا
 زکوٰۃ لے لیا
 اور جنگل میں جا کر آپس میں بانٹنے لگے۔
 نماز بھی لے لو
 روزہ بھی لے لو

تم اپنی جگہ لے لو
تم اتنی زکوٰۃ لے لو
پوچھا کہاں سے لائے ہو۔
تو کہا! ان کا ذکر بدعت ہے
ان کا ذکر حرام ہے
ان کا ذکر مت کرنا
ان کا ذکر جائز نہیں۔

مال لے لیا اور دینے والے کا تذکرہ ہی غائب ہے۔

جو جان مانگو تو جان دیں گے

تو کیا مسلمانوں کو اتنا اندھا سمجھ رکھا ہے۔
کیا تم نے مسلمانوں کو بالکل نابینا سمجھ رکھا ہے
کیا ان کی ماتھے کی آنکھیں ہی نہیں ہیں کیونکہ مدد کرنے والا محسن اعظم
ہوتا ہے

کیونکہ دنیا کے مددگاروں کو جب ہم نہیں بھول سکتے تو اس رسول کو کیسے
بھولیں گے جس نے نماز کے ذریعہ خدا سے ملا یا ہو۔ ہم بندوں کو خدا سے
ملا یا ہو۔ ہم رسول کے اس احسان کو نہیں بھول سکتے۔ یہ رسول کا اتنا بڑا احسان
ہے کہ

جو جان مانگو تو جان دے دیں
جو مال مانگو تو مال دے دیں
مگر یہ ہم سے کبھی نہ ہو گا۔

نبی کا جاہ و جلال دے دیں

رسول کی یاد نہیں چھوڑیں گے

پیغمبر کی یاد ہم نہیں چھوڑ سکتے۔ رسول کی عزت و آبرو کو لٹا ہوا ہم دیکھ نہیں سکتے کیونکہ یہی پیغمبر ہیں جنہوں نے میں خدا سے قریب کیا ہے، خود حبیب ہے ہمارے قریب ہے تو دو طرح کے لینے والے ہوتے ہیں۔ ایک لے کر احسان مند ہو جاتے ہیں اور دوسرے لے کر بٹوارہ کر لیتے ہیں تو ایک ہے پانا اور ایک ہے لوٹنا۔ تو پانے والے کے ساتھ رہو لیٹروں کے ساتھ نہ رہو۔

اب رسول اعظم جب نماز لے کے آئے تو امت سے کیا بولے۔

فرمایا الصلوة عماد الدین

نماز دین کا ستون ہے

نماز دین کا ستون ہے

یہ حدیث اتنی مشہور ہے کہ شاید ہی کوئی مولوی ہو جو نہ پڑھا ہو۔ لیکن پڑھتے تم ہو سمجھائیں گے ہم۔

”الصلوة عماد الدین“ اس کا ترجمہ کیا ہے؟

نماز دین کا ستون ہے۔ نماز دین کا پلر (PILLER) ہے نماز دین کا کھمبا ہے اچھا اگر نماز دین کا ستون ہے۔ تو اس کو دھرتی پہ گاڑ دو گے۔ اس کے لئے زمین ضروری ہے۔ زمین نہیں ہوگی تو ستون گاڑو گے کہاں؟ زمین کیا ہے؟ اگر نماز دین کا ستون ہے

تو زمین کیا ہے؟

زمین ایمان ہے۔

نماز کن لوگوں پر فرض ہے ؟

تین باتیں یہ صرف کہتے ہیں جو عاقل بالغ پر،

نماز کس پر فرض ہے ؟ عاقل بالغ پر،

جس کو عقل آگئی جو سیکس کے اعتبار سے پھوڑ ہو گیا، بڑا ہو گیا، صرف نماز عاقل

اور بالغ پر فرض نہیں ہے۔

نماز مومن پر فرض ہے

اگر نماز عاقل و بالغ پر فرض ہوتی، تو کہنے کے وزیر اعلیٰ پر بھی نماز فرض ہوتی، کیونکہ

نہ پاگل ہیں نہ بچے ہیں، ہندوستان کے پرائم منسٹر پر بھی نماز فرض ہوتی، لیکن نہیں

تو معلوم ہوا کہ ایمان بھی ضروری اگر ایمان نہیں تو نماز فرض نہیں

یہی تو مجھے تعجب ہے کہ ایمان والوں پر نماز فرض ہے پڑھتے نہیں اور جن پر

فرض نہیں وہ پڑھتے ہیں۔

نماز پہ نماز، گاؤں گاؤں، گھر گھر، دیہات دیہات، جن پر فرض نہیں وہ پڑھتے

چلے جا رہے ہیں اور جن پر فرض ہے وہ خیال ہی نہیں کر رہے۔

نماز سنٹیوں پر فرض ہے

سنٹیو! نماز تم پر فرض ہے، ایمان والوں پر فرض ہے، رسول والو نماز تم پر

فرض ہے، تم سخت گنہگار ہو رہے ہو نماز چھوڑ کر، تم نے نماز کیوں چھوڑی، کیا

کوئی صحابہ کلمہ پڑھنے کے بعد ایک دن کی نماز چھوڑتا تھا، تم نے برسوں کی نماز چھوڑ

دی۔

جس مکان میں تم رہنا بند کر دو گے اس مکان میں جنات آباد ہو جائیں گے تم

کہو گے! شمشیں! میرے مکان میں جنات ہیں۔
میں کہوں گا تم نے مکان کو خالی رکھا کیوں؟

سنیو! مسجدیں آباد کرو

جب تم نے مسجدیں خالی کر لیں
جب مسجدیں تمہارے سجدوں کا انتظار کرنے لگیں۔
جب نمازیوں کی کثرت بڑھی اور نماز سنانے میں آئی۔ مسجدیں سنسان ہوئیں۔ تو
غیروں نے قبضہ کر لیا۔ اب اگر غیروں کو مسجد سے نکالنا ہے تو صحابہ کرام کا ایمان حسین
کا وصلہ، شہیدوں کا دل، نمازیوں کا گردہ، نمازی بنو۔ اور مسجدوں کو اپنے سجدوں
سے بھر دو۔ تاکہ جتنے بھی فضلہ ہیں۔ باہر ہو جائیں

سنیو! نماز بڑھا کرو

یہ بات نہ ہو کہ شیخ پر ان کے خلاف بول کر خاموش ہو جاؤ۔ بلکہ تمہیں اپنے
سجدوں سے مسجدوں کو بھرنا ہے۔ یہی صحیح طریقہ ہے۔ ان کو باہر نکالنے کا، تم بے نمازی
رہو اور شکوہ مسجد بھی کرو۔

کس نے تم سے کہا تھا بے نمازی ہونے کو،
صبح کا ناشتہ تم نے نہیں چھوڑا۔

دوپہر کا کھانا نہیں چھوڑا۔

رات کا کھانا نہیں چھوڑا۔

رات کی نماز کیوں چھوڑ دی

مشاء کی نماز کیوں چھوڑ دی۔

فجر کی نماز کیوں چھوڑ دی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ تم دنیا کے بن چکے ہو۔ خدا کے نہ رہے۔
اس لئے ایمان ضروری ہے عقل ضروری ہے۔ بلوقت ضروری ہے۔ یہ تین باتیں
جس میں ہوں گی۔ اس کے لئے نماز ضروری ہے۔ اس لئے ایمان بنیادی چیز ہے۔
پہلے کلمہ، پھر روزہ، پھر نماز، پھر زکوٰۃ، پھر حج۔

الصلوة عماد الدین

نماز دین کا ستون ہے۔ اس لئے ایمان زمین۔

نماز کے ستون کو ایمان کی زمین چاہیے

اب مختصراً سمجھ میں آگیا۔ ایمان زمین ہے دھرتی ہے اب ایمان کی زمین پر نماز
کا ستون گاڑ دو۔

ایمان کی زمین پر نماز کا کھیا گاڑ لو

تو ہم سنی مسلمانوں کے پاس ایمان ہے اس لئے نماز کے ستون کو ایمان کی
زمین پر ہم گاڑ چکے ہیں۔ اور جن کے پاس ایمان کی زمین نہیں ہے وہ نماز کا کھیا
لے کر شہر شہر، گاؤں گاؤں، قریہ قریہ، گھر گھر، محلہ محلہ، صوبہ صوبہ، ملک ملک
پھر رہے ہیں۔

دلی سے آرہے ہیں

کویت سے آرہے ہیں

سعودیہ سے آرہے ہیں

غلاں جگہ جارہے ہیں

بھاگے چلے جارہے ہیں۔ زمین طے تو گاڑیں۔ زمین طے تو گاڑوں۔

میں نے کہا تو یہ کرو تو زمین مل جائے گی۔

نماز کیا ہے رسول نے بتایا

کیونکہ نماز کیا ہے رسول بتائیں۔ وہی لائے ہیں تو وہی بنائیں۔
آپ نے فرمایا! الصلوٰۃ عماد الدین نماز دین کا ستون ہے
حضور نے نماز کے بارے میں بڑی پیاری بات کہی۔

صلو اکما سرا یت۔ نماز پڑھو اس سے پہلے کہ تمہاری نماز پڑھی جائے
یہیں سے نماز شروع ہوگی۔
نماز کیسے پڑھی جائے۔

جیسے مجھے دیکھو ویسے پڑھو

فرمایا! جیسے مجھے دیکھتے ہو ویسے پڑھو۔
جیسا نظر آتا ہوں ویسا پڑھو۔

جیسا مشاہدہ کرتے ہو سو ویسے پڑھو۔

جیسے میں تمہیں نظر آتا ہوں ویسے پڑھو۔

رسول نے یہ نہیں کہا کہ ایسے پڑھو، ویسے پڑھو۔ بلکہ کہہ رہے ہیں کہ جیسے

نظر آ رہے ہیں ویسے پڑھو۔

کما سرا یتھونی

رویت کہتے ہیں دیکھنے کو جیسے چاند دیکھنے والی کٹی کو رویت ہلال کٹی کہتے

ہیں۔

رویت معنی دیکھنا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کما سرا یتھونی۔

جیسے کہ تم دیکھتے ہو میرا پڑھنا۔

جیسا میں پڑھتا ہوں ادا کھائی دیتا ہوں۔

دکھائی پڑنے کی طرح پڑھو۔

جیسا میں نظر آتا ہوں اس نظر آنے کی طرح پڑھو۔

جیسا مشاہدہ ہوتا ہے اس مشاہدے کی طرح پڑھو۔

ہم نہیں پڑھ سکتے۔ اگر رسول کی طرح نماز پڑھ پاتے تو کہتے۔

صلو اکما صلیتے

کہ نماز پڑھو جیسے میں پڑھتا ہوں۔

رسول کی طرح نہیں پڑھ سکتے

رسول نے یہ نہیں کہا کہ میری طرح پڑھو۔ بلکہ یہ کہا کہ

جیسا میں نظر آتا ہوں ویسے پڑھو۔

جیسا مشاہدہ ہوتا ہے ویسا پڑھو۔

میں جس فرق کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں اسے سمجھو۔ ایک یہ ہے کہ

جیسا میں بیٹھا ہوں بیٹھوں ایک تمہاری طرح بیٹھوں۔ جیسے ایک آدمی دوڑتا ہوا گیا

اور نظر آیا۔ تو جیسا نظر آیا۔ ویسا دوڑوں۔ اور ایک ہے اسی کی طرح دوڑوں۔

دونوں میں فرق ہے۔

ایک نکتہ

ایک جیسے میں تحریر کر رہا ہوں ویسا بولو۔ ویسا بولنا، جیسے نظر آ رہا ہوں

ویسا بولنا اور ایک ہے میری طرح بولنا۔ دونوں میں فرق ہے۔

ایک ہے رسول کو نماز پڑھتا ہوا دیکھ کر پڑھنا

اور ایک ہے رسول کی طرح پڑھنا

تو اگر ہم رسول کی طرح پڑھ سکتے تو رسول کہتے میری طرح پڑھو۔

اس لئے رسول نے یہ نہیں کہا کہ میری طرح پڑھو۔ بلکہ یہ فرمایا۔ جیسا مجھے دیکھو

ویسے پڑھو۔

میں نے سوال کیا ! اے رسول آپ نے نماز کو ہماری نظر پر کیوں ڈال دیا

آپ نے نماز کو ہمارے دیکھنے پر کیوں چھوڑ دیا۔

تو عشق اور وجدان نے رہبری کی۔ نماز کو رسول پر اس لئے ڈال دیا کہ جس کی نظر

رسول پر اچھی ہوگی اس کی نماز اچھی اور جس کی نظر رسول پر خراب ہوگی اس کی نماز

خراب ہوگی۔

بے مثل نماز پڑھو

جو بے مثال رسول کو سمجھے گا اس کی نماز بے شان ہوگی اور جو رسول کو اپنی

مثل سمجھے گا اس کی نماز ویسی ہی ہوگی

رسول کو بے مثال سمجھنے والا اپنی نماز کو بے مثال بنا رہا ہے۔

رسول کو لا جواب سمجھنے والا اپنی نماز کو لا جواب بنا رہا ہے۔

رسول کو بے نظیر سمجھنے والا اپنی نماز کو بے نظیر بنا رہا ہے

اس لئے بے نظیر نماز پڑھو۔

لا جواب نماز پڑھو

بے مثال نماز پڑھو

بے مثل نماز پڑھو۔

اس لئے کہ بے مثل نماز اسی وقت ہوگی۔
 جب بے مثل رسول کو بے مثل سمجھو۔
 لا جواب رسول کو لا جواب سمجھو۔
 بے نظیر رسول کو بے نظیر سمجھو۔

رسولؐ بے مثال ہیں

کیونکہ قرآن کا جواب جب کتابوں میں نہیں ہے صحابہ کا جواب جب پہلے نبیوں کے اصحاب میں نہیں ہے۔ ازواجِ مطہرات کا جواب پہلے نبیوں کی بیویوں میں نہیں۔

تو میرے رسول کا جواب کہاں سے لاؤ گے۔
 رسول کو جو دھرم ملا دھرموں میں بے مثال
 رسول کو جو مذہب ملا وہ مذہبوں میں بے مثال۔
 رسول کو جو قوم ملی وہ قوموں میں بے مثال
 رسول کو جو بیویاں ملیں وہ بیویوں میں بے مثال
 رسول کو جو بیٹیاں ملیں وہ بیٹیوں میں بے مثال
 رسول کو جو گھر ملا وہ گھروں میں بے مثال
 رسول کو جو کعبہ ملا وہ مسجدوں میں بے مثال
 رسول کو جو دھرتی ملی وہ دھرتیوں میں بے مثال
 رسول کو جو جنت ملی وہ باغوں میں بے مثال
 رسول کو جو کتاب ملی وہ کتابوں میں بے مثال
 رسول کو جو تعلیم ملی وہ تعلیموں میں بے مثال

رسول کو جو شریعت ملی وہ شریعتوں میں بے مثال
 رسول کو جو طریقہ ملا وہ طریقوں میں بے مثال
 رسول کو جو عبادت ملی وہ عبادتوں میں بے مثال

رسول کیا ہے کون بتائے؟

تو جب رسول کو ملنے والے کا جواب نہیں تو رسول کو پانے والوں کا جواب کہاں سے لاؤ گے۔

نماز کیا ہے یہ تو رسول نے ڈنکے کی چوٹ پر بتایا۔
 مگر رسول کیا ہیں۔ یہ کون بتائے؟

رسول کے بارے میں بھی معلومات ہونی چاہیں کیونکہ نماز کو بے مثال بنانے کے لئے رسول کی بے مثالی سمجھنا ضروری ہے۔
 دیکھو جو جس سے ملے گا وہ وہی ہو جائے گا۔

بے مثل میں گم ہو جاؤ

مثلاً ایک قطرہ پانی ایک بوند پانی، دریا میں گر جائے تو دریا ہو جاتی ہے
 زم زم میں گرادو تو زم زم ہو جائے۔ اگر زم زم میں ہندوستانی پانی شامل
 کر دیا جائے تو آب زم زم ہو جائے۔

اگر ہم اپنی نماز کو بے مثل رسول کی نماز میں گم کر دیں۔ تو کون ہے جو اس نماز
 کی بے مثالی کو چھین سکتا ہو۔ اس لئے اب نبی کا جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ اب
 ہماری نماز رسول پر منحصر ہے۔

ابلیس کے سجدے اس لئے رجیکٹ (مسترد) ہو گئے کہ اس نے نبی کو

نہیں سمجھا۔

ابلیس کی چھ کرڈ برس کی عبادت برباد ہو گئی کہ وہ نبی کو نہ سمجھ سکا۔ تو یہ
 اسی سال کی عبادت کیوں نہ برباد ہو گئی۔
 اگر ہم نے نبی کو نہ سمجھا۔ تو ہماری عبادت برباد ہو جانے گی
 اس لئے نماز پچانے کے لئے نبی کا سمجھنا ضروری ہے۔

(وما علینا الا البلاغ المبین)

تعظیم رسول ﷺ

ہمارے گجرات کے سنی مسلمان اتنے بڑے اجتماع کو دیکھ کر حیران نہ ہوں گے لیکن اسی گجرات کے بعض لوگ ہندو ہماناگر کی چھاتی سے گزر کر کسی اور ساگر میں چلے گئے۔ افریقہ میں یا یورپ میں وہ سوچتے ہوں گے۔ تین تین مہینے کے اعلان کے بعد ہال میں اتنے لوگ نہیں برتے جتنے تین چار دن کے اعلان کے بعد پالچ میں اتنے آگئے، انگلینڈ کی بڑی سے بڑی کانفرنس جو سال بھر کی تیاری سے ہوتی ہے۔ اتنا مجمع اس میں بھی نہیں ہوتا۔

اب ذرا سوچیے شارٹ نوٹس پر جب اتنا بڑا طوفان آسکتا ہے تو بڑے پروگرام پر کیا عالم ہوگا۔ یہ گجرات کے مسلمانوں کی بیداری ہے اور مذہب کے تعلق سے ان کے جاگنے کا صحیح ثبوت ہے۔

آج پالچ کے اس جلسے کو پالچ نہیں بنانا ہے کالچ بنانا ہے یہ بات لوگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ رن سٹڈی سے نالچ نہیں ہوتی رن سٹڈی سے جماعت بنتی ہے کچھ گاؤں میں پھرنے والے لوگ بن سکتے ہیں لیکن عالم بننا نہیں۔ جان اور بے دھارن کے لئے کالچ ضروری ہے تو آؤ آج کے اس جلسے کو کالچ بنائیں اور جو سو برس میں ایک بات کہتے ہیں لوگ اس کو اس ایک ڈیڑھ گھنٹے تک بتائی جائے۔

یعنی آج کی تقریر ایسی ہو کہ جو جو لے کے چلا جائے وہ جس مسئلے کو چاہے کھول کے دیکھ لے۔

آج میں جنرل کتاب دے کر اس کی چابی بھی دے دینا چاہتا ہوں۔ دیکھیں بات یہاں سے شروع ہوتی ہے کہ جب تک اللہ نے نبی بنایا نہیں کہ جب کوئی بھی اللہ کا رسول اس دنیا میں آیا ہی نہیں تھا کوئی نبی نہیں تھا تو کوئی کافر بھی نہیں تھا۔ چیلنج ہے میرا یہ کافر اللہ کی دشمنی میں نہیں بنے ہیں ورنہ اللہ تو ہمیشہ ہی سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ مگر جب تک معاملہ اللہ کا تھا۔ جب تک بات اللہ کی تھی۔ جب تک بندگی اللہ کی تھی، جب تک ذکر اللہ کا تھا کوئی کافر نہیں ہوا، اور جب ذکر آدم کا آگیا جب بات آدم کی آگئی۔ تو فوراً ایک کافر ہو گیا اور یہ بات ملا نہیں کہہ رہا۔ یہ بات اللہ کہہ رہا ہے۔

فرشتوں کو سجدے کا حکم

جب اللہ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کا سجدہ تعظیمی بجالائیں تو سارے سجدے میں چلے گئے سوائے ابلیس کے۔ اس نے بڑائی کی اور گھنڈ کیا اور ہو گیا کافروں میں

وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ

اور کافر ہو گیا۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا پرچار کر رہے ہیں جنہوں نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے لئے جماعت بنا ڈالی ہے جنہوں نے اللہ کی معبودیت کے ثبوت میں پمفلٹ لکھے ہیں جنہوں نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے لئے ایک موٹی سی کتاب جس کا نام ہے تبلیغی نصاب۔ بغیر کسی حساب اس کو دیا چھاپ۔ اور چھپرہ کے اللہ کی کتاب بغل میں دبایا ملا کا نصاب، حرکت آتی غلیظ اور نام اس کا تبلیغ میں۔

پوچھنا چاہتا ہوں۔ اللہ کی کتاب بڑی ہے یا ملا کا نصاب بڑا ہے۔ نصاب کچھ

گے کہ کتاب دیکھو گے لیکن ہم آپ سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر تمہارا عقیدہ یہ ہے تو یہ بتاؤ کہ ابلیس اللہ کے ذکر پر

اللہ کی عظمت پر

اللہ کی معبودیت پر

اللہ کی توحید پر

اللہ کے یکتا ہونے پر

اس بات پر کہ خدا لا محدود ہے صرف اللہ ہی پوجا کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں اس بات پر کوئی کافر نہیں ہوتا۔

اللہ کی ذات سے انکار نہیں

کسی نے اللہ کی ذات سے انکار نہیں کیا۔

اللہ کی صفات سے انکار نہیں کیا۔

اللہ کی جلالت سے انکار نہیں کیا۔

اللہ کی عظمت سے انکار نہیں کیا۔

دنیا کا پہلا کافر

ابلیس جو دنیا کا پہلا کافر ہے سب سے پہلا مذہب سے باہر نکلنے والا ہے۔ اس

لئے کہ خدا کی ذات سے انکار نہیں کیا خدا کی صفات سے انکار نہیں کیا۔ نہ الا الہ الا

اللہ سے انکار کیا

نہ توحید سے انکار کیا۔

نہ وحدت سے انکار کیا۔

نہ عبادت سے انکار کیا

اور اللہ فرماتا ہے۔ شیطان جو ہے وہ انسانوں کا کھلا دشمن ہے جب شیطان کھلا دشمن ہے پہچاننا ضروری ہے یا نہیں۔ ہم شیطان کو دیکھتے ہیں کہ جب اللہ نے علم دیا میری عبادت کرو تو وہ عبادت کرتا رہا۔

بندگی پہ بندگی

سجدے پہ سجدہ

ذکر پہ ذکر

تسبیح پہ تسبیح

پاکی پہ پاکی۔

لاکھوں برس نہیں چھ کروڑ برس شیطان نے اپنی زندگی کے بہترین چھ کروڑ برس اللہ کی عبادت میں لگا دیا۔ اللہ کی عبادت پہ کتنا تیار تھا۔ چھ کروڑ برس گجرات کے مرد و عورتو! میری ماؤں رہنوں! شیطان عبادت کے لئے چھ کروڑ برس تیار رہا لیکن اسے جب نبی کی تعظیم کا حکم دیا تو ایک سیکنڈ تیار نہیں ہوا۔

فسجدوا للابلیس

ابلیس نے سجدہ نہیں کیا

سب سجدے میں چلے گئے سوائے ابلیس کے کیا مطلب شیطان کا نیچر معلوم ہو گیا شیطان کی فطرت معلوم ہو گئی کہ عبادت کراؤ تو کرے گا اور تعظیم کراؤ تو نہیں کرے گا اور پہچان اس کے شاگردوں کی ہے۔ عبادت کراؤ تو کریں گے۔

نماز کبوتر بڑھیں گے

روزہ کبوتر رکھیں گے۔

نبی کی تعظیم نہیں کریں گے

حج کبیریں گے

زکوٰۃ کھرتا دیں گے

ناز کے لئے بہت تیار ہیں گاؤں گاؤں جانے کو تیار ہیں شہر شہر جانے کو تیار ہیں گھر گھر جانے کو تیار ہیں بیوی بچہ چھوڑنے کو تیار ہیں کاروبار چھوڑنے کو تیار ہیں۔ دوکان چھوڑنے کو تیار ہیں۔ ان سے چاہے جتنی عبادت کراؤ عبادت کے لئے بھی تیار ہیں لیکن جب نبی کی تعظیم کا کہو تو یہ بھی انکار کر دیتے ہیں۔ یعنی جتنے پہ وہ تیار تھا اتنے پہ یہ بھی تیار ہیں جہاں اس کا انکار ہے وہیں ان کا بھی انکار ہے جو اس کا رولٹ ہے وہی ان کا رولٹ ہے۔

تو میرے نبی کی تعظیم سے انکار کرنا اس نے سکھایا انہوں نے نقل کیا نبی کی تعظیم سے انکار کرنے پر صلاۃ و سلام نہیں پڑیں گے، مسجد میں یا نبی سلام علیک نہیں کہیں گے نبی کو نہیں پکاریں گے، ہم مسجد میں سلام پڑھتے نہیں دیں گے، کون ہوتے ہو تم نماز میں سلام پڑھنے والے اور ادھر ملا اکڑا ہے کہ ہم مسجد میں سلام پڑھنے نہیں دیتے اور اللہ نے یہ طے فرمایا ہے کہ ہم مسجد میں پڑھوائیں گے تجھ کو نہیں معلوم ہم نے نماز کو ایسا فٹ کر دیا ہے۔ اے ملا میں نے اپنے محبوب رسول اللہ سے ایسی نماز فٹ کروائی ہے کہ جی چاہے تب بھی تمہیں سلام پڑھنا ہے اور جی نہ بھی چاہے تب بھی تمہیں سلام پڑھنا ہے۔

اللہ کی عبادت کرے گا

دل لگے تب بھی تمہیں سلام پڑھنا ہے اور نہ دل لگے تب بھی پڑھنا ہے۔ تم اپنی

ناب میں لکھتے زبور بدعت ہے۔ بدعت ہے حرام ہے حرام ہے لیکن پھر بھی پڑھنا ہے میں اپنے محبوب پر سلام پڑھوا لوں گا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ جب وہ سلام نہیں پڑھنے لگا جب تو سلام پڑھنے کو بدعت کہے گا۔

جب تو سلام پڑھنے کو حرام کہے گا تو میں تجھے نمازی بنا دوں گا جب تو میرے محبوب پر سلام پڑھنے کو حرام کہے گا تو میں تجھے نمازی بنا دوں گا اور نمازی اس لئے نہیں بناؤں گا کہ تیری بندگی میں کوئی زندگی نہیں ہے۔ بلکہ اس لئے نمازوں بنا دوں گا تاکہ لوگ سمجھ جائیں۔ کتنا بڑا جھوٹا ہے تجھ کو اس لئے نمازی بناؤں گا تاکہ سمجھ جائے کتنا بڑا جھوٹا ہے ہم سے کہتا ہے سلام نہیں پڑھوں گا اور پانچوں ٹائم پڑھ رہا ہے۔ منہ سے کہتا ہے سلام بھیجنا حرام ہے اور پانچوں ٹائم بھیج رہا ہے تو میں کیا کروں گا تجھ کو نمازی کر کے تیرے گھر سے اٹھا کر اپنے گھر میں لاؤں گا اور عرض پہ بٹھا کر کے وضو کراؤں گا اور جب تو پہلی رکعت پڑھے گا رکوع میں جائے گا۔ کھڑا ہو گا اور سجدے میں جائے گا۔ تو کھڑا ہونے دوں گا۔ اور جیسے ہی دوسرا رکوع کرے گا کھڑا ہو گا اور پھر سجدے میں جائے گا تو کھڑا نہیں ہونے دوں گا۔ ادب سے بٹھا دوں گا۔

نبی کو نماز میں کیا دوں گے

پہلے تم سورۃ فاتحہ پڑھ چکے، فاتحہ سے انکار کرتے تھے نہ تو شروع میں تم سے فاتحہ پڑھوایا اب آخر میں نبی پر سلام بھیجو۔ پہلے فاتحہ پڑھو اور آخر میں سلام بھیجو اور جب تم نہیں بھیج گے تو میں زبردستی یہ فرض کرا دوں گا کہ سب چھڑوا دوں گا۔ التحیات نہیں چھوڑی جاسکتی۔ سب چھوڑا جاسکتا ہے۔ التحیات نہیں چھوڑی جاسکتی اگر تم درود گول کر جاؤ گے التحیات گول نہیں کر سکتے۔

التحيات لله والصلوة والطيبات بالسلام عليك ايها النبي،
میں سلام بھجوا کے رہوں گا تم نے سمجھا کیا ہے

ارے ملا نہ پڑھنا یہ تیری طبیعت ہے اور پڑھنا میری مشیت ہے۔ اور
تم کہتے ہو میں نبی پر سلام نہیں بھجوں گا۔ اُن پر سلام اُن پر تم اسے کہتے ہیں۔ جو
ماضی ہو تم اسے کہتے ہیں جو ناظر ہو۔ اگر میں بولوں تم سنو اگر میں کہوں اے لوگو تم سنو

حاضر ناظر اسی کو کہتے ہیں

تو اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں غیر حاضر لوگوں سے کہہ رہا ہوں تم کا مطلب ہے
کہ جو سامنے ہو ان سے کہہ رہا ہوں۔ تو تم اُسی کو کہتے ہیں جو سامنے ہو مخاطب ہو
حاضر ہو جب حاضر ہے اور محضور نہیں ہے یعنی کچھ لوگ ایسے ہیں جو حاضر تو
ہیں ناظر نہیں ہیں۔

کیوں فاروقی صاحب موجود ہیں۔ دیکھتے نہیں حاضر ہونا اور ہے ناظر ہونا اور
لیکن جیسے ہمارے غلام سید صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ مولانا بیٹھے ہیں۔ سادات
کرام بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو الحمد للہ حاضر بھی ہیں ناظر بھی ہیں تو اگر کوئی پر اہم نہیں
اور اگر پر اہم ہے کچھ لوگ تو ایسے ہیں کہ آنکھ نہیں مگر ایسا ایسا منتظر دیکھ لیتے ہیں
پتہ نہیں کیسے اندھے ہوتے ہوئے کرشن کے بچنے کا جھوٹ دیکھ لیا۔ کیسے
جھوٹ بولتے تھے کرشن، میں جس انداز کا سلام پسند کرتا ہوں۔ وہ تم سے
کرواں گا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میرے محبوب پر سلام بھجو تو غیر حاضر نہ سمجھو
میری پسند یہ ہے کہ میرے محبوب کو سلام بھجو تو غیر حاضر نہ سمجھو حاضر سمجھو
سامنے سمجھو۔ اور اس کے لئے السلام علیہ نہ کہنا السلام علیک سلام ہو تم پر
اور پھر ایسا نہ کرنا تم کہہ کر کسی اور کو پکارنا۔ انہی کو پکارنا بھی۔

السلام علیک ایھا النبی اے نبی تو ترجمہ ہوا۔
السلام علیک ایھا النبی کا سلام علیک یا نبی ترجمہ ہوا۔

تم بھی سلام پڑھو گے

سلام علیک یا نبی اور میلاد میں ہم یہی کہتے ہیں۔
یا نبی سَلامٌ عَلَیْکَ۔

اے جو تم نے صلوة میں کہا ہے وہی ہم نے حیات میں کہا ہے اور یہ جو تیرا
مولوی کہتا ہے فاتحہ پڑھنا بدعت ہے فاتحہ پڑھنا حرام ہے فاتحہ نہیں
پڑھیں گے۔ بڑے اکثر خان ہو تمہاری یہ سمجھت !

میرا دیا ہوا کھاتے ہو فاتحہ سے انکار کرتے ہو
میری دی ہوئی زمین پہ چلتے ہو۔ فاتحہ سے انکار کرتے ہو۔

فاتحہ کا انکار کرتے ہو تو نہ پڑھو

بڑے مرد ہو اگر سمجھت ہو تو فاتحہ نہ کرو، تو جانے لیکن سن

یہ ہو سکتا ہے کہ تم اپنے مکان میں فاتحہ نہ پڑھو۔

یہ ہو سکتا ہے کہ تم اپنی دوکان میں فاتحہ نہ پڑھو۔

یہ ہو سکتا ہے کہ تم اپنے دارالعلوم میں نہ پڑھو۔

یہ ہو سکتا ہے کہ کسی قصبے میں تو سلام نہ پڑھو۔ فاتحہ نہ پڑھو۔

یہ ہو سکتا ہے تو اپنے اجتماع میں فاتحہ نہ پڑھو۔

لیکن سن ! جب تو اپنے گھر میں فاتحہ نہیں پڑھو گا تو تجھ کو تیرے گھر سے

اٹھا کر اپنے گھر میں لاؤں گا۔ اور

فجر میں چار فاتحہ پڑھاؤں گا
ظہر میں بارہ فاتحہ پڑھاؤں گا
عصر میں آٹھ مرتبہ فاتحہ پڑھاؤں گا
مغرب میں سات مرتبہ فاتحہ پڑھاؤں گا
عشاء میں سترہ مرتبہ فاتحہ پڑھاؤں گا۔
ایک جمعرات سے انکار کیا تھا۔ ڈیلی ائرنائیس مرتبہ فاتحہ پڑھاؤں گا تمہاری
چلے گی کہ میری چلے گی۔ بڑے ہیں نہیں فاتحہ پڑھنے والے۔ فاتحہ وہ بھی پڑھتے ہیں
فاتحہ ہم بھی پڑھتے ہیں۔
ظہر میں وہ بھی پڑھتے ہیں
عصر میں ہم بھی پڑھتے ہیں
مغرب میں وہ بھی پڑھتے ہیں ہم بھی پڑھتے ہیں اور نبی پر سلام وہ بھی
بیچتے ہیں۔

التحيات لله والصلوة والطيبات السلام عليك ايها النبي
سلامتی ہو تم پر اے نبی تو نبی پر سلام وہ بھی بیچتے ہیں۔ خطاب وہ بھی کرتے
ہیں۔ ندا وہ بھی کرتے ہیں۔ نماز میں نبی کو وہ بھی پکارتے ہیں ہم بھی پکارتے ہیں
ارے بے وقوف! ان کے چکر میں کیسے آگئے وہ کہتے ہیں نبی کو مت پکارو،
پھر خدا کے سامنے نبی کو کیوں پکارا۔

وہابی کی حکومت نہیں مانیں گے

اے سنی مسلمانو!
یہ شراب کی بوتل میں ڈوبا ہوا عرب

یہ دلول میں سسکتی ہوئی انسانیت

امام حسین کے ارمانوں پر تخت شاہی کا جنازہ نکالنے کا ارادہ نہیں کرتے یہاں
حسین کی آرزوؤں کا جنازہ نکالو گے۔

اے سن! حسین اس یزید سے ٹکرا گیا تھا جو ایک صحابی کا نامزد تھا۔ حسین
تو اس بادشاہ سے ٹکرا گیا۔

سن! اگر صحابی کی دی ہوئی بادشاہت کا احترام نہیں کیا جائے گا۔
اے جب صحابی کی دی ہوئی بادشاہت کو حسین نے پسند نہیں کیا تو یہ وہابی
کی بادشاہت کو حسینی بھی پسند نہیں کریں گے۔

یہ نجد کی ریت نہیں

یہ سعودیہ کا علاقہ نہیں ہے

یہ انڈیا ہے۔

یہ حضرت معین الدین چشتی اجمیری کی دھرتی ہے

یہ حضرت نظام الدین اولیاء کا وطن ہے

یہ حضرت مخدوم سمنانی کی پسند ہے

یہ حضرت بہاؤ الحق کی دھرتی ہے

یہ شاہ رکن عالم قطب عالم کی مادرِ وطن ہے۔

یاد رکھنا مولانا وجہ الدین کا علمِ گجرات نہیں ہے ان کا علمِ مدینہ ہے۔ اس کے

گجرات ہمارے لئے مدینہ ہے یہ دھرتی ہمارے لئے مدینہ ہے اس لئے کہ جو

مدینے کا زینہ ہو جائے وہ حقیقت میں مدینہ ہو جاتا ہے

اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی

آل محمد وبارکھے وسلم

ہمیں غریبی پہ ناز ہے

ہم جنگلوں میں اور ریت میں رہنے والے جانور نہیں ہیں۔ جماعت والو! تمہیں عرب کا چندا مبارک جو تم کو سعودیہ کا چندا مبارک۔ ہم غریب ہیں اس لئے غریبوں کو چندے کے جال میں مت پھنساؤ۔ ہم غریب ہیں تو ہمیں اپنے غریب ہونے پر شرمندگی نہیں ہے بلکہ اگر غریب مجھے اجازت دیں تو میں یہ بھی کہوں کہ غریب ہونے پر مجھے (Proud) فخر ہے۔

اے جماعت کے امیر و تم کو تمہاری امیری مبارک جو ہم غریب سنیوں کو غریبی مبارک ہو۔ اور وہ اس لئے کہہ رہا ہوں

اے جماعت کے امیر و! میں تم سے ڈرتا نہیں۔ غریب کی پاؤں سے ڈر، غریب کی طاقت سے ڈر، غریب اگر جھک جائے تو ماسکو بدل جاتا ہے اور اگر سنور جلے تو مدینہ سنور جاتا ہے۔

جب غریب کو بگڑنے میں ترقی ہے تو سنور نے میں کتنی ترقی ہوگی۔ تم غریب کی طاقت سے ڈرو، غریب کی آہ سے عرش الہی ہل جاتا ہے، اس لئے ہم غریب ہونے پر ڈرتے نہیں۔ اور غریب ہونے پر مست ہیں کہ ہم غریب ہیں۔

اے جماعت کے امیر و! یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تمہارے پاس کوئی امیر نواز نہیں ہے۔ ہم غریبوں کے پاس غریب نواز ہے کون کہتا ہے کہ فاتحہ نہیں پڑھیں گے، چلایا کریں اپنی بیوی کو مایں اپنے بچوں کو ڈانٹیں اور بیوی سے کہیں نہیں فاتحہ ہوگا۔ لیکن یہ اندر تو ڈانٹتے ہیں اور جسے کہتا ہے نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض وقت فجر واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف کعبہ شریف اللہ اکبر۔

دُرود پُرستوں کے سلام پڑھو

پہلا سلام فاتحہ پڑھنا ہے، الحمد للہ رب العالمین پہلے ہی پڑھتا ہے تو پڑھتے یہ بھی ہیں
پڑھتے ہم بھی ہیں، دونوں پڑھتے ہیں
لیکن سنی مسلمانوں

سلام وہ بھی بھیجتے ہیں سلام ہم بھی بھیجتے ہیں
رسول کو مخاطب وہ بھی کرتے ہیں ہم بھی مخاطب کرتے ہیں
نبی کو وہ بھی پکارتے ہیں نماز میں نبی کو ہم بھی پکارتے ہیں نماز میں
التمیحات میں وہ بھی ندا کرتے ہیں ہم بھی پکارتے ہیں۔
وہ بھی فاتحہ پڑھتے ہیں مگر ایسا مست سبحنا کہ ہم دونوں برابر ہیں۔ پڑھتے دونوں ہیں
مگر دونوں میں فرق ہے۔

نبی پر سلام بھیجتے ہیں وہ بھی نبی پر سلام بھیجتے ہیں ہم بھی
نبی کو پکارتے وہ بھی نبی کو پکارتے ہم بھی
مگر دونوں میں فرق ہے۔

ہم نبی کو سرور ہو کر پکارتے ہیں
وہ محبوب ہو کر پکارتے ہیں۔

سلام نماز سے نکال دو

اس لئے میرے دوست جب نماز سے نبی پر سلام نکالا نہیں جاسکا۔ نماز سے اڑے
جب نماز کے نماز کے اندر،

مولوی! پانچ بھارت کے غیر مسلمان اور اپنی ماں کے دودھ کے ساتھ عقیدت

ایلیا پر لینے والو مجھے بتاؤ اگر تیرے بدن میں کسی مومن عورت کا دودھ ہے تیرے جسم میں باپ کی صورت میں کسی مومن کا خون ہے تو اتنی موٹی سی بات پر فیصلہ ابھی لینا ہے کہ جب نماز سے سلام نہیں نکالا جاسکا جب نماز سے سلام کو کوئی نہیں نکال سکا تو آج میں قسم کھاتا ہوں کہ کسی مسجد سے بھی سلام نکالا نہیں جاسکتا۔

ہاں مسجد سے وہ نکالے جائیں گے جنہیں کبھی رسول نے نکالا ہے

ایک مرتبہ میرے رسول خطبہ دے رہے تھے جن کو چاہیے فتح الباری شرح بخاری میں یا مولانا عبدالحئی کے مقدمے میں اس حدیث کی مکمل وضاحت ہے بخاری کی شرح عینی میں بھی ہے وضاحت کے ساتھ یہ حدیث ہے میں نے اس لئے کتاب کا نام لے لیا تھا کہ نصاب کی سبج میں کتاب بھی آجائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے ہیں جمعہ کا دن ہے سجدہ پاک میں سرکارِ دو عالم جلوہ افروز ہیں اب اللہ کی مشیت میرے مسطفیٰ کی طبیعت اللہ کی مشیت نبی کی طبیعت دیکھو پڑے ہوئے چہرے پر پردے چہرے پر پردہ پڑا ہوا تھا۔ اٹھنے لگا

اور میرے رسول نے نام لے کر ایک سے کہا۔ فاخرج۔ اے فلاں فانا کا منافق
فاخرج اے فلاں فانا کا منافق۔ اے مسجد سے باہر جا۔ اس لئے کہ تو منافق ہے
اے تو بھی باہر جا۔ اس لئے کہ تو بھی

کئی لوگوں کو اٹھایا پوری جماعت اٹھی۔ یہ جماعت اسی بات کا بدلہ لے رہی ہے۔

واہ جماعت نے بدلہ کیا لیا۔

اچھا رسول! تم نے نماز کی حالت میں مجھ کو مسجد سے نکالا ہے۔

میں سلام مسجد سے نکال دینگی۔

میں تمہارا ذکر مسجد سے نکال دوں گی۔

انہیں رسول نے نکال دیا تھا

شائد لوگ اسی لئے مسجد میں سلام پڑھتے نہیں دیتے کیوں کہ رسول نے انہیں مسجد سے نکالا تھا یہ بدلہ لے رہے ہیں مگر بھول رہے ہیں کہ جب بہتر کا زیرید کچھ نہ بگاڑ سکا تو کروڑوں کا پلید کیا بگاڑ لیں گے۔ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل محمد اور جب کئی آدمی باہر نکال دیئے گئے تو جس کو رسول اٹھاتے ہیں! اٹھ جا باہر تو منافق ہے۔ تو منہ نیچے کر کے جا رہا ہے۔ یہ نہیں کہتا اے رسول منافقت تو اندر کی چیز ہے تم نے کیسے دیکھا بولا نہیں۔ یہ علم غیب والا ہے ابھی تو ایک پول کھولا ہے بحث کروں گا تو سارا پول کھول دے گا۔

منافق علم غیب سے ڈرتے تھے

منافق تو وہ تھے لیکن ہوشیار تھے رسول کے علم غیب سے ڈرتے تھے یہ تو بڑا بے دھڑک ہے رسول کے علم غیب سے بھی نہیں ڈرتا۔ جب کئی نکالے گئے تو بڑے شرمندہ سے ہوئے آج اللہ نے رسوا کر دیا۔ منافقین کے چہرے پر پڑے ہوئے پردے کو نکال دیا۔ جیسے ہی یہ کئی لوگ باہر نکلے مسجد سے ادھر حضرت عمر آ رہے ہیں حضرت عمر کو افسوس ہوا شاید جماعت ختم ہو گئی۔ میں کچھ لیٹ جا رہا ہوں کچھ دیر سے میں جا رہا ہوں۔ شاید سرکار نے جماعت مکمل کر لی۔ اتنا افسوس ان کو تھا اور ادھر یہ منافق افسوس کر رہے تھے کہ کسی نے انہیں دیکھا تھا اب اس نے میں دیکھ لیا ہے ہم کو نکلتے ہوئے دیکھ لیا ہے

انہیں نکالنا رسول کی سنت ہے

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسے لوگوں کا جو رسول سے محبت نہ کرتے ہوں اور دکھاوے کا کلمہ پڑھتے ہوں ان کو مسجد سے نکالنا سنت رسول ہے تو اگر بے وقوفی سے کوئی جماعت آوے اور یہ کہے کہ ہم مسجد میں آپ کے آئے ہیں۔ اللہ رسول کی باریت بنانے کے لئے کچھ سنت بتانے کے لئے۔

کیا کیا سنت بتاؤ گے۔

سنت نمبر ۱ یہ ہے۔

سنت نمبر ۲ یہ ہے۔

سنت نمبر ۳ یہ ہے۔

اور جب بیسیوں سنت بتائے جائیں تو ان کو دھکیل کر باہر کرو اور کہو آخری سنت یہ ہے۔

میں آپ کو کنجی دے دوں گا

میں نے کہا تھا کہ میں آپ کو کنجی دوں گا کہ ان کے ہر اعتراض کا جواب عبادت سے دیا جائے

انہوں نے کہا ہم فاتحہ نہیں پڑھیں گے

قرآن کہتا ہے پڑھو

یہ کہتے ہیں نہیں!

نماز کہتی ہے میں پڑھواؤں گی

میں نبی پہ سلام بھجوں گا نہیں۔

نماز کہتی ہے میں مجبور ہوں گی۔

عبادت آگے بڑھ کے بول رہی ہے۔

میں کرالوں گی میں نبی کو مخاطب کرواؤں گی۔

نماز نے ذمہ داری لے لی کہ میں ہر نمازی کو مجبور کر دوں گی کہ وہ رسول پر سلام بھیجے وہ رسول کو مخاطب کرے

وہ رسول کو پکارتے

اور اس فرض پے بھی مجبور کروں گی کہ وہ فاتحہ پڑھے۔

میں نے کہا۔

کہنے لگے نماز بڑی مخصوص عبادت ہے جو بات نماز میں ہو نماز سے باہر ویسا نہ کرنا۔

تو ہم نے بھی طے کر لیا کہ جو کام ہم نماز میں کرتے ہیں ہم باہر اس طرح سے نہیں کریں گے ہم نماز میں جب فاتحہ پڑھتے ہیں تو کھڑے ہو کر اسی لئے جب کھانا رکھ کر فاتحہ کرتے ہیں تو بیٹھ کر نماز میں کھڑے ہو کر کیا ہے نہ تو نماز کے باہر بیٹھ کر فاتحہ پڑھتے ہیں اور نبی پر سلام بھیجا ہے نماز پہ بیٹھ کے نہ،

ہم کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں

اس لئے میلاد میں ہم کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں نہ تاکہ نماز کی طرح نہ ہونے پائے نماز بھی الگ نظر آوے اور پیار بھی الگ نظر آوے۔

رسول ہماری طرح ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے ہماری طرح اور ایسا آدمی کہتا ہے جس کو گھر سے طعن ملتا ہے گھر والی ہمیشہ طعن کرتی ہے کیا میری قسمت خراب تھی میرے ماں باپ نے کیا اس کا رنگ بھی نہیں دیکھا۔ کیسے آدمی سے میری شادی

ہو گئی میرے ماں باپ نے اس کی ناک بھی نہیں دیکھی۔
عورت کو شکایت ہے کہ یہ دیکھنے کے لائق نہیں اور باہر گل یہ آدمی کہے کہ رسول
میری طرح ہیں ارے جو گھر میں مسترد ہو وہ باہر کیسے تسلیم ہو۔ تو

کیا رسول بھائی کی طرح ہیں

یہ کہتے ہیں کہ رسول ہماری طرح ہیں۔ کہتے ہیں انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔
ایک فارمولا بنایا انہوں نے انسان انسان بھائی بھائی ہیں۔ اللہ نے جس کو بڑائی
دی وہ بڑا بھائی ہے ایسا فارمولا کیوں بنایا انہوں نے؟
ایسا فارمولا اس لئے بنایا کہ پہلے لوگوں کو منوالو

انسان انسان بھائی بھائی

اور جب پیٹک مان لے گی۔ انسان انسان بھائی بھائی ہے تو رسول کو انسان مانو
جب پیٹک یہ مان لے گی کہ رسول انسان ہیں پہلے تو یہ مان لیا انسان بھائی بھائی
ہے پھر یہ مان لیا رسول انسان ہیں تو خود بخود ماننا پڑے گا۔ رسول بڑے بھائی
ہیں۔

میں کہتا ہوں کون کہتا ہے انسان انسان بھائی بھائی ہیں سارے میں انسان
ہوں تم انسان ہو نہ۔ اور تیرا باپ بھی انسان ہے اور تیری اماں بھی انسان ہے
تو اگر سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں تو کہاں گیا ابا اور کہاں گئی مائی۔
جب سب بھائی بھائی ابا ہو گئے۔ بھیا اماں ہو گئی۔ بہوی۔

ارے بھائی بھائی ہے نہ تو یہ ماں باپ کا احترام غائب اب بھائی اور بھوئی
اور دوسرا نقصان یہ ہے کہ اگر انسان انسان بھائی بھائی ہے تو
الوجہل بھی انسان ہے۔

ابولیب بھی انسان ہے
 فرعون بھی انسان ہے
 نمرود بھی انسان ہے
 شدار بھی انسان ہے
 حامان بھی انسان ہے
 یزید بھی انسان ہے
 رام بھی انسان ہے

مولانا انسان جب بھائی بھائی ہیں تو مولانا رام بھائی بھائی مولانا اور رام کرشن
 بھائی بھائی ہیں۔ سب ادھر ہی ان کے بھائی بھائی ہیں۔ جب رام بھائی ہیں تو
 زندگی میں ملائی ہے کیونکہ رام بھائی ہے۔

کیا فرعون تمہارا بڑا بھائی ہے

آپ سوچو! سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اگر مولانا تم نے اگر تھوڑی
 بنالی جماعت والوں نے یہ تھوڑی تقویۃ الایمان میں بنائی ہے لہذا فرعون نمرود
 سب انسان ہیں تو مولانا تقویۃ الایمانی جو ہیں یہ بھی انسان ہیں۔ فرعون بھی انسان
 ہے بتاؤ فرعون بڑا ہے کہ مولانا!

اللہ نے بڑائی کس کو دی۔ جماعت والے کہیں گے ہمارے امیر کو تو اس کا مطلب
 ہے جماعت کا امیر فرعون کا بڑا بھائی ہے
 جماعت کا امیر ابو جہل کا بڑا بھائی ہے

ابولیب کا بڑا بھائی ہے
 نمرود کا بڑا بھائی ہے۔

کیونکہ فرود بھی انسان ہے
جماعت کا امیر بھی انسان ہے۔

فرعون کا بڑا بھائی

انسان بھائی بھائی ہیں لہذا فرعون اور امیر جماعت دونوں بھائی بھائی ہیں۔
اب اللہ نے بزرگی امیر جماعت کو دی ہے۔ اس لئے جماعت کا امیر فرعون کا بڑا
بھائی ہے اب جب فرعون کا بڑا بھائی ہے تو ہم بھی تم سے نہیں ڈریں گے۔
ہم بھی موسیٰ کے غلام ہیں۔

ہم بھی موسیٰ۔ ابراہیم کے غلام ہیں۔
اگر فرود کی آگ ابراہیم کو جلانے میں ناکام ہے تو فرود یو تمہاری تبلیغ ہمیں
مٹانے میں ناکام ہے۔

عبادت سے ایک سوال

چلو میں اور عبادت سے پوچھتا ہوں۔

رسول ہماری طرح ہیں عبادت تو بتا۔ عبادت۔

اے اللہ کی عبادت آج تیرے نام پہ دھندا ہو رہا ہے۔

اے اللہ کی عبادت آج تیرے نام پہ عقیدے کی سمگلنگ ہو رہی ہے

اے اللہ کی عبادت آج تجھے یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ عبادت کے ٹھکے دار یہ

عربوں کے چندے سے کروڑوں روپیہ جمع کر کے بھارت کے سنی مسلمانوں کے

ایمان پر ڈکیتی کرنے والی طاقت ہے۔ یہ محمد رسول اللہ کے دشمنوں کی طاقت

ہے۔ یہ اسلام کے شقی یہ امریکہ کے ایجنٹ یہ اسرائیل کے چاروں سے

دستر خوان سجانے والی طاقتیں ہیں یہ یہود اور سعود کے مشترک سازشوں میں دبے ہوئے ذہن یہ ہم غریب مسلمانوں اور دیہاتی مسلمانوں کے ایمان کو بہلا اور پھسلا کر بدلنے والے لوگ عبادت تو بتا۔

دیکھو عبادت کہے گی یہ جو نماز روزہ حج و زکوٰۃ لے کر گھوم رہے ہیں یہ مجھے لے کر گھوم رہے ہیں۔

صالحین کو اللہ نے بچایا ہے

یہ جماعت والے جو نماز لے کر گھوم رہے ہیں یہ نماز کو بچانے کی جو بات کرتے ہیں ضرور بچاتے ہوں گے مگر اے میرے چاہنے والو میرے پاس تو وہ ہیں جنہیں میں بچاتی ہوں اور وہ اہل سنت و جماعت کے اولیاء اللہ ہیں وہ اہل سنت و جماعت کے صالحین ہیں جن کو میں نے بچایا ہے۔

کر بلا میں حسین کے سجدے کو میں نے بچایا ہے۔

نماز جسے بچاتی ہوگی وہ کتنا اونچا ہوگا۔

زکوٰۃ جسے بچاتی ہوگی وہ کتنا اونچا ہوگا۔

تو زکوٰۃ آنے والی ہے نہ تر زکوٰۃ کا مہینہ بھی آنے والا ہے۔

زکوٰۃ سید کو نہ دو

اب زکوٰۃ کے سلسلے میں یہ بات آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب آپ زکوٰۃ دیں گے یہ ضرور دیکھیں گے کہ وہ سید نہ ہو سید کو زکوٰۃ دینا حرام ہے سید کا زکوٰۃ کھانے کے لئے لینا اور کھانے کے لئے دینا آپ مجھ کو دیں زکوٰۃ اور میں سمجھ جاؤں کہ زکوٰۃ ہے اور کھا جاؤں آپ بھی سمجھتے ہیں سید ہوں۔

لیجئے! کھائیے،

آپ کے لئے تو یہ حرام ہے۔ اپنے بیرومرشد کو یا کسی معتبر ذریعے کو یہ کہہ کر یہ زکوٰۃ ہے سید صاحب!

آل رسول زکوٰۃ نہ لے

آپ جسے مناسب سمجھئے غریبوں کو اپنے طور پر دے دیجئے گا۔ مگر وہ زکوٰۃ نہیں لیتے اپنے نام اپنے کام اور اپنے پیروار کے لئے زکوٰۃ لینا حرام اور آپ کا دینا بھی حرام ہے۔ لینے والا بھی خطا کار دینے والا بھی خطا کار۔ میں بڑے چکر میں پڑا، یا رسول اللہ! ہم آپ کی اولاد کیا ہوئے اتنا بڑا فنڈ ہم سے کاٹ لیا گیا۔

ارے بھئی زکوٰۃ میں دو چار روپیہ ہوتا ہے دو چار کروڑ نہیں ہے دو چار ملین نہیں ہے روپیہ ملین ملین پاؤنڈ ملین ملین ڈالر دنیا بھر میں جو ڈالو، کھریں روپیہ زکوٰۃ کا سنی ہاشم کا کوئی فرد نہیں لے سکتا۔

یا رسول اللہ! کیا کوئی ضمانت لے گا کہ سید کے گھر چو لھا جلتا رہے گا۔

یا رسول اللہ! یہ کیا بات ہے۔ ہمیں زکوٰۃ سے کیوں روک دیا گیا۔

شیخ، مغل، پٹھان کوئی برادری ہو غیر ہو، ہاشمی غربت اور مجبوری میں پیسہ لے سکتا ہے اس کا رائٹ ہے حق ہے۔ شرمندگی نہیں ہے اور سید کے لئے حرام ہے ایک تو میں تاریخی پوائنٹ سے آپ کو جواب دوں گا اور ایک دماغیت

اور محبت کے پہلو سے۔ رسول کے سائید سے

اے میرے بچو جب میرا امتی زکوٰۃ نکالے نا!

تو زکوٰۃ نہ لینا۔

محبت کے رخ سے سمجھنے کی کوشش کرو یہ جوش کی بات نہیں ہے۔

زکوٰۃ سید کے لئے حرام ہے

اس لئے صبر کر جانا اور دوسرے اساطیر یہ ہے کہ میں اپنے بچوں کے لئے زکوٰۃ کا ایک پیسہ نہیں رکھوں گا۔ میں اس مال سے اس فنڈ سے اُمت کی اس رقم سے اُمت کے اس فنڈ سے اپنے خاندان کو ایک پیسہ لینے نہیں دوں گا۔ تاکہ کوئی بھی دشمن یہ میرے اوپر الزام نہ لگائے کہ محمد عربی نے اپنے بچوں کی پرورش کے لئے اسلام چلایا ہے۔ اپنے خاندان کے لئے اسلام چلایا ہے۔

ارے وہ اور لوگ ہوں گے جو جماعت کو کاٹ دیتے ہیں
پر یو آر بچانے کے لئے مذہب کو کاٹ دیتے ہیں۔

اپنا خاندان بچانے کے لئے

مگر میں وہ ہوں جو اُمت کو بچانے کے لئے اپنی اولاد کو اُسکتا ہے۔ اپنی اولاد
قربان کر سکتا ہوں۔

اس جماعت کو بچانے کے لئے پر یو آر کا بلیدان دے رہے ہیں تو سید زکوٰۃ
نہیں لے سکتا لیکن مجھ کو زکوٰۃ دینا پڑتا ہے۔ ہر سال میں زکوٰۃ دے رہا ہوں۔ مال ہے
تو دینا ہی پڑے گا۔ پہلے مال نہیں تھا تو نہ دیتا تھا نہ لیتا تھا

غریب ہونے کی صورت میں بھی نہیں لے سکتا

میں غریب میں نہیں لے سکتا سید نہیں لے سکتا اور تم میں شریعت کی بات کروں
گافقہ کی بات کروں گا۔ عبادت کی بات کروں گا
زکوٰۃ میں دے سکتا ہوں
میں دے سکتا ہوں زکوٰۃ

اپنے مال سے کیوں نہیں دیتا

اے میرے بچو میری اولادو! جب میرا کوئی اُمتی زکوٰۃ نکالے تو تم زکوٰۃ نہ لینا اس لئے کہ چالیس روپیہ میں ایک روپیہ نکالے گا نہ چالیس روپے میں کتنی زکوٰۃ ہے تو ایک روپیہ جب زکوٰۃ دے گا تو تم مت لینا۔

اے میرے بچو! رسول کی طرف سے جواب دے رہا ہوں۔ اے میرے بچو! میری اولادو! جب میرا اُمتی زکوٰۃ ایک روپیہ دے تو لینا مت، اس لئے کہ ایک روپیہ دے کیوں رہا ہے ایک روپیہ زکوٰۃ دینے کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑی ناخن روپیہ (انتالیس روپے) اس کے پاس ہیں وہ انتالیس میں سے کیوں نہیں دے رہا۔ میری اولاد کو انتالیس میں سے تم کیوں نہیں دے رہے ہو۔ اور ایک روپیہ جو غریب والا ہے وہ کیوں دے رہا ہے؟

اے میرے بچو! تم صبر کر جانا اگر میرا کوئی اُمتی ایک روپیہ دے رہا ہے وہ انتالیس میں سے نہیں دے رہا ہے تو تم صبر کر جانا، میں محشر میں اس اُمتی کو دیکھ لوں گا۔ میں محشر میں اس اُمتی کو دیکھ لوں گا کہ میرا اُمتی ہے تو انتالیس روپیہ تم نے اپنے بچوں کے لئے رکھا تھا نہ تم نے زکوٰۃ جب دیا تو انتالیس روپیہ تم نے اپنے بچوں کے لئے تو جو روپیہ تو نے اپنے بچوں کے لئے رکھا تھا اس میں سے میرے بچوں کو کیوں نہیں دیا۔ اور جب تو میرے بچے کو اپنے بچے جیسا نہیں سمجھتا۔

تو میں تیرے بچوں کو

اپنے بچوں جیسا کیوں سمجھوں۔

اگر صاحب نصاب ہوں تو دینا فرض ہے۔
 لیکن اگر غریب ہوں تو لینا حرام ہے۔
 تم امیری میں دیتے ہو غریبی میں لیتے ہو
 اور میں امیری میں دیتا ہوں غریبی میں لیتا نہیں۔
 تو میرے اندر کیا گن ہے میں دیتا ہوں لینا نہیں۔
 تم لیتے بھی ہو دیتے بھی ہو
 تو کیا تم میری طرح ہوئے نہیں۔
 نہیں میں محتاجی میں نہیں لے سکتا۔

جماعتو! تم آل رسول کی طرح نہ بن سکتے

تم لے سکتے ہو میں زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ تو کیا تم میری طرح ہوئے۔
 کیا تم آل رسول کی طرح ہوئے
 تو اے جماعت کے سر پھرے لوگو! جب تو گجرات کے سید کی طرح نہیں ہو سکا
 ارے آل رسول کی طرح جب نہ ہو سکا تو رسول کی طرح کیسے ہو جاؤ گے۔
 اور رسول کے بارے میں یہ بات مشہور ہے لیکن میں اس کی صحیح وضاحت کروں گا
 اب پتہ چلا سید محمد ہاشمی پر زکوٰۃ لینا حرام ہے لیکن صاحب نصاب ہونے کی
 صورت میں زکوٰۃ دینا۔

لیکن صاحب نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دینا فرض ہے
 شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی پر زکوٰۃ لینا حرام ہے لیکن صاحب نصاب ہونے
 کی صورت میں دینا فرض ہے
 غریب نواز پر زکوٰۃ لینا حرام ہے لیکن صاحب نصاب ہونے کی صورت میں

دینا فرض ہے

غوث اعظم پر زکوٰۃ لینا حرام ہے لیکن صاحب نصاب ہونے کی صورت میں دینا فرض ہے

مولیٰ علی مشکل کشا خیر شکن المرتضیٰ پر زکوٰۃ لینا حرام ہے لیکن صاحب نصاب ہونے کی صورت میں دینا فرض ہے۔

حضور پر زکوٰۃ لینا حرام ہے لیکن صاحب نصاب ہونے کی صورت میں دینا؟
جی نہیں!

اسی لئے تو میں نیچے سے چلا تھا یہی تو فرق بتانا تھا کہ تم لیتے بھی ہو دیتے بھی ہو اور آل رسول دیتا ہے مگر لیتا نہیں اور رسول نہ دیتا ہے نہ لیتا ہے۔
یہی تو بتانا تھا کہ میرے رسول پر زکوٰۃ دینا فرض ہی نہیں، پوری زندگی میرے رسول نے زکوٰۃ دیا ہی نہیں۔

نماز فرض تھی رسول نے پڑھی۔

روزہ فرض تھا رسول نے رکھا

حج فرض تھا رسول نے کیا

زکوٰۃ فرض تھی نہیں دیا

زکوٰۃ ہے کیا؟

میرے رسول نے زکوٰۃ دیا ہی نہیں

ارے بھی زکوٰۃ دیا جاتا ہے زکوٰۃ کے بارے میں تین مولیٰ سی باتیں ہیں۔ میں کتنی باتیں کروں گا ٹائم بہت ضائع ہوگا۔ پورا بات ختم نہیں ہوگا۔

ارے بھائی میں پوچھتا ہوں کہ مولانا ہیں مولانا بتائیں جب مدرسہ کا اشتہار

نکلتا ہے دارالعلوم کا بھی نکلتا ہے اور دوسرے مدد سے ایک حدیث ضرور کوڑی کجاتی ہے۔

مال کے میل کو زکوٰۃ کہتے ہیں

مسلمانوں زکوٰۃ ضرور نکالو۔ فضیلت زکوٰۃ میں زکوٰۃ مال میں جو میل ہے اس کو نکال دیتی ہے۔ مال کا میل زکوٰۃ ختم کر دیتی ہے مال صاف ہو جاتا ہے جب صاف رہتا ہے تو برکت رہتی ہے۔

ابے دھنداکانے میں کچھ میل اُسی جائے گا۔ اب جب ہم یہاں سے بھی جاتے ہیں تو کپڑوں میں میل آجائے گا۔ نہ، لیس ایک نہ دینا دو۔ دو چار آدمی رگڑ کھائے میل آگیا۔ یہاں دھندے نے تو بہت رگڑ کھائے ہیں۔

ہو سکتا ہے چاندی سونے میں میل آگیا ہو تو پھر زکوٰۃ دے کر کے صاف کر دو تو مال کا میل نکالنے کے لئے زکوٰۃ دو گے نہ،

ارے بے وقوف! تم نکالو زکوٰۃ اس لئے کہ تمہاری مال میں میل ہے۔
ارے رسول تم پر زکوٰۃ دینا کیسے فرض ہو گا۔ تمہارا ہی تو مال ہے جس میں میل نہیں ہے

اے سرکار! آپ ہی کا مال تو ایسا مال ہے جس میں میل ہی نہیں بلکہ اگر میل آپ کے مال میں مل جائے تو پھر وہ بھی میل نہیں مگر آپ جب ملنے دیں تب نا؛
تو سرکار کے مال میں میل نہیں تو زکوٰۃ تحصیل حاصل تحصیل حاصل ہے اور دوسری بات یہ ہے اگر ہم زکوٰۃ نکال کے اپنی بیوی کو دے دیں۔

سیٹھ زکوٰۃ نکالے اور بیوی کو دے دے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

اے میری پیاری، اے میری سوئیٹ ہارٹ، اے میری جانِ جان!

یہ پانچ ہزار روپے ہیں زکوٰۃ کے یہ تمہارے لئے پیش طور پر دے رہا ہوں

زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی

اور کوئی اشارے اشارے میں بولے گا۔

اری بیگم، اوہ بیگم، بے غم

کیا غم کے لئے ہم ہیں، خفا ہو کر بولا۔

گھر سے کانے کے لئے نکلے تھے۔ لیکن ہمارے لئے غم اور تو بے غم، بیگم، چہ غم

بیگم نے کہا۔ کیا بات ہے؟

دو ہزار رکھ لے، ہزار تیرے لئے ہزار بیٹی کے لئے۔

کیا زکوٰۃ ادا ہو گئی

اے اگر بیوی کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہو تو ہر مسلمان عبادت چھوڑ سکتے ہیں

زکوٰۃ دینا نہیں چھوڑیں گے۔

اگر بیوی کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے۔

غلام کو دینے سے اگر زکوٰۃ ادا ہو جائے

غلام اور نوکر میں فرق ہے۔ نوکر پارٹنر ہے

تم محنت لیتے ہو تب دولت دیتے ہو۔ وہ محنت دیتا ہے تو دولت لیتا ہے

تو وہ لین دین ہے۔ اس لئے برابر کا معاملہ ہے۔

غلام کو دینے سے بھی ادا نہیں ہوگی

غلام کی بات دوسری ہے کہ خلیفہ اسلام سے کیا ہوا جہاد اسلامی ہو تو اس میں

حاصل کئے گئے غلام ہوں اور انہیں مارکیٹ میں بیچا گیا ہو تو اسے خریدا گیا ہو۔

لیکن دنیا میں آج غلام نہیں،

وہ غلام ہے۔

غلام اُسی کو کہتے ہیں جس کے آپ مالک ہوں۔

اگر غلام کُرتا پائیجامہ پہن لے تو اس کے بھی مالک ہم ہی ہیں

اور غلام کے پاس کوئی انچی کیس موجود ہو تو اس کے بھی مالک ہم ہی ہیں

اور اگر اس بکس میں دس ہزار روپے رکھ دیا جائے تو اس کے بھی مالک ہم ہی ہیں

ایسا غلام ہوتا ہے۔

غلام اپنی چیز کا مالک نہیں ہوتا بلکہ جو غلام کا آقا ہے وہ غلام کی چیزوں کا بھی آقا

ہے۔

تو غلام کو دینے سے زکوٰۃ اس لئے بھی ادا نہیں ہوتی۔

اس لئے کہ ملکیت ٹرانسفر نہیں ہوتی۔ جب بینک ماسٹرس ٹرانسفر نہ ہو جائے

زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

اب میں غلام کو دے دوں تو وہ غلام کی ملکیت کی وجہ سے میرا ہی مال رہے گا

تو کیا غلام کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہوتی ہے۔

بیوی بچوں کو، اولاد کو، لڑکے کو، لڑکی کو، غلام کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں

نہیں ہوتی۔ جب تم نے یہ سمجھ لیا کہ غلام کو دینے سے زکوٰۃ جب ادا نہیں ہوتی

تو اے رسول آپ پر زکوٰۃ دینا اگر قرض ہوتا۔ تو آپ زکوٰۃ دیتے کسے۔

ساری دنیا تو آپ کی غلام ہے۔

ابو بکر کو دو تو غلام ہیں

عمر کو دو تو غلام ہیں

عثمان کو دو تو غلام ہیں

سلمان کو دو تو غلام ہیں۔
 بلال کو دو تو غلام ہیں
 مقداد کو دو تو غلام ہیں
 ابوذر غفاری کو دو تو غلام ہیں
 سعد کو دو تو غلام ہیں۔
 سعید کو دو تو غلام ہیں
 طلحہ کو دو تو غلام ہیں
 زبیر کو دو تو غلام ہیں
 ابن مسعود کو دو تو غلام ہیں
 ابن عباس کو دو تو غلام ہیں
 ابن زبیر کو دو تو غلام ہیں
 ابن عوف کو دو تو غلام ہیں۔
 ابو عبیدہ بن جراح کو دو تو غلام ہیں
 عبدالرحمن بن عوف کو دو تو غلام ہیں
 صہیب رومی کو دو تو غلام ہیں۔

ساری کائنات آپ کی غلام ہے

اور میرا دل یہ کہتا ہے
 میرا وجدان یہ اعلان کرتا ہے
 ہاں ہاں کہ آپ دیں گے کیسے؟
 سبھی تو آپ کے غلام ہیں۔

اور جو غلام نہیں وہ اسلام کی نظر میں مسلمان نہیں۔

تو رسول نے کبھی زکوٰۃ دیا نہیں۔

رسول نے زکوٰۃ کبھی دیا نہیں

میں نے زکوٰۃ سے پوچھا۔

اے زکوٰۃ! بتا یہ رسول نے لیا دیا کیوں نہیں۔

زکوٰۃ نے کہا۔ تم لیتے دیتے ہو۔ زکوٰۃ تم لیتے دیتے ہو۔

اے میرے بندو! زکوٰۃ لینا دینا تمہارا کام ہے۔

اور اسی لئے رسول کو نہ لینے دیا گیا نہ دینے دیا گیا تاکہ کوئی بندہ رسول کو

اپنی طرح نہ سمجھے، رسول کو اپنے جیسا نہ سمجھے۔ رسول کو اپنے برابر نہ سمجھے

زکوٰۃ فرض ہے

رسول کو اپنی طرح نہ سمجھے۔

رسول نہیں دیں گے تو محبوب ہوں گے

تم نہیں دو گے تو مردود ہو گے۔

نماز کتنے وقت کی فرض ہے اور اگر کوئی کہے چار وقت کی فرض ہے تب وہ گمراہ

ہے کہ نہیں

اور کوئی کہے چھ وقت کی فرض ہے تب وہ بھی گمراہ ہے۔

پانچ ہی وقت کی نماز فرض ہے

نماز سب کے لئے فرض ہے

مسلمی دنیا کے لئے پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔

ابو بکر کے لئے پانچ وقت کی نماز فرض ہے
 فاروق اعظم کے لئے پانچ وقت کی نماز فرض ہے
 عثمان غنی کے لئے پانچ وقت کی نماز فرض ہے
 علی المرتضیٰ کے لئے پانچ وقت کی نماز فرض ہے
 حسن مجتبیٰ کے لئے پانچ وقت کی نماز فرض ہے
 سید الشہداء امام حسین پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔
 امام زین العابدین پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے
 امام اعظم پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے
 ہمارے لئے تمہارے لئے قیامت تک کے لئے پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔

رسول کی نماز کو اپنی طرح نہ سمجھو

اور رسول کے لئے چھ وقت کی نماز فرض ہے تبجد بھی فرض ہے۔ رسول کے لئے
 میں نے کہا! اے اللہ! سارے بندوں کے لئے پانچ وقت کی نماز فرض ہے یہ
 رسول کے لئے چھ کیوں۔

تو نماز نے کہا یہ فرق اسی لئے ہے کہ کوئی نمازی رسول کو اپنی طرح نہ سمجھے، اپنے
 جیسا نہ سمجھے۔ اپنے برابر نہ سمجھے۔ اپنی مثل نہ سمجھے
 تو نماز بھی کہتی ہے رسول ہماری طرح نہیں ہیں۔
 زکوٰۃ بھی کہتی ہے کہ رسول ہماری طرح نہیں ہے
 اور صوم وصال تو بیچ پیچ کے کہتا ہے رسول ہماری طرح نہیں ہے

ایک مرتبہ رسول نے روزہ رکھنا شروع کر دیا۔ صوم وصال نہ افطاری نہ سحری
 رکھو نہ افطاری کرو اور رسول نے جب روزہ رکھنا شروع کر دیا۔ اب دن بھر

تو کچھ کھایا نہیں افطار بھی کیا۔

جب سحری کا ٹائم آیا تو سحری نہیں کھایا۔

صحابہ نے سوچا۔ ارے باپ ارے باپ۔ یہ کیا ہوز رہا ہے۔ دن بھر نہیں کھایا رات بھر نہیں کھایا دن بھر نہیں کھایا رات بھر نہیں کھایا۔

صحابہ نے سوچا! ہم لوگ تو صحابی ہیں۔ ہیں جھگڑا تو کرنا نہیں وہ تو جانتے تھے جھگڑے کے لئے وہابی آئیں گے۔ اور ہم لوگ صحابی ہیں۔

صحابی کی نقل کرو وہابی کی نہ کرو

پیچھے جو چلے وہ صحابی کی طرح ہے اگر چلے وہ وہابی کی طرح ہے۔

جو پیچھے پیچھے رسول کے چلے وہ صحابی کی طرح ہے ان کی نقل کر رہا ہے اور اگر اگر چلے ایسا کیوں ویسا کیوں۔ وہ کیوں۔ یہ کیوں۔ وہ وہابی کی طرح ہے۔

اب ایسا کیوں والوں نے جماعت بنالی جب اکیلے تھے تب اکیلے تھے اب جماعت بنالی ہے۔

ہم کبھی کوئی پریشانی نہیں ہے کیونکہ ہم نے بھی سوچا یہ جماعت بن کیوں رہی ہے

غور کیا اللہ نے صرف جنت تر بنائی نہیں ہے۔

اگر اللہ کا یہ ارادہ ہوتا کہ کوئی کافر نہ ہو کوئی گمراہ نہ ہو۔

اگر اللہ نے یہ ارادہ کیا ہوتا کہ کوئی گمراہ نہ ہو تو صرف جنت بنا تا اس کو تو

معلوم ہے کہ کتنے کو جنت میں جانا ہے

جب دیکھا کہ کتنے کو جنت میں جانا ہے۔ حضرت آدم آئے جتنی ایک لاکھ

چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء چوبیس ہزار نبی، ان کے بعد ان کے کروڑوں صحابہ پھر

ان میں ہیں۔ نقباء۔ رقباء، نجباء۔ پھر ان میں بھی صحابہ تابعین، طبع تابعین جنت کا کوٹہ بڑھتا جا رہا تھا۔

نبیوں نے بھردیا

صدیقین نے بھردیا

شہداء نے بھردیا

صالحین نے بھردیا

خالی گجرات میں اتنے اولیاء اللہ ہیں کہ آج ان کی گنتی نہیں ہو سکتی
گجرات میں اللہ والے جنت والے ہیں تو ان کا کوٹہ پُر ہونے لگا۔ اور جہنم انتکا
میں تھا اب جہنم کو اطمینان تھا کہ جماعت بن رہی ہے۔

اسی کو بھرنے والے اب پیدا ہوئے تو جس کا جس پر نام ہے وہ وہیں
جائے گا۔

حضور کی اتباع کا حکم ہے نقل کا نہیں

صوم وصال جس کا ترجمہ ہے روزہ وصال اور روزہ وصال ایسا روزہ جس

میں نہ سحری نہ افطار نہ کھانا نہ پینا

صحابہ کرام نے بھی رکھنا شروع کیا۔ دیکھتے دیکھتے جماعت گھٹ گئی جماعت

کم ہو گئی۔ جماعت صحابہ کی نماز میں کمزوری سے رسول نے پوچھا؛

یہ کیا؟

حضور! آپ نے صوم وصال رکھا ہے آپ چلتے پھرتے ہیں آپ کھاتے پیتے

نہیں، چلتے پھرتے ہیں۔ آپ روزہ سے پر روزہ بغیر کھائے پیئے رکھے ہیں

اور کام بھی کر رہے۔

اُن کا حال خراب ہو گیا ہے چل نہیں سکتے۔
پھر نہیں سکتے

بہت سے کھاٹ سے آرہیں سکتے۔
رسول نے ہلکا کر کہا۔ ایک مٹلی، کون ہے میری طرح
تم میری طرح ہو

ارے میں بولا بھی نہیں! تم نے رکھ لیا
صحابہ نے عرض کیا! یا رسول اللہ! یاات مقابلے کی نہیں ہے۔
بات غلامی کی تھی۔ آقا کو دیکھا کے نہیں پی رہے ہیں۔ ہم بھی میں نہیں کھاتا
ارے مجھ کو میرا اللہ کھانا پلاتا ہے۔
رسول نے کیا فرمایا! میرا اللہ کھانا پلاتا ہے
تم میں میری مثل کون ہے مجھ کو میرا خدا کھانا پلاتا ہے۔

اللہ کھانا پلاتا ہے

علماء کی توجہ!

رسول کہتے ہیں مجھ کو اللہ کھانا پلاتا ہے
ارے بھئی! کھانا پینا یا تو گھر کے اندر ہو گا یا گھر کے باہر ہو گا
میں کھانا پیتا ہوں یا تو گھر کے اندر کھاؤں گا یا باہر
جب رسول کھاتے پیتے ہیں اگر گھر کے اندر کھاتے ہیں تو عائشہ صدیقہؓ کو
دیکھنا چاہیے اور گھر کے باہر کھاتے ہیں تو ابو بکر صدیقؓ کو دیکھنا چاہیے۔
مگر اسے رسول یہ آپ کا کیسا کھانا پینا ہے کہ اللہ کھانا پلاتا ہے آپ کھاتے ہیں
اللہ پلاتا ہے آپ پیتے ہیں۔

لیکن جب اللہ کھلاتا پلاتا ہے تو آپ کی بیوی عائشہ صدیقہ نہیں دیکھ پاتیں،
 خدیجہ الکبریٰ نہیں دیکھ پاتیں،
 ام سلمہ نہیں دیکھ پاتیں،
 ام حبیبہ نہیں دیکھ پاتیں،
 حضرت حفصہ نہیں دیکھ پاتیں

میں پوچھتا ہوں

کوئی نہ دیکھ سکا

کہ آپ کا پیارا صحابی ابو بکر صدیق باہر نہ دیکھ پائے

عمر فاروق نہ دیکھ پائیں۔

عثمان غنی نہ دیکھ سکیں

علی المرتضیٰ نہ دیکھ سکیں

سعد و سعید طلحہ زبیر نہ دیکھ سکیں۔

اور اندر ازواج مطہرات نہ دیکھ سکیں

باہر صحابہ کرام نہ دیکھ سکیں۔ رسول کا کھانا پینا۔

ارے گھر کی بیوی اور باہر کا صحابی نہ دیکھ سکا۔ کھانا پینا جو مادی چیز ہے

کھانا پینا جو دیکھنے کی چیز ہے۔ تم یہ نہیں جانتے کہ میری نقل کیا ہے باہر نہیں

ہے تم یہ نہیں جانتے میرا درجہ کیا ہے۔ وہ اندر کی چیز ہے

تم یہ نہیں جانتے ہاشمی تقریب کے روپ میں بڑا اچھا ہے یا بڑا اندر کی بات

تم یہ نہیں جانتے کہ میں یہ دھنداکر رہا ہوں جو بل رہا ہوں یا ڈیوٹی ادا کر

رہا ہوں۔

تم نہیں جانتے کہ میں سرورِ ہجو کے بول رہا ہوں یا مجبورِ ہجو کے بول رہا ہوں۔
تم نہیں جانتے کہ چند محکوم کے لئے کرسی پر بیٹھا ہوں یا بالکا ہوا ہوں اور اپنے
پکے کاشتوت دے رہا ہوں۔

تم مجھے نہیں پہچان سکتے

یہ اندر کی بات ہے نہ،

نہیں جانتے کہ تمہارے نذرانوں پہ میری تقریر جوئی ہے یا کسی کے اشارے
کا نتیجہ ہے

یا کسی بازار میں پک جانے کا نتیجہ ہے

یا کسی کا دیکھ بن جانے کا رزلٹ ہے

یا غزن کی ایک بوند ہے کسی کا خون ہے۔ اور مجھ سے اپنا یہ کام کروا رہا ہے

لیکن تم میرا عباد دیکھ سکتے ہو۔

تم میرا تاج دیکھ سکتے ہو۔

تم میرا درجہ نہیں دیکھ سکتے تو کھانا پینا جو دیکھتے میں آ رہا ہے۔ مگر علم
دیکھنے میں نہیں آ سکتا۔

درجہ دیکھنے میں نہیں آ سکتا۔

مرتبہ دیکھنے میں نہیں آ سکتا۔

تو میں جماعت کے ان پکے ہوئے لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کھانا پینا جو دیکھا
جاسکتا ہے اس کو ابو بکر جیسا صحابی نہ دیکھ سکا تو رسول کا وہ مرتبہ جو جبریل
زدیکھ سکے ہوں۔ اسے دہائی نے کیسے دیکھ لیا۔ اسے جماعت نے کیسے دیکھ لیا

رسول لا جواب ہیں

ایکم مثلی ! تم میں میرا مثل کون ہے گویا صوم وصال نے بتا دیا
رسول بے مثال ہیں۔

رسول لا جواب ہیں

رسول بے نظیر ہیں

مگر میں اپنی عادت سے باز نہیں آؤں گا میں ایک بات مزور کہوں گا کہ رسول
نے مثل کہا اور قرآن دلیل ہے کہ رسول نے کہا اور یہ بھی دلیل ہے کہ اللہ نے
کہلوایا ہے

قل انما انا بشر مثلكم۔

کبھی موقع آیا تو اس آیت پر کہ پورے لٹریچر کا پوسٹ مارٹم کیا جاسکتا ہے
اور ایسا پوسٹ مارٹم جو سپریم کورٹ تک سٹرنے نہ پائے۔
لیکن یہ موقع نہیں ہے اس لئے ایک جملہ کہہ کر گزر جاؤں گا۔
ہاں ہاں رسول نے کہا ہے۔ انا بشر مثلكم

تم میں سے کوئی میری مثل نہیں

اور ہاں ہاں رسول نے یہ بھی کہا ہے۔ ایک مثلی تو ذات ایک رسول کی ذات
ایک اور بات دو

رسول کی ایک زبان دو کلام

ایک جگہ رسول کہتے ہیں۔ میں تمہاری طرح بشر ہوں۔ یہی رسول دوسرے
مقام پر کہتے ہیں۔

تم میں میری طرح کون ہے
رسول الگ الگ مجمع میں الگ الگ بات کر رہے ہیں
ایک مٹلی انا بشر مثکم

مفسرین فرماتے ہیں جب رسول نے فرمایا

انا بشر مثکم۔ تو ابو جہلیہ، ابولہبیوں سے کہا تھا۔ کافروں سے کہا ہے
کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں اور صحابہ سے کہا جب روزے کی نقل کرنے لگے
صحابہ کرام، تو ایمان والوں سے کہا۔ ایک مٹلی، ایمان والوں سے رسول کہتے ہیں
میں بے مثل ہوں اور

کافروں سے کہا تمہاری طرح ہوں

کافروں سے کہتے ہیں تمہاری طرح ہوں۔

تو رسول نے انسانوں کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔ ایک طرف کافروں کا گروہ
ایک طرف مومنوں کا گروہ وفاداروں کا گروہ،

کافروں سے رسول نے کہا! میں تمہاری طرح بشر ہوں اور مومنوں سے کہا
میں بے مثال ہوں۔ تو جس نے جو سنا ہے وہی دہرا رہا ہے۔

کافروں سے یہ کہا کہ میں تمہاری طرح ہوں اور مومنوں سے کہا کہ میں تمہاری طرح
نہیں ہوں۔ تو کافر نے جو سنا ہے وہ دہرا رہا ہے اور مومنوں نے جو سنا ہے
وہ دہرا رہا ہے۔ جو کہتا ہے رسول ہماری طرح ہیں اُسے کہنے دو کیونکہ جب
رسول ہمارے چھوٹے دیہے تو ہم کیوں روکیں۔

تو روزے نے بھی یہی جواب دیا
ہے۔ رسول ہماری طرح ہیں۔

ہر عبادت کا ایک جواب

رسول ہماری طرح ہیں۔

جج نے جگہ ہی جواب دیا ہے۔

ارے جج سے پوچھ لے تو نے حجر اسود کیوں چوما ہے۔ کیوں تو نے حجر اسود کو چوما ہے۔ تو جواب بلا۔ کیونکہ رسول نے اسے چوما ہے کیونکہ نبی نے چوما ہے تو تیرے چومنے کا کارن رسول کا چومنا ہے۔

اے جماعت والو تم جواب دو کہ رسول نے کیوں چوما؟ ملا کے چومنے کی وجہ رسول کا چومنا ہے۔

تو سن! تو نبی کے لئے چوم رہا ہے وہ خدا کے لئے چوم رہے ہیں۔ تو دونوں کی نیت الگ ہے۔ دونوں کا عمل الگ ہے۔ حجر اسود کا کالا کالا پتھر اے جج تو نے کیا کیا۔ کہنے لگا۔ رہنے دو۔ کالا پتھر تم نہیں جانتے اللہ خوب جانتا ہے۔ اللہ عالم الغیب ہے اس کو معلوم ہے۔

کیا پتھر چومنا شرک ہے

تم نہیں جانتے۔ اللہ جانتا ہے کہ کچھ بندے ایسے پیدا ہوں گے جو پتھر کو چومنا شرک سمجھتے ہیں جیسے ہی غریب نواز کی چوکھٹ چوموں کہیں گے۔ تو بہ! تو بہ! غیر اللہ کا چومنا شرک ہے۔ غیر اللہ! غیر اللہ! ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔

شرک بولتے ہیں غیر اللہ کا چومنا۔ اجتماع میں چیخ چیخ کے غیر اللہ کا چومنا۔ اچھا اگر کوئی تھوڑا پڑھا لکھا ہوتا ہے وہ کہتا غیر اللہ کو چومنا شرک ہے بڑی قرأت کے ساتھ۔ اور یہ جو چالیس دن میں عالم بنے ہوتے ہیں، تو بولنے

اردو گیسر اللہ کا چومنا غیر اللہ بھی نہیں بول پائے گیسر اللہ کا چومنا سیرک ہے

یو، پی والوں نے کہا تمہارے اس سرک کو سرک لیں گے۔ رات کو تقریر کیا اور گھر میں گئے سو گئے، اب فجر کے وقت اٹھے۔

اپنی بیوی سے کہا۔ بیوی دیکھ تیرے لئے کہاں کہاں سے بے ایمانی کرتے ہیں۔ ہم کو سعودیہ عربیہ سے پیسہ ملتا ہے ہم بتاتے ہیں۔ اللہ واسطے کرتے ہیں تیرے لئے کہاں کہاں جھوٹ بولتے ہیں، چل کافی بنا دے، دیکھ نہیں رہے ہو گڈو رو رہا ہے۔

اب وہ گڈو! صبح صبح روزِنا شروع ہوا۔ ای۔ای۔ای۔ای نان اسٹاپ معلوم ہوتا تھا بیٹی سے ریل چھوٹ گئی ہے اب دہلی سے پہلے رکے گی نہیں اور جو لوگ بچوں کو کھلا چکے ہیں۔ انہیں تجربہ ہے کہ بچے جب صبح سویرے روتے ہیں تو انہیں کیسے چپ کرایا جاتا ہے۔ تو اس مولوی نے سوچا کہ اگر گھر میں رہے گا تو روکے گا لاؤ اسے لے کر باہر نکل جائیں اور کافی بن جائے۔

اب مولوی صاحب اپنے بچے کو لے کر باہر گئے تو کچھ دوکانیں کھل رہی تھیں کچھ بند تھیں۔ مولوی صاحب کھل دوکان پر پہنچے اور بچہ ای۔ ای۔ رو رہا ہے دوکان سے بسکٹ لے کے بچے کے منہ میں ڈالا بڑے پیار سے اس کے منہ میں ڈالا۔ لے میرے لال کھا لے باہر کا بسکٹ ہے بڑا اچھا بسکٹ ہے۔
میرے لال میری آنکھ، میرا سر، میرا منہ، میرا کلیجہ، میرا سینہ، میری اوٹ بڑی

میرا بھجہ میرا دل، میرا بچہ پھڑا، نہ رو میرے لال میرے چاند میرے سوج

گنگا میلی ہو گئی

میری گنگا میری جہنا نہ رو اور گنگا جہنا رو رہے ہیں۔

ستیانا س ہوان کا گنگا بھی میلی کر دی، ہمارے پاس آب زم زم کا کنواں ہے جس کو کروڑوں لوگ پیتے ہیں نہاتے ہیں نہاتے ہیں مگر وہ چھوٹا سا کنواں میلا نہیں ہوا۔ یہ کتنے سٹریٹل لوگ ہیں جو نہاتے نہاتے نہاتے نہاتے گنگا کو میلی کر دیا۔ اب گنگا بھی سو جیتی ہو گئی۔

اے اللہ کچھ آب زم زم ادھر بھی بھیج دے۔

ارے جب اتنی بھاری تعداد میں رہ کر یہ اپنی گنگا کو ماف نہ کر سکے تو خود اپنے کو کیا ماف رکھیں گے اور دوسری بات کہہ دوں۔

اے غیر مسلمو! اگر تیری گنگا ایک ہمارے کنویں کا مقابلہ نہ کر سکی آب زم زم کا مقابلہ نہ کر سکی اتنی بڑی ندی جب کنویں کے سامنے نہ ٹھہر سکی تو پھر ہمارے سمندر کے سامنے تم کیا ٹھہرو گے۔

مولوی صاحب نے جب بسکٹ بچے کے منہ میں ڈالا تو وہ رونا بھول گیا اب ایک ماٹ سوچو مجھ کو بچے بڑے اچھے لگتے ہیں چاہے کتنا موڈ خراب ہو وہ سو میٹھے

ارے یہ تو شرک ہے

اب روتے روتے جو چہرہ لال ہوا اور مٹھائی جب گل تو اب وہ غصہ جا رہا ہے خوشی آرہی ہے۔ باپ مولوی صاحب! بچے کا گال چوم رہے ہیں ماتھا چوم رہے ہیں اس کے ہونٹ چوم رہے ہیں اپنے بیٹے کا گال چوم رہے تھے ایک سنی دیکھ رہا تھا

اس نے کہا۔ اے مولوی صاحب، رات تمہارے اجتماع میں کہا تھا کہ غیر اللہ کو چومنا شرک ہے یہ تمہاری گود میں کون ہے؟

اللہ ہے یا غیر اللہ ہے۔ بولو کون ہے۔ گود میں اللہ ہے۔
بولے عبداللہ، استغفر اللہ لعود باللہ۔ کیا کہتے ہو حاجی عبداللہ۔

ارے میرا بیٹا عبید اللہ، اللہ نہیں ہے غیر اللہ
دیکھ رات تو نے اجتماع میں کہا تھا غیر اللہ کو چومنا شرک ہے، رات شرک
بولا اور چہ گھنے کے بعد صبح پہلا پہلا شرک کیا۔

اب مولوی پکڑا گیا۔ تو اب سچ بول رہا ہے توجہ چاہوں گا۔ اب سچ بول رہا
ہے۔

چومنا عبادت نہیں محبت ہے

سن بھائی عبداللہ! سن! چومنے کا تعلق عبادت سے نہیں ہے محبت سے
ہے۔ ہمیں جس سے محبت ہے ہم اسے چومیں گے اور محبت نہیں ہوگی تو نہیں
چومیں گے عبادت سے تعلق نہیں ہے۔ محبت سے تعلق ہے چومنے کا یہ میرا بیٹا
ہے مجھے محبت ہے میں نے عبادت نہیں چوما ہے اپنے بیٹے کو محبتاً چوما ہے بھئی
نے ہاتھ پکڑ کر کہا اب سچ بولو اب اس مسئلے میں ہمارا اختلاف ختم ہو گیا۔ یہ ہم بھی
کہتے تھے کہ چومنے کا تعلق عبادت سے نہیں ہے محبت سے ہے۔ فرق صرف اتنا
ہے کہ تجھے گھر والوں سے محبت ہے ہم گھر والوں کو چومتے ہو۔

ہم اللہ والوں کو چومتے ہیں

ہیں اللہ والوں سے محبت ہے ہم اللہ والوں کو بھی چومتے ہیں اور اگر یہ شرک

ہو گیا۔ تو بنی نسل بے سمانوں کی۔ یہ سب شرک زادے ہیں کیونکہ سب کے ابا نے شرک کیا بغیر شرک کے بچے ہی نہیں ہوتے

غیر اللہ کو چومنا شرک تو پہلا کام تو چومنا ہی ہے شاید
بڑا بھیا اس لئے مشرک ہو گیا کہ چھوٹے بھائی کو چوم لیا ہے
اڑکا اس لئے مشرک ہو گیا کہ اماں کا پیر چوم لیا ہے

ماں کا قدم چوم لیا مشرک ہو گئے
باپ کا قدم چوم لیا مشرک ہو گئے
تو عبادت نے کہا پتہ نہیں آپ سمجھ سکیں گے۔

صبح ہی صبح شرک شروع کر دیا

سنی نے کہا مولوی صاحب! رات آپ اجتماع میں بولے تھے یہ شرک ہے
پ نے صبح ہی صبح شرک کرنا شروع کر دیا۔ مولوی صاحب اللہ کا لاکھ لاکھ شکر
ہے کہ آپ نے یہ شرک سڑک پر کیا تو میں نے دیکھ لیا۔ جب بچے کے ساتھ اتنا
بسا شرک ہے تو آپ بڑے پرانے مشرک ہیں

عبادت نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں جانتا ہوں کہ کچھ مولوی کہیں گے۔
لوٹ اعظم کے مزار کا بوسہ مت لو۔ غریب نواز کی چوکھٹ کا بوسہ نہ لو۔ اولیاء اللہ
کا بوسہ نہ لو، پیر کا ہاتھ نہ چومو، سید کا ہاتھ نہ چومو،

یہ چلائیں گے نہ تو اس سے پہلے کہ یہ چلائیں۔ میں عبادت میں ہی اس کالے
تھر کو چومنا فرض کر دیتا ہوں۔

تم چومو گے کیسے نہیں بڑے اکڑے ہو ہم چومیں گے نہیں۔
کہتے ہیں وہ جنتی حجر تھا اس لئے پڑما۔

جواب دیں گے جماعت والے !

وہ جنتی پتھر تھا اس لئے چوما تو گردن پہ ہاتھ رکھ لے کتا

کلاں جی جنتی حجر چوتے ہو اور جنتی 'بشہ' نہیں

جنتی حجر حرم سکتے ہو جنتی بشر نہیں

جنتی حجر بڑا کہ جنتی بشر

تو ہو سکتا ہے وہ یہ کہہ دیں اس پتھر پر رسول کالب لگا ہے اس لئے ہم چوتے

ہیں۔

تو کہنا۔ اے ملا، اللہ تجھ کو ہدایت دے، جس پتھر پر رسول کالب لگ جائے

اسے چوم رہے ہو مجھے بتا کہ جس پتھر پر رسول کالب لگ جائے وہ پتھر اتنا

اونچا ہو جائے اور جس گنبدِ خضریٰ میں سب لگ جائے۔

اے سن! حجر اسود میں رسول کالب لگا ہے اور قبر انور میں سب لگا ہے

لب کا یہ عالم ہے تو سب کا کیا عالم ہوگا۔ چرنا شرک ہے یہ تو گھامڑ سے گھامڑ

ادمی بھی کہہ سکتا ہے۔

چرنا شرک شکن ہے

میں کہتا ہوں شرک سے بچنا ہو تو چومو! شرک توڑ ہے۔

کسی نے جماعت سے پوچھا۔ کیا اولیاء اللہ کو چرنا شرک ہے

بولے! ہاں۔

مجھ سے پوچھا! میں نے کہا۔ نہیں شرک شکن جیسے محمود غزنوی بت شکن

بتہ دلیسے ہی مزارات کا چرنا شرک شکن ہے، شرک سے بچنا ہو تو چومو،

نئی عجیب سی بات کہہ رہا ہوں۔ شرک سے بچنا ہو تو چومو۔

اللہ پاک ہے

ایک بات بتاؤ
اللہ کو پکڑ سکتے ہو
اللہ کو چمچ کر سکتے ہو
اللہ کو چھو سکتے ہو
اللہ کو چوم سکتے ہو

نہیں! وجہ، اللہ مکان و مکانیت سے پاک ہے
جسم و جسمانیات سے پاک ہے
تعین و تعینات سے پاک ہے
آکار و شکل سے پاک ہے
شکل و اشکال سے پاک ہے

تو جب اللہ جسم سے پاک ہے جسم و جسمانیات سے پاک ہے جسم نہیں ہے
اس کو چھو نہیں سکتے، اللہ کی جب حد ہے ہی نہیں، چوم بھی نہیں سکتے۔

لیڈران لیڈ کو چوم نہیں سکتا۔

بندہ خدا کو چوم نہیں سکتا۔

تو تم اللہ کا بوسہ لے نہیں سکتے۔ تم اللہ کو چوم نہیں سکتے، بات یہی ہے
نہ، وجہ بھی بتاؤ تو اسے ہزاروں کی تعداد میں پالچ کی دھرتی میں رہنے والے
مسلمانوں! جب تم اللہ کو چوم نہیں سکتے، یہ بات طے ہے نہ، تو پھر اسی
جگہ میں جواب ہے کہ جب تم اللہ کو چوم نہیں سکتے، جب یہ طے ہے کہ ہم خدا
کو چوم نہیں سکتے، تو پھر یہ بھی طے ہو گیا کہ جسے ہم چوم لیں گے وہ خدا ہو نہیں

سکتا۔ جب ہم خدا کو چوم نہیں سکتے تو جسے تم چومو گے وہ خدا ہو نہیں سکتا

اولیاء کو چومو کہ یہ خدا نہیں

عیسیٰ کی شان کو دیکھ کر کچھ لوگوں نے انہیں ابن اللہ کہہ دیا
علی المرتضیٰ کی کراستوں کو دیکھ کر نصیریوں نے انہیں اللہ کہہ دیا۔ تو اے عبدالقادر
جیلانی کی کراستوں کو دیکھ کر

غریب نواز کی کراستوں کو دیکھ کر

مخدوم اشرف کی عظمتوں کو دیکھ کر

شاہ قلیب عالم کی کراستوں کو دیکھ کر

سید لطف اللہ کی کراستوں کو دیکھ کر

کبیر دینا بھر کے اولیاء کی کراستوں کو دیکھ کر

اے غوث اعظم تمہاری کراستوں کو دیکھ کر

اے غریب نواز تمہاری کراستوں کو دیکھ کر لوگ تمہیں خدا نہ کہہ دیں جیسے

حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہہ دیا ہے

جیسے حضرت علی کو کچھ لوگوں نے اللہ کہہ دیا۔

اے غوث اعظم کبیر تمہیں بھی خدا نہ کہہ دیا جائے۔ اس لئے لوگو! انہیں چوم لو

غوث اعظم کی چوکھٹ کو چوم لو۔

غریب نواز کی چوکھٹ کو چوم لو۔

علمائے کرام کو چوم لو

سادات کو چوم لو

بیران اعضاء کو کو چوم لو

اولیاء کاملین کو چوم لو

جب تم انہیں چوم لو گے تو عقل کہے گی تم نے انہیں چوم لیا ہے یہ اللہ نہیں ہیں
غوث اعظم سب کچھ ہو سکتے ہیں خدا انہیں ہو سکتے
غریب نواز خدا انہیں ہو سکتے۔

مخدوم اشرف خدا انہیں ہو سکتے۔

اس لئے کہ ہم نے انہیں چوما ہے تو چومنے نے ہمیں شرک سے بچا لیا۔ اس
نرمنے نے ہمیں مشرک ہونے سے بچا لیا۔ اگر ہم نے چوما نہ ہوتا تو ہم اولیا کو خدا
ہدیتے۔

ہم نے چوم لیا اقرار توحید کر لیا

غوث اعظم کو پایا اور چوم لیا۔

غریب نواز کو پایا اور چوم لیا

سید لطف اللہ کو پایا اور چوم لیا

سید وجہ الدین کو پایا اور چوم لیا۔

عبدالصمد کو پایا اور چوم لیا۔

ہم نے اصحاب کو پایا چوم لیا

موسیٰ کا قدم ملا چوم لیا۔

ناکہ دنیا یہ سمجھ جائے کہ ہم خدا کو چومتے نہیں انہیں چوما ہے اس لئے خدا
سمجھا نہیں۔

سنو! اللہ وہ ہے، اللہ کو پوجا جاتا ہے چوما نہیں جاتا۔ بولو اللہ کو چومتے

ہیں سب اللہ کو پوجتے ہیں ہم اللہ کو پوجتے ہیں چومتے نہیں اور ولیوں کو

چوتے ہیں پوجتے نہیں۔

اللہ والوں کو ہم چوتے ہیں پوجتے نہیں کیونکہ پوجنا عبادت ہے چو نما محبت ہے۔

عبادت خدا کی محبت اولیاء کی

عبادت خدا کے لئے ہے محبت خدا والوں کے لئے تو ہم ملا سے نہیں کہتے حج سے اور اسی لئے تو ان لوگوں کے دماغ کو صحیح کرنے کے لئے یہ جب عیاشیوں کے چندے سے پاگل ہو جائیں تو ہم ان کو حاجی بنا کر لاتے ہیں۔ کالا کالا پتھر چھواتے ہیں تاکہ سفید سفید چو منے کی عادت پڑ جائے۔

اب ہم کو بڑا اطمینان ہوا کہ اللہ اہل سنت کا نگہبان ہے۔ اللہ خود ہمارے عندے کی حفاظت کر رہا ہے۔

یہ جس کو بریلویت، بریلویت کہتے ہیں اللہ اس کی حفاظت کرتا ہے

اس لئے کہ جب یہ فاتحہ نہیں پڑھتے۔ سلام نہیں پڑھتے۔ تو اللہ مسجد میں

لے جاتا ہے اور جب یہ پڑھتے نہیں تو اللہ انہیں کعبے میں لے جاتا ہے۔

اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مسلمان کو اگر

تم قید و بند میں بھی رکھو گے تو اسے دبا نہیں سکتے۔ اس کی صدا کو دبا نہیں سکتا

بھول گئے کہ کل تیرے دادا ابو جہل نے اپنی مٹھی میں کنکریوں کو لے کر یہ اطمینان

کر لیا تھا کہ میں نے مٹھی میں بند کر لیا ہے

زبان نہیں نکلے گی

اب زبان نہیں نکلے گی

سانس نہیں نکلے گی۔

بولے گی نہیں۔

گونگی ہو جائے گی۔

چپ رہے گی

خاموش رہے گی۔ ابو جہل سمجھتا تھا کہ رسول کی بے عزتی کروں۔ کنکری چپ ہے گی۔

کنکری خاموش نہ رہے گی

میں رسول کی توہین کروں گا کنکری خاموش رہے گی
میں رسول کی بے عزتی کروں گا کنکری خاموش رہے گی
مگر جب کنکری کے سامنے رسول کی ابرو کو لٹکارا گیا تو کنکری نے نہیں دیکھا کہ
میں کس کی مٹھی میں ہوں۔

کنکری نے نہیں دیکھا کہ میں کس کے چنگل میں ہوں
میں کس کے شکنجے میں ہوں۔

کنکری نے نہیں دیکھا کہ میں کس کی پکڑ میں ہوں۔

اب مسلمان اپنے ماں باپ کے لہو کی قسم کھا کے کہتا۔ کربلا کی دھرتی کا مرض
مفسوس کرتا ہے فاطمہ کے لال کی ایک ایک بوند سے مسلمان اولیاء اللہ کے
مام پر جان دینے والا مسلمان قسم کھا رہا ہے کہ اگر تم نے ہماری سنیت پر
حکم کیا۔ ہماری مسجد میں رسول اللہ پر سلام بھیجنے کی کوشش کی۔

تو پھر ہم بھی نہیں دیکھیں گے کس کی مٹھی میں ہیں۔

پھر ہم بھی نہیں دیکھیں گے کہ ہم کس کے کنٹرول میں ہیں۔

ہمارے مسلمان ہونے کا مقصد یہ ہے کہ ہم جنس گے تو مریخ کے لئے

میں گے تو مدینے کے لئے۔

بلند کی مسجد فلاں کی نہیں ہے

پالچ کی مسجد فلاں کی نہیں ہے

یورپ کی مسجد یورپ کی نہیں ہے

ہم مل کر مقابلہ کریں گے

جس مسجد میں سنت پر عمل ہو گا وہ مسجد رسول اللہ کی مسجد ہے وہ خدا کا گھر ہے۔ ہم سب ایک ہو کر ٹکریں گے۔ ہم سب ایک ہو کر مقابلہ کریں گے یا تو حسین کی طرح مسجد کے سجدے میں اپنی گردن کٹوا دیں گے یا خالد بن ولید کی طرح تیری چھاتی پر چڑھ کر رسول اللہ کا نعرہ بلند کریں گے۔ یا حسین ابن علی کی طرح اپنی گردن دے دیں گے۔

لیکن نہ یہاں ہاریں گے نہ وہاں لہریں گے

(وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین)

تصوف کی سب سے پہلی کتاب

مرآۃ العارفین

فقط

شہزادہ اول انام اعلیٰ مقام حضرت امام حسین علیہ السلام

ترجمہ و شرح:

علامہ صائم پشٹی

مفتی محمد عبدالمجید ریس

ریاضی کی تقریریں

مرتب: محمد توفیق حیدر



چشتی کتب خانہ

جنگ بازار فیصل آباد

فون: ۱۲۰۸۸۶-۱۲۰۵۶

اہل تصوف حضرات کیلئے عظیم تحفہ

تفسیر ابن عربی

مؤلف

شیخ اکبر محمد الدین ابن العربی

حضرت علامہ صائم چشتی

چشتی کتب خانہ

فیصل آباد

دنیا کا عظیم تفسیر کا اولین اردو ترجمہ

تفسیر کبیر

مؤلف

سید المفسرین امام فخر الدین رازی

علامہ صائم چشتی

چشتی کتب خانہ

نیو آباد



واعظینِ کلیلۃ عظیمہ کحفہ
۱۲ ماہ کی تقریریں

شانِ خطابت

مفتی

مولانا عبد الرسول چشتی صاحب



چشتی کتب خانہ فیصل آباد

حسنِ خطابت کے حسین جواہر پارے

صاحبزادہ
حسن نقابت محمد توصیف حیدر

حضرت علامہ
مولانا سید فدا حسین شاہ کی تقریریں

حضرت علامہ
مولانا عبدالوحید بانی کی تقریریں

خزینہ علم و ادب

پکٹنگ مارکیٹ اردو بازار - لاہور ۷۴۱۳۱۶۹



محبتی کتب خانہ
محبتی کتب خانہ
فیصل آباد